امان اول

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف

ڈاکٹر/ فیصل بن مشعل بن سعود بن عبد العزیز آل سعود

اردو ترجمہ

ممتاز عالم نسیم أحمد نوری مدنی

نظر ثانی

عبد السلام صلاح الدین مدنی

ناشر

مولانا أبو الکلام آزاد یتیم خانہ

چاند نگر، کوسہ، ممبرا، تھانہ، ممبئی

©جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

امان اول

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف.........................ڈاکٹر فیصل بن مشعل بن سعود بن عبد العزیز آل سعود

ترجمہ.........................ممتاز عالم نسیم احمد نوری مدنی

نظر ثانی.........................عبد السلام صلاح الدین مدنی

سالِ اشاعت.........................2024ء

تعداد اشاعت.........................1100

صفحات.........................174

ٹائپنگ.........................حامد انور محمدی/راشد انور محمدی

تنسیق و ترتیب.........................شاہد انور بن نظام الدین خان

طبع علی نفقة أهالی مرکز صبیح بمنطقة القصیم بالمملکة العربیة السعودیة
(جزاهم الله خیرا وجعل ما یقدمونه لخدمة الإسلام والمسلمین فی میزان حسناتهم)

ناشر:
مولانا ابوالکلام آزاد یتیم خانہ
مدینہ ہاؤس بنگلہ نمبر ۸، نزد سمیہ ہائی اسکول،
چاند نگر، کوسہ، ممبرا، تھانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شروع کرتا ہوں اللہ تعالی کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے)۔

ہم سب

اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں

﴿وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ﴾

ترجمہ: ((اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا)) [سورہ اعراف: 43] ۔

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ﴾

ترجمہ: ((اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بڑی عطا دینے والا ہے۔))

[سورہ آل عمران: 8] ۔

آمین

اے ہمارے رب ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں

اے اللہ ہمارے رب ساری تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں، تونے ہی ہمیں پیدا کیاہے، تونے ہی ہمیں رزق عطا کیا ہے، تونے ہی ہمیں ہدایت دی ہے، تونے ہی ہمیں سکھایا ہے اور تونے ہی ہمیں ہر مصیبت سے بچایا ہے اور تو ہی ہر پریشانی سے ہماری حفاظت فرمانے والا ہے۔

میں نعمت ایمان کے بدلے تیری حمد بیان کرتاہوں، اسلام کے بدلے تیری تعریف بیان کرتاہوں، قرآن کی نعمت پر تیری ثناء بیان کرتاہوں، اہل ومال اور عافیت (صحت وتندرستی) پر تیری کبریائی کا اعتراف کرتاہوں، تونے ہی ہمارے دشمنوں کو زیر کیا، تونے ہی ہمارے رزق کو کشادہ کیا، تونے ہی ہمیں امن وامان کی دولت عطا فرمائی، ہمارے اختلافات کو تونے ہی اتحاد میں بدلا، اور تونے ہمیں ہر قسم کی نعمت سے نوازا، جو کچھ بھی ہم نے تجھ سے سوال کیا اے اللہ تونے ہمیں سب کچھ عطا کیا، اے اللہ ان تمام نعمتوں پر میں تیری بہت زیادہ حمد وثناء بیان کرتاہوں۔

اے اللہ تونے ہم میں سے حاضر، غائب، زندہ یا مردہ شخص پر جو بھی ظاہری یا پوشیدہ، خاص یا عام نعمت، زمانہ قدیم یا حدیث میں کی ہیں، اس پر ہم تیری بڑائی اور کبریائی بیان کرتے ہیں، ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، یہاں تک کہ تو راضی ہوجائے، اے اللہ تیری رضامندی کے وقت اور اس کے بعد بھی ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں۔

اور درود و سلام ہوں ہمارے نبی حضرت محمد اور ان کے آل و اصحاب پر[1]۔

اے اللہ تو رحمت نازل فرما محمد اور ان کے آل پر اسی طرح جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت فرمائی، بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے، اے اللہ تو محمد اور ان کے آل پر برکتیں عطا فرما، اسی طرح جس طرح سے تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں عطا فرمائیں تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ تو محمد ﷺ اور ان کے ازواج اور ذریت پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں، اے اللہ تو محمد ﷺ اور ان کی ازواج اور ذریت پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل و ذریت پر برکتیں نازل فرمائیں بے شک تو تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔

اے اللہ تو محمد اور آل محمد پر پہلے اور بعد کے تمام لوگوں میں اور تا قیامت ملأ علی میں رحمتیں نازل فرما۔

اے اللہ تو رحمت نازل فرما، سلامتی نازل فرما، اور زیادتی اور برکت عطا فرما ہمارے نبی اور ہمارے حبیب ہمارے آئیڈیل محمد ﷺ پر۔

([1])امام ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب "عدۃ الصابرین وذخیرۃ الشاکرین" میں فرماتے ہیں کہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اپنی بات کا آغاز ان کلمات: ((اللھم ربنا لك الحمد بما خلقتنا ورزقتنا... آخر تک)) سے کیا کرتے تھے۔

انتساب

میں اس کتاب کو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے ہر مسلمان کے نام کرتا ہوں۔

ان لوگوں کے نام جن کو اللہ رب العالمین نے دینِ حنیفِ شریف کا ماننے والا بنایا ہے۔

ان لوگوں کے نام جن میں اللہ رب العالمین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

ان لوگوں کے نام جن کو اللہ تعالی نے درمیانی امت بنایا تاکہ وہ لوگوں پر گواہ ہوں۔

ان لوگوں کے نام جن کو اللہ رب العالمین نے سب سے بہترین امت بنا کر لوگوں کے لئے بھیجا۔

امان اول

محمد رسول اللہ ﷺ

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [الأنفال: 33]، ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: اللہ کے عذاب کو روکنے والے زمین میں دو سبب تھے:

پہلا سبب: اللہ کے رسول ﷺ، فرمان باری تعالی ہے: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ﴾ [الأنفال: 33] ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے گا کہ ان میں آپ کے ہوتے ہوئے ان کو عذاب دے۔

دوسرا سبب: استغفار، اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ﴾ [الأنفال: 33] ترجمہ: اور اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حالت میں کہ وہ استغفار بھی کرتے ہوں۔

امان اول (رسول اللہ ﷺ) تو رخصت ہو گئے، مگر امان ثانی (استغفار) باقی ہے۔ (1)

❑❑❑

---

(1) الجامع الکبیر از سیوطی 16/1۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں، جس نے اپنے محبوب بندے محمد ﷺ کو منتخب کیا، اور آپ کی امت کو جنت کے لیے راستہ دکھایا، اور آپ کے لئے دین اسلام کو منتخب کیا اور کعبہ کو آپ کا قبلہ بنایا اور سبھی لوگوں میں سب سے بہتر آپ کی امت کو بنایا اور آپ پر اپنی رحمت، برکت اور مغفرت نازل فرمائی، اللہ رب العالمین کی رحمتیں ہوں محمد ﷺ پر جو جنت اور اس کے راستے کی جانب رہنمائی کرنے والے ہیں اور جہنم اور اس کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں، جو اپنی امت پر شفقت کرنے والے ہیں، ان پر نرمی برتنے والے ہیں، جنہیں اللہ رب العالمین نے تہامہ کے پہاڑیوں سے مکمل روشنی، واضح ترجحتیں، روز روشن کے مانند دلیلیں اور ظاہر نشانیاں دے کر مبعوث فرمایا، ان پڑھ (امی) نبی، رسول عربی، سرچشمہ ہدایت، مجسمہ طہارت و پاکیزگی، حسن انتخاب اور مظہر خلوص ووفا، رب سے ڈرنے والے، درگذر اور سخاوت کرنے والے، ہاشمی اور قریشی اپنے رب کے چنندہ اور اس کے وحی کے امانت دار، اس کے رازدار، اس کے محبوب اور اس کی نعمتوں پر کھیلنے والے، سب سے اچھے منبر پر چڑھنے والے، سب سے اچھی تلبیہ اور تکبیر پکارنے والے، سب سے اچھی سعی اور قربانی کرنے والے، سب سے اچھا طواف کرنے اور کنکری مارنے والے، جنہیں کو ثر عطا کیا گیا، محمد بن عبداللہ پر اللہ رب العالمین کی کروڑوں درود وسلام نازل ہوں، اللہ رب العالمین کی طرف سے آپ پر سب سے افضل، سب سے خوبصورت، سب سے اعلیٰ و اعظم، سب سے بڑا اور پاکیزہ، اَشرف اور مکمل، سب سے عام اور کافی اور سب سے عظیم درود وسلام نازل ہوں، جیسا کہ اس کے مخلوق میں سے کسی پر نازل نہ ہوئے ہوں، اور ان پاکیزہ اور نیک لوگوں پر بھی زیادہ سے زیادہ سلامتی ہو جن مبارک اور نیک لوگوں کو اللہ رب العالمین نے (آپ کی صحبت کی خاطر) منتخب کیا [1]۔

([1]) یہ ابو سعید عبدالملک نیساپوری خرکوشی کی "شرف المصطفی" نامی کتاب کے مقدمے ج 1 ص 87 سے اقتباس ہے۔

امابعد:

خیر البشر، ہمارے نبی محمد ﷺ کے سلسلے میں گفتگو سننے کو کان منتظر ہوتے ہیں اور دل و دماغ اس کے لئے بے تاب رہتے ہیں اور نفس کو اس کی تڑپ ہوتی ہے، جس کے سننے سے نہ ہی تھکاوٹ ہوتی ہے اور نہ ہی سننے والا بے زاری کا شکار ہوتا ہے، بھلا ایسا کیوں نہ ہو جب کہ آپ ﷺ اپنے رب کے یہاں سب سے بلند مقام رکھتے ہیں، اللہ نے آپ کے مقام کو تمام لوگوں پر بلند قرار دیا ہے اور آپ کو رب تعالی نے تمام لوگوں کے لئے رحمت اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے، اللہ تعالی نے آپ کو لوگوں کو بندوں کی عبادت سے نکال کر بندوں کے رب کی عبادت کی طرف بلانے کے لئے بھیجا ہے، اللہ نے آپ کی بہترین تربیت کی ہے اور اللہ رب العالمین نے آپ کا تزکیہ اپنی مبارک کتاب میں فرمایا ہے، فرمان باری تعالی ہے: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [سورہ القلم:4]، ترجمہ: اور بیشک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے، اور دوسری جگہ فرماتے ہیں: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾[سورہ التوبہ:128]، ترجمہ: تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہارے فائدے کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔ یقیناً آپ ﷺ انسانی تاریخ کے سب سے عظیم آدمی تھے، اور تمام رسولوں کے آخر میں آنے والے مگر سب سے افضل رسول تھے, آپ ﷺ انسانیت کامل کے بہترین مثال تھے، آپ ﷺ مضبوط اور جاذب شخصیت کے مالک تھے، کمال و عظمت اور سچائی و امانت اور زہد و پاکدامنی میں آپ کی برابری کوئی بھی نہیں کر سکتا ہے، جس نے بھی آپ کو جانا وہ آپ کی عظمت، طبیعت کی پاکیزگی اور صاف دلی، اخلاق کی بلندی، عمدہ عقل، ہوشیاری، قوت ارادی، ثبات عزیمت،

نرم مزاجی، حق گوئی اور عدل وانصاف کا معترف ہوا، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں کے لئے بہترین نمونہ تھے۔

اللہ تعالی نے آپ کو عظیم پیدا کیا، آپ قدرتی اور فطری عظمت کے مالک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدائش سے ہی عظیم تھے، بچپن میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عظیم تھے، جوانی میں بھی عظیم تھے، بڑے ہو کر بھی عظیم رہے، درمیانی عمر اور بڑھاپے میں بھی عظیم ہی رہے، غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت عظیم رہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسالت سے پہلے بھی عظیم تھے، رسالت کے بعد بھی عظیم تھے، اللہ تعالی نے جیسا چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح پیدا کیا، اور اس طرح تیار کیا کہ آپ رسالت کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت کے وقت چالیس سال کے تھے، آپ نے اللہ کے پیغام کو بہترین انداز میں لوگوں تک پہونچایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپس میں نفرت اور اختلاف کے شکار انسانیت کے لئے پیغمبر اور رہنمائی کرنے والے اور تمام لوگوں کے لئے آئیڈیل اور مکمل نمونہ تھے [1]۔

بے شک اللہ تعالی کی عبادت اور بندوں کی زندگی کے اصلاح کی خاطر نازل شدہ دین پر عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی اور آپ کے عملی طریقے کی معرفت پر منحصر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی شریعت کو وحی کی ابتدا ہی سے اس دین کے مکمل ہونے تک بیان کیا، اور سنت ومغازی اور تاریخ وشمائل کی کتابوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال وافعال ابتدا سے اللہ کے جوار کے لئے منتخب کئے جانے تک کی تمام صفات مدون ہیں، خاص طور پر وہ مدت جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے پیغام کو پہنچایا، چھوٹی اور بڑی ساری باتیں ان میں مذکور ہیں یہاں تک کہ ہم پائیں گے کہ ان میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے، بیٹھنے، سوکر اٹھنے اور ہنسنے اور مسکرانے اور چلنے پھرنے، اسی طرح غسل کے وقت، کھانے کے وقت آپ کیا کرتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی کس طرح پیتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا پہنتے تھے اور

---

[1] الرسول ﷺ فی عیون غربیۃ منصفۃ از حسین حسینی معدی (ص9-10)۔

لوگوں سے ملاقات کے وقت آپ ﷺ ان سے کس طرح سے بات کرتے تھے اور آپ ﷺ کون سے رنگ کو پسند کرتے تھے اور آپ کا حلیہ اور آپ کی صفات کس طرح تھیں وغیرہ غرضیکہ آپ ﷺ کی شب و روز کے تمام احوال موجود ہیں(1)۔

اگر ہم یہ کہیں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ دنیا میں کوئی بھی کامل انسان ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں تاریخ میں اس طرح تفصیلی گفتگو موجود ہو جیسا کہ ہمارے نبی محمد ﷺ خاتم النبین کے زندگی کی تفصیل موجود اور مدون ہے(2)۔

اس لئے کہ اللہ جل جلالہ نے محمد ﷺ کو آئیڈیل ہونے کا معیار اور نمونے کی کسوٹی بنایا ہے، فرمان باری تعالی ہے: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾[الاحزاب: 21] ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے، اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی نے رسول اللہ ﷺ کی اتباع کو تقوی کا معیار بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ﴾[آل عمران: 31] ترجمہ: کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

رہی بات اس امت کے تابعین اور تبع تابعین میں سے پہلے لوگوں کی تو محمد ﷺ ان کے لئے آنکھ کی بینائی، دل کی دھڑکن، روح کی حیات تھے، وہ جب آپ ﷺ کو یاد کرتے تھے تو ان کے شوق و عشق میں ہلچل مچ جاتی تھی اور وہ اللہ کے رسول ﷺ کی محبت اور شوق میں سرشار ہو جاتے تھے، قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اللہ کے رسول ﷺ کے مقام سے متعلق سلف کے احوال کا

(1) الشمائل المحمدیۃ از امام ترمذی: ص 7۔

(2) مرجع سابق ص 8۔

ایک گوشہ مصعب بن عبداللہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ: ((جب امام مالک کے سامنے نبی ﷺ کا تذکرہ ہوتا تو ان کا رنگ بدل جاتا اور وہ جھک جاتے یہاں تک کہ ان کے ساتھیوں پر یہ بات گراں گزرتی تو ان سے ایک دن اس بارے میں بات کی گئی تو انہوں نے کہا: ہاں اگر تم وہ چیز دیکھتے جو میں نے دیکھا ہے تو تم مجھ پر اس سلسلے میں انکار نہ کرتے، میں نے محمد ابن منکدر کو دیکھا جو کہ سید القراء تھے ہم ان سے کوئی حدیث نہیں پوچھتے تھے مگر یہ کہ وہ رو دیتے تھے یہاں تک کہ ہم ان پر رحم کیا کرتے تھے اور میں نے جعفر بن محمد کو دیکھا وہ بہت زیادہ ہنسی مذاق کرنے والے اور ہنسنے مسکرانے والے تھے، جب ان کے ساتھ نبی ﷺ کا ذکر ہوتا تو ان کا چہرہ پیلا پڑ جاتا اور میں نے ان کو کبھی بھی نبی ﷺ کی حدیث بیان کرتے وقت بغیر طہارت کے نہیں دیکھا))[1]۔

اس قدر محبت کے باوجود جو کہ ان کے دلوں میں بھری ہوئی تھی اور ان کے دلوں میں رچی بسی ہوئی تھی وہ پھر بھی عمل سے نہیں رکا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ: نبی ﷺ سے اصل محبت آپ کے سنتوں کی اتباع اور اس پر چلنے میں ہی ہے، اسی لئے سلف کا ادب آپ ﷺ کی سنتوں کے سلسلے میں ایسا تھا جس کا بیان کرنا بھی مشکل ہے، جب بھی انہیں کوئی حدیث اللہ کے رسول ﷺ کی پہنچتی تھی تو وہ اس کو دھیان سے سنتے اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے اور ساری باتیں بند کر دیتے تھے۔

یہ ایک مختصر سی تمہید تھی۔۔۔ میں نے اس کتاب کے علمی مشمولات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے اس امید کے ساتھ کہ نبی ﷺ کی پاک سیرت کے کچھ حصے کو ہی نشر کر کے ہی سہی میں بھی اس سلسلے میں حصہ لے سکوں، اللہ نے آپ ﷺ کو روشنی کا مینار بنایا ہے، جس کے ذریعے سے گمراہ رہنمائی حاصل کرے اور چراغ بنایا ہے جس کے ذریعے سے ہمارے رب سبحانہ وتعالی نے لوگوں کو جہالت کے اندھیروں اور شرک سے نور ہدایت اور توحید کی طرف نکالا ہے، اس موضوع

([1]) دیکھئے: کتاب الشفاء از قاضی عیاض 42/2۔

پر قلم اٹھا کر میں نبی ﷺ سے متعلق اپنے واجب کا ایک معمولی حصہ ادا کر رہا ہوں تا کہ لوگ آپ ﷺ کے بعض فضائل اور آپ ﷺ کے اخلاق اور آپ کی نرمی اور رہنمائی کو دیکھ کر اپنے امر میں بصیرت پر ہو جائیں، اور آپ ﷺ کو اللہ کی جانب سے تمام انبیاء پر عطا کردہ فضائل کو واضح کر کے، اور سیرت پاک کے کچھ پہلو بتا کر اسے نسلِ نو اور تمام مسلمانوں کے لئے آسان کروں، میں نے اس مادے کو پیش کرنے میں ایسی آسانی اور سہولت کو اختیار کیا ہے جو قاری کے لئے نبی کریم ﷺ کی سیرت کو جاننے کے لئے معاون ہو، میں نے اسی خاطر ضخیم مؤلفات اور بڑی کتابوں سے کنارہ کشی کی ہے جن کی قراءت کیلئے محنت اور کثیر وقت درکار ہے، کیوں کہ اس زمانے میں لوگوں کی مشغولیات بڑھ گئی ہیں اور عزم میں کمزوری آگئی ہے اور علاوہ چند لوگوں کے لوگوں کی ہمت ضائع ہو گئی ہے، مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ اللہ رب العالمین اسے اپنے خوشنودی کے لئے خالص بنائے اور اس عمل کو اس دن کے لیے ہمارے لئے سفارشی بنائے جس دن نبی پاک ﷺ ہمیں اپنے حوض سے پانی پلائیں گے جس کے بعد ہم کبھی پیاسے نہ ہوں گے۔

تحریر کردہ

ڈاکٹر/فیصل بن مشعل بن سعود بن عبدالعزیز آل سعود/حفظہ اللہ

1442/5/15ھ

مؤلف کا علمی منہج

اس علمی مادے کو پیش کرنے میں ہمارا کام درج ذیل امور پر منحصر ہے:

1-قرآنی آیت کی کتابت رسم عثمانی میں کی گئی ہے اور سورت کا نام اور آیت نمبر ذکر کر کے ان کی نسبت کا اہتمام کیا گیا ہے۔

2-احادیث نبویہ کی تخریج کی گئی ہے، اگر حدیث صحیحین یا ان میں سے کسی ایک میں سے ہے تو میں نے اس کو ان کی جانب نسبت کرنے پر اکتفاء کیا ہے ورنہ اس پر علماء کے حکم کو نقل کرنے کے ساتھ اس کی تخریج بھی کی ہے۔

3-منقولات کو ان کے مصادر کی طرف علمی بحث میں اپنائے جانے والے طریقہ کار کے مطابق منسوب کیا گیا ہے۔

4-بعض کلمات جن کے بیان اور وضاحت کی ضرورت تھی ان کی شرح کا اہتمام کیا گیا ہے۔

5-علامات ترقیم کا اہتمام کیا گیا ہے اور جن کلمات کے ضبط اور اعراب کی ضرورت تھی ان کے اعراب اور ضبط کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اور کتاب کی فہرست درج ذیل عناصر پر مشتمل ہے:

1-قرآنی آیات کی فہرست۔
2-احادیث نبویہ کی فہرست۔
3-آثار اور اقوال کی فہرست۔
4-مصادر و مراجع کی فہرست۔
5-موضوعات کی فہرست۔

نبی ﷺ کا نام و نسب

اپنی مخلوق میں اللہ رب العالمین کی حکمت بالغہ کا یہ تقاضہ تھا کہ اس کے چنندہ رسول اور انبیاء جنہیں اللہ رب العالمین نے تمام مخلوقات میں سے اپنی دعوت کے لیے منتخب کیا ہے وہ اپنی قوم کے لوگوں میں سب سے مکمل خلقت اور اخلاق کے حامل ہوں اور وہ ان میں سب سے بلند اور بہتر نسب اور اور قدر و منزلت والے ہوں تاکہ اللہ کے دشمن ان کے نسب میں طعن اور خرابی کے سبب ان کی دعوت اور نبوت کی سچائی کے سلسلے میں طعن و تشنیع سے کام نہ لیں، لہذا اللہ کے انبیاء اور رسول جنہیں اللہ رب العالمین نے لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دینے کے لئے اور غیروں کی عبادت سے روکنے کے لئے بھیجا، تاکہ اللہ رب العالمین ہی کا کلمہ سر بلند ہو وہ انبیاء کرام اپنی قوموں کے درمیان سب سے بہتر اور سب سے پاکیزہ ہوتے ہیں، پس ہمارے نبی ﷺ تمام مخلوقات میں سب سے اشرف اور عالی نسب والے اور قدر و منزلت والے ہیں، ہمارے نبی ﷺ کے نسب کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((میں ہر زمانے میں بنو آدم کے سب سے بہترین لوگوں میں سے مبعوث کیا گیا، یہاں تک کہ میں اس قرن میں پیدا ہوا جس قرن میں اللہ نے مجھے پیدا کیا))[1]۔

اور حضرت واثلہ ابن الاسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ((اللہ رب العالمین نے کنانہ کو ولد اسماعیل میں سے منتخب کیا اور قریش کو کنانہ سے منتخب کیا اور قریش سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور مجھے بنو ہاشم سے منتخب کیا))[2]۔

---

(1) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ (189/4) حدیث نمبر (3557)۔

(2) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوة، (1782/4) حدیث نمبر (2276)۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے: ((میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، بے شک اللہ تعالی نے پوری مخلوقات کو پیدا کیا اور مجھے ان میں سے سب سے بہتر گروہ میں بنایا، پھر اللہ رب العالمین نے انہیں دو گروہ بنائے اور مجھے ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں پیدا کیا، اللہ رب العالمین نے انہیں قبیلوں میں بانٹا اور مجھے ان میں سے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا، پھر اللہ رب العالمین نے ان کو گھروں میں بانٹا اور مجھے ان میں سے سب سے بہتر گھر میں اور بہتر نسب والا بنایا))(1)۔

نسب نبوی: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نسب شریف حسب ذیل ہے:

ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔

یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح نسب پہنچتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کئی نام وارد ہیں، جن میں سب سے اہم: محمد، احمد، ماحی، حاشر، عاقب، نبی توبہ اور نبی رحمت ہیں، اللہ رب العالمین نے آپ کو رؤف، رحیم نام بھی دیا جیسا کہ صحیح احادیث نبویہ میں وارد ہے۔

حضرت جبیر بن مسلمہ رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں؛ جس کے ذریعے سے اللہ رب العالمین نے کفر کو مٹایا اور میں حاشر ہوں؛ لوگوں کو میرے قدموں پر اٹھایا جائے گا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نہیں اور اللہ رب العالمین نے آپ کو رؤف ور حیم نام دیا ہے))(2)۔

---

(1) سنن ترمذی، أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ (584/5) (3608)، اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(2) صحیح البخاری، 185/4ح 3532 اور مسلم 1828/4 حدیث نمبر 2354 اور لفظ مسلم کے ہیں۔

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ((اللہ کے رسول ﷺ ہمارے لئے اپنے نام بیان کرتے ہوئے کہتے تھے: ((میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، مقفی ہوں، حاشر ہوں، نبی توبہ اور نبی رحمت ہوں))[1]۔

❑❑❑

(1) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی أسمائه ﷺ، (1828/4) حدیث نمبر (2355)۔

آپ ﷺ کے اخلاق اور خلقت کا بیان

ہمارے رب سبحانہ وتعالی نے ساتوں آسمان کے اوپر سے آپ ﷺ کا تزکیہ فرمایا ہے اور اللہ رب العالمین نے اپنے رسول ﷺ کے کمال صفات اور عظمت اخلاق کی گواہی دے دی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ ترجمہ: اور بیشک آپ بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہیں۔

پس نبی ﷺ لوگوں میں سب سے سچے، لوگوں میں سب سے سخی لوگوں میں سب سے بہادر، لوگوں میں سب سے نرم، لوگوں میں سب سے رحمدل، اور لوگوں میں سب سے زیادہ تکلیفوں پر صبر کرنے والے تھے، آپ ﷺ ہدیہ قبول کرتے تھے اور اس پر بدلہ بھی دیتے تھے، آپ ﷺ اپنی وجہ سے کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے بلکہ آپ ﷺ اس وقت ناراض ہوتے تھے جب اللہ رب العالمین کے حرمات کو پامال کیا جاتا تھا اور آپ ﷺ برائی کا برائی سے نہیں دفاع کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ معاف کرتے اور درگزر سے کام لیتے تھے۔

آیئے ہم درج ذیل سطور میں ہم آپ ﷺ کے بعض اخلاقی صفات کا تذکرہ کرتے ہیں:

□ سچائی:

عرب کے قبیلوں میں اور مکہ کے اندر آپ ﷺ سچائی میں مشہور تھے، جو کہ بچپن سے ہی آپ کی صفت تھی اور آپ نے اس صفت کو اپنی پوری زندگی میں اپنے ساتھ رکھا اور آپ ﷺ کبھی بھی اس سے نہ نکلے، مکہ میں اسلام سے پہلے آپ صادق وامین کے نام سے مشہور تھے اور آپ ﷺ کے اس صفت کی گواہی دشمنوں نے بھی دی، آپ کے دشمنوں نے بھی کبھی بھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں پایا، آپ ﷺ نے اس صفت کو اللہ کی طرف بلانے کا وسیلہ اختیار کیا اور آپ ﷺ نے اللہ کی جانب دعوت دینے میں اس کو استعمال کیا۔

امام ماوردی أعلام النبوۃ میں آپ ﷺ کی سچائی کے بارے میں کہتے ہیں: آپ ﷺ کو بات میں تحریف اور جھوٹی اور سچائی سے عاری خبر کے استر سال سے محفوظ رکھا گیا تھا، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خبر میں سچائی سے جانے جاتے تھے اور آپ ﷺ سچائی اور امانت کے سلسلے میں ایک علامت سمجھے جاتے تھے، اسی لئے لوگوں کو اسلام سے پہلے آپ ﷺ کی صداقت پر یقین تھا، مگر لوگوں نے آپ کی دعوت کو سن کر آپ کی تکذیب کی جن میں سے کچھ حسد کی بنا پر آپ کو جھوٹا کہتے تھے کچھ دشمنی کی بنا پر آپ کو جھوٹا کہہ دیتے تھے اور کچھ اس خاطر جھوٹا سمجھتے تھے کہ وہ آپ کو نبی اور رسول ماننا مشکل سمجھتے تھے، اگر وہ کبھی بھی رسالت کے علاوہ کسی اور امر میں آپ پر ایک جھوٹ بھی پائے ہوتے تو وہ رسالت میں آپ کو جھٹلانے پر دلیل بنا سکتے تھے اور جو بچپن میں سچائی کو لازم پکڑے تو وہ بڑا ہو کر سچا ہی رہے گا اور جو شخص اپنے حقوق کے سلسلے میں معصوم ہو وہ اللہ رب العالمین کے حق کے سلسلے میں اور زیادہ معصوم ہوگا، یہ کسی انکاری اور دشمن کے دفاع اور رد کے لئے کافی ہے،[1] اور جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾، ترجمہ: اپنے قریبی رشتہ والوں کو ڈرا دے۔[الشعراء: 214]، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑی پر چڑھے اور وہاں سے آپ ﷺ نے آواز لگائی ہے، اے بنو فہر ہے، اے بنو عدی قریش کے قبیلوں کا نام لے کر یہاں تک کہ سارے لوگ جمع ہوئے، اگر کوئی وہاں تک نہیں پہنچ سکا تو اس نے اپنا نائب بنا کر کسی کو بھیجا تا کہ دیکھے ہوا کیا ہے، ابو لہب آیا اور قریش کے لوگ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ اس وادی میں تمہارا دشمن ہے جو تم پر حملہ بولنے والا ہے کیا تم مجھے سچا مانو گے؟))، تو انہوں نے کہا: ہم نے آپ کو کبھی بھی سچ کے علاوہ جھوٹ نہیں بولتے دیکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ((میں تمہارے لئے بہت سخت عذاب سے پہلے ڈرانے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں))اس پر ابو لہب نے کہا: پورے دن تمہاری بربادی ہو

---

[1] أعلام النبوۃ للماوردی ص 225۔

کیا تم نے اسی لیے ہمیں بلایا تھا؟ اس پر فرمان باری تعالی: ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ (1) مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ﴾، ترجمہ: ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ (خود) ہلاک ہو گیا، نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی۔ [المسد: 1-2] کا نزول ہوا[1]۔

□ رحمدلی:

اللہ کے رسول ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ نرم مزاج تھے، فرمان باری تعالی ہے: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ﴾، ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ مومنین پر رحمت کرنے والے تھے، عورتوں، بچوں، آزاد، آقا، چوپایوں، جمادات، یہاں تک کہ غیر مسلموں پر بھی رحم کرنے والے تھے، جو چیز اس بات پر واضح دلالت کرتی ہے کہ رحمت اللہ کے رسول ﷺ کے دل میں گھر کی ہوئی تھی، وہ یہ کہ جب آپ ﷺ سے کہا گیا مشرکین پر بد دعا کیجئے، تو آپ ﷺ نے یہ کہتے ہوئے اس کو ٹھکرا دیا کہ: ((میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں))[2] اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو رحمت کی صفت سے متصف ہونے پر ابھارا ہے، جیسا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((رحم کرنے والوں پر اللہ رب رحم کرتے ہیں تم اہل زمین پر رحم کرو تم پر وہ ذات رحم کرے گا جو آسمانوں میں ہے، رحم اللہ

---

(1) اس کی تخریج امام بخاری نے ابن عباس کی حدیث سے کتاب تفسير القرآن، باب وأنذر عشيرتك الأقربين واخفض جناحك (الشعراء: 214-215) میں کی ہے اور دیکھئے: ألن جانبك (111/6)۔

(2) صحيح مسلم، كتاب البر والصلة و الآداب باب النهي عن لعن الدواب وغيرها (4/ 2006) ح (2599)۔

کے یہاں بہت اہم ہے جو اسے جوڑے گا اللہ اسے جوڑے گا اور جو اسے کاٹے گا اللہ اسے کاٹ دے گا))[1]۔

□عدل:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدل کے سلسلے میں قابل تقلید مثال تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عدل و انصاف قریب و بعید، دوست و دشمن، مومن و کافر سبھی کے لیے تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدل و انصاف پر مبنی مکمل تصویر کے ساتھ ایک ریاست قائم کی جس میں مسلمان، کافر تمام لوگ آپ کا حکم عدل وانصاف سے پُر پاتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے عدل وانصاف کئے جانے پر سب سے واضح دلیل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ رب العالمین کی شریعت کو نافذ کیا کرتے تھے اگرچہ کوئی آپ کا قریبی ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ: ((قریش کے لوگوں کو ایک مخزومی عورت کے بارے میں معاملہ درپیش آیا جس نے چوری کی تھی تو انہوں نے کہا اس کے سلسلے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کون کرے گا؟ تو انہوں نے کہا: کہ اس پر اسامہ کے علاوہ اور کون جرأت کر سکتا ہے؟! وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں چنانچہ اسامہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں گفتگو کی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ رب العالمین کے حدود میں سے ایک حد میں کے بارے سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو وعظ فرمایا اور کہا: اے لوگو تم سے پہلے جو لوگ تھے وہ لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کیونکہ ان میں سے اگر کوئی طاقتور چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور اگر کوئی کمزور

---

(1)سنن ترمذی، أبواب البر والصلة عن رسول الله ﷺ باب ماجاء فی رحمة المسلمین (4/ 323) ح(1924) اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

چوری کرتا تھا تو اس پر حد نافذ کرتے تھے اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کریں گی تو میں ان کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا))[1]۔

آپ ﷺ کے عدل کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ رسول ﷺ نے ایک مرتبہ صبح اپنے صحابہ کے صفوں کو بدر والے دن سیدھا کیا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ترکش تھی جس کے ذریعہ سے لوگوں کو سیدھا کر رہے تھے تو آپ کا گزر سواد بن غزیہ سے ہوا جو بنی عدی ابن نجار کے حلیف تھے وہ سب سے کچھ آگے نکلے ہوئے تھے تو اللہ کے رسول ﷺ نے اس ترکش کو ان کے پیٹ پر مارا اور کہا کہ سواد سیدھے ہو جاؤ، تو اس نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم نے مجھے تکلیف دی ہے اور اللہ نے آپ کو حق اور انصاف کے ساتھ بھیجا ہے تو آپ مجھے بدلہ دیں لہذا آپ ﷺ نے اپنے بطن مبارک کو کھولا اور کہا کہ بدلہ لے لو، راوی کہتے ہیں: کہ پھر انہوں نے گلے لگایا، آپ کے پیٹ کا بوسہ دیا یا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے سواد! تمہیں ایسا کرنے پر کس بات نے ابھارا ہے؟، انہوں نے کہا اللہ کے رسول ﷺ آپ دیکھ رہے ہم کس حالت میں ہیں، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ سب سے آخری عہد ہمارے اور آپ کے درمیان یہ ہو کہ میری جلد آپ کے جلد سے چھو جائے، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لئے خیر اور بھلائی کی دعا کی اور کہا کہ سواد سیدھے ہو جاؤ[2]۔

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ، والنھی عن الشفاعة فی الحدود، (3/1315) ح(1688)۔

(2) السیرة النبویة لابن ھشام، اور اسے امام البانی نے السلسلة الصحیحة میں حسن قرار دیا ہے، تحقیق: مصطفی السقا اور ابراھیم الابیاری اور عبدالحفیظ الشلبی، ط2، شرکة مکتبة و مطبعة مصطفی البابی الحلبی و أولادہ بمصر، 1375ھ-1955م ص(1/626)۔

□ کرم:

اللہ کے رسول جود و کرم اور سخاوت میں قابل تقلید مثال تھے، آپ کا کرم اللہ کی خوشنودی کی خاطر تھا نہ کہ تعریف عزت یا شہرت طلبی کی خاطر جیسا کہ پہلے زمانے میں عرب کے لوگوں کا طریقہ کار تھا، مگر آپ ﷺ کے خرچ کرنے کا مقصد غیر مسلموں کو اسلام کی جانب کھینچنے اور اس کے اپنانے کی خاطر انہیں ترغیب دینے کے لئے تھا، تاکہ آپ کی دعوت لوگوں تک پھیلے، اسی لئے آپ ﷺ فقیری کا خوف کئے بغیر لوگوں کو عطیہ دیا کرتے تھے، اور جب بھی آپ سے کچھ مانگا گیا تو آپ نے کبھی بھی منع نہیں کیا آپ ﷺ خوب خرچ کیا کرتے تھے، اور خود کم پر گذارا کیا کرتے تھے، اور اللہ کے راستے میں حسب استطاعت خوب خرچ کرتے تھے، اور وہ بھی آپ کو کم معلوم ہوتا تھا، آپ بہت زیادہ نوازنے والے تھے، جو بھی آپ دیتے تھے اسے زیادہ نہیں سمجھتے تھے، اور آپ سائل کو خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے عار محسوس کرتے تھے۔

اس پر حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کا وہ قول دلیل ہے جس میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے اسلام کے سلسلے میں جس بھی چیز کا سوال کیا گیا آپ ﷺ نے اسے دیا ایک شخص آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے دو پہاڑوں کے درمیان آنے والی سبھی بکریاں اسے دے دیں تو جب وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو کہا: اے میری قوم کے لوگو اسلام قبول کرلو کیونکہ محمد اس آدمی کی مانند خرچ کرتے ہیں جو فقر و فاقہ کا اندیشہ نہیں رکھتا[1]۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے آپ ﷺ کے کرم کی صفت اس طرح سے بیان کی ہے کہتے ہیں کہ: نبی ﷺ کا خیر و بھلائی کے سلسلے میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت رمضان میں جبریل علیہ السلام سے ملاقات کے وقت

([1]) صحیح مسلم، كتاب الفضائل، باب ماسئل رسول الله ﷺ شيئا قط فقال لا و كثرة عطائه (4/1806)ح(2312)۔

اور بڑھ جاتی تھی، جبریل علیہ السلام ہر رات آپ سے ملاقات کرتے تھے یہاں تک کہ رمضان کا مہینہ ختم ہو جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان پر قرآن پیش کیا کرتے تھے، چنانچہ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ تیز آندھی سے بھی زیادہ خیر کے سلسلے میں سخی ہو جایا کرتے تھے))[1]۔

□ **بہادری:**

بہادری کی صفت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق میں اپنی عظیم ترین صورت میں ظاہر ہوتی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شجاعت اور اقدام میں قابل اقتداء مثال تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے بہادر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سیرت میں موجود مواقف اس بات پر دلالت کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے حسین اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ طاقتور تھے، تحقیق کی ایک رات اہل مدینہ کو کسی چیز کا ڈر لاحق ہوا تو لوگ آواز کی طرف نکلے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں نے اس جانب سے واپس آتے ہوئے دیکھا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آواز کی طرف پہلے ہی نکل چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار تھے آپ کی گردن میں تلوار لٹکی ہوئی تھی، آپ کہہ رہے تھے ڈرو نہیں! ڈرو نہیں! اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم نے اس (گھوڑے) کو دریا کے مانند تیز اور آرام دہ پایا جبکہ پہلے وہ بہت سست تھا[2]، اور جب کفار قریش نے آپ کے قتل کی سازش کی اور گھوڑ سواروں نے آپ کے گھر کا گھیراؤ کیا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی خوف لاحق نہیں ہوا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی ڈر لاحق ہوا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہادر اور ثابت قدم رہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات اپنے ہی بستر مبارک پر آرام فرمایا اور پھر

([1]) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب أجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان (26/3) ح (1902)۔

([2]) صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب ما سئل رسول الله ﷺ شيئا قط فقال لا و كثرة عطائه (4/1802) ح (2307)۔

آپ ﷺ آدھی رات کو ان کے درمیان سے نکلے اور ان کے چہروں پر مٹی بھی ڈالا اور اپنے راستے پر نکل گئے[1]۔

□ عفو ودرگذر:

عفو درگزر آپ ﷺ کے طبیعت میں سے ایک واضح صفت تھی، آپ ﷺ کا عفو درگزر کرنا اس بات پر واضح دلیل تھی کہ اسلام کسی کے سلسلے میں حسد اور جلن کرنے کی تعلیم نہیں دیتا، اس لئے کہ آپ ﷺ کا عفو درگزر دشمنوں کو بھی شامل تھا اسی طرح جس طرح دوستوں پر آپ ﷺ عفو ودرگذر کیا کرتے تھے، آپ کے عفو درگزر میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ ﷺ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیا کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ درگزر سے کام لیتے تھے اور جب فتح مکہ کا دن تھا تو آپ ﷺ کے آنکھوں کے سامنے مشرکین کا عمل تھا پھر بھی آپ ﷺ نے عفو درگزر اور بخشش کا پہلو ظاہر کیا اور ان سب کو معاف فرمادیا۔

آپ ﷺ کے عفو درگزر کی صورتوں میں سے وہ واقعہ بھی ہے جسے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما نے کسی ایک غزوہ کے سلسلے میں روایت کیا ہے، کہ جب آپ ﷺ درخت کے نیچے آرام فرمارہے تھے اور آپ نے اپنی تلوار کو اس پر لٹکایا ہوا تھا، راوی کہتے ہیں: کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص میرے پاس آیا، جب میں سو رہا تھا تو اس نے تلوار لے لی، جب میری نیند کھلی تو وہ میرے سر کے پاس کھڑا تھا میں نے دیکھا تو اس نے اپنے ہاتھ میں تلوار لی تھی اس نے مجھ سے کہا: تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ، پھر دوسری مرتبہ اس نے مجھ سے وہی کہا: تو میں نے کہا: اللہ، نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور وہ بیٹھ گیا[2] پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا، اسی طرح آپ

---

(1) سیرت ابن ہشام اور اسے ابن اسحاق نے مرسل طور پر روایت کیا ہے۔

(2) صحیح بخاری 40/4 ح 2913 اور لفظ مسلم کے ہیں۔

ﷺ نے اندھے مشرک مربع بن قیظی کو بھی معاف کیا تھا جس نے آپ ﷺ کو گالی دی تھی اور آپ ﷺ کو برا بھلا کہا تھا یہاں تک کہ صحابہ کرام نے ارادہ کیا تھا کہ اسے قتل کر دیں مگر اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں منع کیا، ابن کثیر رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ: جب آپ ﷺ اُحد جاتے ہوئے اس کی چار دیواری سے گزرے تو مربع نے نبی ﷺ سے کہا: اگر تم نبی ہو تو میں تمہیں اپنے چار دیواری سے نہیں جانے دوں گا اور اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لی اور کہا اللہ کی قسم اگر مجھے یہ معلوم ہوتا یہ مٹی تمہارے علاوہ کسی اور پر نہیں جائے گی تو میں اس سے تمہیں دے مارتا، چنانچہ لوگ اس کو قتل کرنے کے لئے دوڑ پڑے، تو اللہ کے رسول آپ ﷺ نے فرمایا: ((اسے چھوڑ دو یہ اندھا شخص ہے اس کا دل بھی اندھا ہے اسکی آنکھ بھی اندھی ہے))(1)۔

□ **صبر:**

آپ ﷺ کی زندگی صبر اور احتساب کی مثال تھی، چنانچہ آپ ﷺ کو مشرکین کی جانب سے مختلف طرح سے پریشانیوں کا سامنا ہوا، آپ ﷺ کو دعوت کے ابتدائی دنوں میں انہوں نے تکلیفیں دیں، جھوٹا، کاہن اور جادو گر کہا، آپ ﷺ کو جان ومال اور اپنے اہل خانہ کے سلسلے میں تکلیفیں دی گئیں مگر آپ ﷺ نے صبر کیا اور احتساب سے کام لیا اور عفو درگزر کا معاملہ فرمایا تاکہ اللہ رب العالمین کا کلمہ ہی بلند رہے اور زمین پر اللہ سبحان وتعالی کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے، اسی طرح آپ ﷺ نے اپنی اولاد اور احباب کی وفات پر بھی صبر کیا، یعنی رسول ﷺ نے صبر کو اپنایا یہاں تک کہ صبر آپ کے خصوصی صفات اور تمام زندگی کے مراحل میں آپ کے ساتھ لازم ملزوم رہا، آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں اس کا عملی نمونہ پیش کیا اور اپنے صحابہ کو بھی اسے سکھایا اور اپنی امت کے لئے صبر کی فضیلت اور صبر کرنے والوں کو بروز قیامت

---

(1) سیرۃ ابن ہشام 1/ 325 اور السیرۃ النبویۃ لابن کثیر تحقیق مصطفی عبدالواحد، دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت لبنان 1395ھ-1976م، ص(347/2)۔

ملنے والے بدلے کو بیان کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں موجود واقعات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صبر پر سب سے بہترین گواہ ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ کررہے تھے اور قریش کے لوگ آپ کے گرد بیٹھے تھے عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیٹھ پر ڈال دیا جس سے آپ اپنے سر کو نہیں اٹھا سکے یہاں تک کہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا آئیں اور اسے آپ کے پیٹھ سے ہٹایا اور ایسا کرنے والوں پر بددعا کی [1]۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی پریشانیوں اور اس کی تنگی پر بھی صبر کیا جس میں ان لوگوں کے لئے بہترین نمونہ ہے جن پر زندگی کے راستے بند ہوگئے ہیں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے عروہ سے کہا: میرے بھانجے ہم دو مہینوں میں تین چاند دیکھتے تھے جن میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں چولہا تک نہیں جلتا تھا میں نے کہا: پھر تم کس چیز پر زندگی گزارتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ دو کالی چیزوں؛ کھجور اور پانی پر [2]۔

اور جب آپ کی قوم نے آپ کو تکلیف دی تھی اس وقت پہاڑ کے فرشتے سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہی بات؛ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے پہاڑ کے فرشتے نے آواز دی اور مجھ سے سلام کیا اور کہا: اے محمد اللہ تعالی نے تمہارے سلسلے میں تمہاری قوم کی باتوں کو سن لیا ہے، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں اللہ تعالی نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تم جو چاہو مجھے حکم کرو تو تم جو چاہو مجھے حکم دو اگر تم چاہو تو میں ان کو دو پہاڑوں کے درمیان رکھ کر پیس دوں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

---

(1) صحیح بخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب ما لقی النبی ﷺ و أصحابه من المشركين بمكة (45/5) ح (3854)۔

(2) صحیح بخاري، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی ﷺ وأصحابه و تخليهم من الدنيا (97/8) ح (36459)۔

نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ رب العالمین ان کی پشتوں سے ایسے لوگ نکالیں گے جو صرف اور صرف اللہ رب العالمین کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے [1]۔

رہی بات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی صفات کی:

تو اللہ رب العالمین نے آپ ﷺ کو سب سے حسین، سب سے مکمل اور سب سے بہترین صورت میں پیدا فرمایا، آپ کے اندر کمال پر دلالت کرنے والے تمام محاسن کو رکھا، چنانچہ اللہ رب العالمین نے آپ کو بہترین اخلاق کے ساتھ نہایت ہی حسین و جمیل پیدا فرمایا، حسان ابن ثابت τ نبی ﷺ کی صفات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وأحسن منك لم ترى قط عيني　　　وأجمل منك لم تلد النساء
خلقت مبرأ من كل عيب　　　كأنك قد خلقت كما تشاء

ترجمہ:

نہ دیکھا مری آنکھ نے حسین تر تجھ سا　　　نہ جن سکی کوئی ماں ہی جمیل تر تجھ سا
ہر عیب سے تجھے بری پیدا کیا گیا　　　گویا جو تو نے چاہا آخر وہی ہوا۔

چنانچہ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے حسین و جمیل تھے جب بھی کسی نے آپ کی صفت بیان کی ہے تو اس نے آپ کی تشبیہ چودھویں رات کے چاند سے دی ہے اور آپ ﷺ کے صفات کو بیان کرنے والوں میں سے کچھ لوگوں نے تو یہ بھی کہا کہ ہم نے چودھویں رات کے چاند کو دیکھا تو ہمیں آپ ﷺ اس چاند سے بھی زیادہ حسین معلوم ہوئے، آپ ﷺ کا چہرہ سب سے حسین تھا اور آپ ﷺ کی رنگت سب سے نورانی تھی ایسا لگتا تھا جیسے ستارے چمک رہے ہوں [2]۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی ﷺ کی صفات کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

---

(1) صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، باب ما لقى النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين (3/1420)ح(1795)۔

(2) دلائل النبوة للبيهقي 1/300 طبعة دار الكتب العلمية۔

أمين مصطفى للخير يدعو كضوء البدر زائله الظلام [1]

ترجمہ:

بلا رہے ہیں امین مصطفی سوئے فلاح کہ چھٹ جائیں اندھیرے جو آئے نور ماہ

یعنی جس طرح اللہ کے رسول ﷺ اخلاق میں کمال و جمال کے کسوٹی تھے اسی طرح تخلیقی صفات میں بھی کمال کے کسوٹی تھے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جسمانی خوبصورتی اور بناوٹ کا دعوت کے سلسلے میں اور اس کے کامیاب ہونے میں بہت بڑا اثر ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ کتنے ہی لوگ اسلام میں صرف آپ ﷺ کے نورانی چہرے کو دیکھ کر داخل ہوئے؟ یہ عبداللہ بن سلام یہود کے بہت بڑے عالم اور تورات کے سب سے بڑے جانکار ہیں، کہتے ہیں کہ: جب اللہ کے رسول ﷺ مدینہ پہنچے تو لوگ آپ کی طرف ٹوٹ پڑے اور کہا گیا کہ اللہ کے رسول ﷺ آ گئے ہیں! اللہ کے رسول ﷺ آ گئے ہیں! اللہ کے رسول صلی اللہ وسلم آ گئے ہیں! تو میں لوگوں کے ساتھ آپ کو دیکھنے کے لئے آیا، جب میں نے آپ کے چہرے میں غور کیا اور میں نے دیکھا تو مجھے یہ بات معلوم ہو گئی یہ چہرہ کسی جھوٹے شخص کا نہیں ہو سکتا...))[2]۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کئی ایک پیدائشی صفات وارد ہیں آیئے سطور ذیل میں ان میں سے بعض کا تذکرہ کریں:

□ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے حسین اور سب سے بہترین اخلاق والے تھے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حدیث میں ہے وہ کہتے ہیں کہ: اللہ کے رسول ﷺ درمیانی قد و قامت والے آدمی تھے، آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا، آپ

---

[1] نضرة النعيم في مكارم أخلاق الرسول الكريم ﷺ (415/1)۔

[2] مرجع سابق۔

کے بال آپ کے کانوں کی لو تک تھے، آپ پر لال جوڑا تھا، میں نے کبھی بھی آپ ﷺ سے حسین کسی کو دیکھا ہی نہیں[1]۔

□ رہی بات آپ کی جلد کے رنگت کی تو آپ کھلے گورے رنگ کے تھے، جو کہ سب سے بہتر رنگت ہوتی ہے، چنانچہ آپ بہت زیادہ سفید بھی نہ تھے اور نہ ہی بہت زیادہ سانولے تھے جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ آپ کی صفت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کھلے ہوئے گورے رنگ کے تھے نہ ہی بالکل سفید نہ ہی بالکل سانولے اور حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کا چہرہ گورا تھا))[2]۔

□ اور آپ کے چہرے اور لمبائی کی صفت کے بارے میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ((اللہ کے رسول ﷺ لوگوں میں سب سے خوبصورت چہرے والے تھے، اور آپ کا اخلاق بھی لوگوں میں سب سے اچھا تھا، نہ آپ بہت زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی بہت زیادہ پست قامت))[3]۔

□ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی ﷺ کے چہرے کی صفت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ روشن چاند کے مانند تھا اور آپ ﷺ لوگوں میں سب سے حسین چہرے والے تھے اور جب فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا اللہ کے رسول ﷺ کا چہرہ تلوار کی مانند تھا؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! چاند کے مانند تھا۔

([1]) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی صفة النبی ﷺ و أنه كان أحسن الناس وجها (1818) ح (2337)۔

([2]) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ (187/4) ح (3547)۔

([3]) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی صفة النبی ﷺ و أنه كان أحسن الناس وجها (1818) ح (2327)۔

□ اور امام بخاری نے کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ منور ہو جاتا تھا اور محسوس ہوتا تھا کہ جیسے چاند کا ایک ٹکڑا ہو اور ہم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ سے یہ جانتے تھے۔

□ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ، دونوں آنکھیں اور دونوں ایڑیوں کی صفت کے بارے میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوڑے منہ، لمبی آنکھوں اور کم گوشت والی ایڑیوں والے تھے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سماک سے کہا: ضليع الفم کا کیا معنی ہے تو انہوں نے بتلایا: چوڑے منہ والا اور میں نے کہا: اشكل العين کا کیا معنی ہے تو انہوں نے بتلایا: لمبی آنکھوں والا اور میں نے کہا: منهوس العقبين کا کیا مطلب تو انہوں نے بتلایا: کم گوشت والی پنڈلیوں والے[1]۔

□ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو اور بدن کی نرمی کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: "میں نے کبھی بھی کوئی عنبر یا مسک یا کوئی دوسری چیز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھی اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی دیباج یا ریشم یا کوئی اور چیز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ملائم چھوئی"[2]۔

□ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور بال کے بارے میں انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم موٹے ہاتھوں والے تھے آپ کے بعد میں نے اس کے طرح کسی کو بھی نہ دیکھا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کنگھی کئے ہوئے کی مانند تھے نہ سیدھی تھے نہ گھنگرالے تھے"[3]۔

([1]) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی صفۃ فم النبی ﷺ وعینیہ وعقبیہ (1820/4) ح (2340)۔
([2]) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی صفۃ فم النبی ﷺ وعینیہ وعقبیہ (1820/4) ح (2330)۔
([3]) صحیح البخاري، کتاب اللباس، باب الجعد (162/7) ح (5906)۔

□اور قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے بال کیسے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ کے بال کنگھی کئے ہوئے کے مانند تھے نہ گھنگرالے تھے اور نہ ہی سیدھے تھے اور آپ کے بال آپ کے کان اور گردن کے درمیان تک تھے[1]۔

□اور انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے[2]۔

□آپ ﷺ کی صفات میں سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں میں سب سے حسین چہرے والے تھے، آپ کا چہرہ گویا گول چاند اور سورج ہوں اور آپ ﷺ کی آنکھیں لمبی تھیں، آنکھوں کی پلکیں اٹھی ہوئی اور باریک اور مکمل تھیں، اور آپ کی آنکھیں سرخ اور کالی تھیں، آنکھیں سرمئی تھیں، آپ کشادہ چمکدار پیشانی والے تھے، آپ کے چہرے پر پسینہ موتی کے مانند ہوتا تھا آپ کے گال درمیان میں ابھرے ہوئے تھے، آپ کی ناک لمبی تھی آپ کا منہ کشادہ تھا آپ کے دانتوں کے درمیان خوبصورتی تھی آپ کے سامنے کے دانت چمکدار تھے جب ہنستے تو گویا موتی چمک رہے ہوں[3]۔

□□□

([1]) صحیح مسلم، کتاب.....،باب صفة شعر النبی ﷺ(1819/4)(2338)۔
([2]) صحیح مسلم، کتاب.....،باب صفة شعر النبی ﷺ(1819/4)(2338)۔
([3])دیکھئے: شرف المصطفی از أبو سعید نیسابوری خرکوشي 87/2۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی صفت اور اس کے پڑھنے کے مستحب مقامات

اللہ رب العالمین نے اپنے نبی اور اپنے اختیار کیے ہوئے بندے کے مقام کو بلند کیا ہے اور ملأ اعلی میں آپ کی ثناء فرمائی ہے اور یہ بتایا ہے کہ اللہ عزوجل، اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، اللہ رب العالمین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاء میں درود کے لیے خصوصیت بخشی ہے، اور اللہ رب العالمین نے اپنے مومن بندوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے ہوئے اللہ رب العالمین کی عبادت کریں اور اس کا قرب حاصل کریں، فرمان باری تعالی ہے: ﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما﴾،

ترجمہ: اللہ تعالی اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو[الاحزاب:56]۔

اسی طرح جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے غافل ہو جائے گویا اس نے جنت کے راستے کو چھوڑ دیا۔

اور جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا اللہ رب العالمین کا اپنے بندوں کے لئے حکم ہے تو یہ واجب ہو جاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا معنی اس کی فضیلت اور اس کے عظیم ثواب کو بیان کیا جائے۔

□ پہلا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ (درود) کا معنی:

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابو العالیہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: «اللہ رب العالمین کی صلاۃ (درود) سے فرشتوں کے پاس اس کا ان پر تعریف کرنا اور فرشتوں کی صلاۃ (درود) سے مراد دعا ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: «یصلون کا معنی: برکت کی دعا کرنا ہے»[1]، اسی طرح سے امام بخاری نے ان دونوں کے واسطے سے تعلیقاً روایت کیا ہے، اور

([1])اسے امام بخاری (120/6) نے ان دونوں کے حوالے سے جزم کے ساتھ روایت کیا ہے۔

سفیان ثوری اور ان کے علاوہ کئی ایک اہل علم سے یہ بھی مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: اللہ کی صلاۃ رحمت ہے اور ملائکہ کی صلاۃ استغفار ہے۔[1]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس آیت سے مراد یہ ہے کہ: اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اپنے پاس ملأ اعلی میں اپنے بندے اور نبی کا مقام بتایا ہے کہ وہ اپنے مقرب فرشتوں کے سامنے ان کی تعریف کرتے ہیں اور فرشتے بھی ان کے لئے استغفار کرتے ہیں، پھر اللہ تعالی نے عالم سفلی (دنیا) والوں کو نبی ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے تاکہ علوی (عالم بالا) اور سفلی (عالم زیریں) دونوں جہان والوں کی طرف سے آپ کے لیے تعریفیں جمع ہو جائیں"۔[2]

□ درود کے فوائد اور فضائل:

-آپ ﷺ درود پڑھنے والوں کے لئے سفارش کریں گے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ((جب تم موذن کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائیں گے، پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ جنت میں وہ ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لئے خاص ہے اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں، چنانچہ جس نے اللہ رب العالمین سے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گی))[3]۔

-درود پڑھنے والوں کے غم میں اللہ ان کے لئے کافی ہو گا اور ان کے گناہوں کو بخش دے گا:

([1]) دیکھئے: سنن ترمذی: 613/1۔

(2) تفسیر القرآن العظیم از ابن کثیر (457/6)۔

([3]) صحیح مسلم، باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، ثم يصلي على النبي ﷺ ثم يسأل له الوسيلة (1/ 283) ح (384)۔

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں تو میں اپنی دعاء کا کتنا حصہ آپ کے لئے خاص کروں؟ آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: ایک چوتھائی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو اور اگر آپ زیادہ کروگے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا، پھر میں نے کہا: آدھا حصہ ؟آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں جتنا چاہو اور اگر زیادہ کروگے تمہارے لیے بہتر ہوگا, وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: دو تہائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کروگے تو وہ تمہارے لئے ہی بہتر ہوگا ،تو انہوں نے کہا: میں اپنی پوری دعاء کو آپ کے لئے یعنی آپ پر درود کے لئے خاص کردوں گا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تب تو اللہ رب العالمین تمہارے غموں میں تمہارے لئے کافی ہو جائے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا"۔ (1)

-نبی سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہونگے جو آپ پر زیادہ درود پڑھنے والے ہوں گے:

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب قیامت کے دن وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا)) (2)۔

-جو نبی پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ رب العالمین کی اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں:

---

(1) سنن ترمذی، أبواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، (636/4) ح (2457) اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(2) سنن ترمذی، أبواب الوتر، باب ما جاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ (354/2) ح (484) اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:((جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجی اللہ رب العالمین کی طرف سے اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں))[1]۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:((جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھی اللہ رب العالمین کی طرف سے اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اس کے دس گناہ مٹائے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں))[2]۔

-جو نبی ﷺ پر درود نہیں پڑھتا اس کو بخیل کہا گیا ہے:

حضرت حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو مگر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے))[3]۔

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ :((دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف ہوتی ہے اس میں سے کوئی بھی چیز اوپر نہیں جاتی یہاں تک کی تم اپنے نبی پر درود بھیجو))[4]۔

-نبی ﷺ پر درود پیش کیا جاتا ہے:

([1]) سنن ترمذی، أبواب الوتر ، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ (2/355) ح (485) اور البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

([2]) السنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ثواب الصلاۃ علی النبی ﷺ (9/30) ح (9807)۔

([3]) سنن ترمذی، أبواب الدعوات، حدیث نمبر (3546) اور البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

([4]) سنن ترمذی، أبواب الوتر ، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ (2/356) ح (486) اور البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے:((تم مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر اس کے فارغ ہونے تک پیش کیا جاتا ہے))[1]۔

-درود نبی ﷺ کو پہنچائے جانے اور اس پر نبی ﷺ کی طرف سے سلام کا جواب دیئے جانے کا سبب ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:((جو بھی مجھ پر سلام پڑھتا ہے اللہ رب العالمین میری روح کو لوٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس پر سلام کا جواب لوٹادوں))[2]۔

-نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ رب العالمین کی عبادت اور قربت اور اللہ رب العالمین کے حکم کی بجاآوری ہے:

اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے:﴿إن الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما﴾ ترجمہ:((اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو)) [الاحزاب:٦٥]۔

□ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے صیغے اور اس کی صفت:

نبی ﷺ پر درود وسلام کے بہت سے صیغے وارد ہیں جن میں سب سے صحیح درج ذیل ہیں:

---

(1) سنن ابن ماجہ 14/394 ح 11065 اور دیکھئے: صحیح الترغیب والترھب از ألبانی كتاب الدعاء، الترغيب في إكثار الصلاة على النبي ﷺ والترهيب من تركها عند ذكره ﷺ كثيرا دائما (296/2) ح (1671)۔

(2) صحیح الجامع (5679) یہ حدیث حسن ہے۔

✓ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر سلام کے طریقے کو سمجھ گئے ہیں، اب ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: تم کہو: ((اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على آل ابراهيم إنك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على آل ابراهيم إنك حميد مجيد))[1] ۔

✓ اور امام بخاری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ: ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ پر سلام پڑھنا ہوا مگر ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کہو: ((اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على آل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم))[2] ۔

✓ اور امام بخاری نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ: ((ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ پر سلام پڑھنا ہوا تو ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کہو: ((اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وآل ابراهيم))[3] ۔

✓ اور امام مسلم نے عمرو بن سلیم سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے اُبو حمید ساعدی نے خبر دی کہ: صحابہ کرام نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ تو آپ

([1]) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد (305/1) ح (406)۔

([2]) صحیح بخاري، کتاب تفسیر القرآن، باب قوله ﴿إن تبدوا شيئا أو تخفوه فإن الله كان بكل شيء عليما﴾ [الأحزاب: 54] (121/6) ح (4798)۔

([3]) صحیح بخاري، کتاب الدعوات، باب الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد (306/1) ح (407)۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((تم کہو: اللهم صل على محمد وعلى ازواجه وذريته كما صليت على آل إبراهيم، وبارك على محمد وعلى أزواجه، وذريته كما باركت على آل ابراهيم إنك حميد مجيد))[1]۔

□ **وہ مقامات جہاں پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا مستحب اور مسنون ہے:**

پہلا مقام: نماز کے لئے اذان کے بعد؛ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے: انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ((جب تم موذن کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرمائیں گے، پھر میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو کیونکہ جنت میں وہ ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لئے خاص ہے اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں، چنانچہ جس نے اللہ رب العالمین سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گی))[2]۔

دوسرا مقام: اقامت کے بعد؛ جو کہ مستحب ہے کیونکہ اقامت بھی اذان ہی ہے۔

تیسرا مقام: مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے نکلتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھے اور کہے: ((اللهم

([1]) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد (306/1) ح (407)۔

([2]) صحیح مسلم، باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، ثم يصلي على النبي ﷺ ثم يسأل له الوسيلة (283/1) ح (384)۔

افتح لی أبواب رحمتك))،اور جب نکلے تو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑھے اور کہے: ((اللهم اعصمنی من الشيطان الرجيم))[1]۔

چوتھا مقام: آخری تشہد میں درود پڑھنا، جیسا کہ درود ابراہیمی مشہور ہے۔

پانچواں مقام: نماز جنازہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا: جیسا کہ ابو امامہ ابن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے بتایا کہ: ((نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے، پھر تکبیر کے بعد اپنے دل میں آہستہ طور پر سورہ فاتحہ پڑھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر جنازہ کے لئے خلوص کے ساتھ دعا کرے ان میں سے کسی میں بھی کچھ بھی قراءت نہ کرے پھر اپنے دل میں آہستہ سے سلام پھیر دے))[2]۔

چھٹا مقام: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہفتے کے افضل رات اور افضل دن یعنی جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھنے کا حکم دیا ہے؛ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((تمہارے دنوں میں سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن آپ کو موت آئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن لوگ قبروں سے اٹھیں گے؛ لہذا تم مجھ پر کثرت سے درود پڑھو بے شک تمہارا درود پڑھنا مجھ پر پیش کیا جاتا ہے))[3]۔

ساتواں مقام: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھتے وقت یا کسی بھی طرح آپ کے ذکر کے وقت۔

آٹھواں مقام: ہر ایک مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا ضروری ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((جب کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور وہ اس میں اللہ رب العالمین کا ذکر نہ کریں اور نبی پر درود نہ

([1]) سنن ابن ماجہ، أبواب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد (494/1) ح (773)۔

([2]) السنن الكبرى للنسائی، كتاب الجنائز، باب القراءة فی صلاة الجنازة (391/7) ح (7039)۔

([3]) سنن أبو داود، كتاب الجمعة، باب إكثار الصلاة على النبی ﷺ يوم الجمعة (91/3) ح (1374)، اور اسے البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

پڑھیں تو وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن حسرت وندامت کا باعث ہو گی، اگر اللہ چاہے تو انہیں پکڑے اور اگر چاہے تو معاف کر دے))[1]۔

نواں مقام: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سختی اور غم کے وقت درود پڑھنا: حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ((اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں تو میں اپنی دعاء کا کتنا حصہ آپ کی خاطر خاص کروں؟ آپ نے کہا: ((جتنا تم چاہو)) وہ کہتے ہیں میں نے کہا: ایک چوتھائی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((جتنا چاہو اور اگر آپ زیادہ کرو گے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہو گا))، پھر میں نے کہا: آدھا حصہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((ہاں، جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو گے تمہارے لیے بہتر ہو گا))، وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: دو تہائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو گے تو وہ تمہارے لیے ہی بہتر ہو گا)) تو انہوں نے کہا: میں اپنی پوری دعاء آپ پر درود وسلام کے لئے خاص کر دوں گا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ((تب تو اللہ رب العالمین تمہارے غموں میں تمہارے لئے کافی ہو جائے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا))[2]۔

دسواں مقام: صبح اور شام کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا؛ جیسا کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((جس نے مجھ پر صبح کے وقت

([1]) السنن الکبری للبیهقی، کتاب الجمعة، باب ما یستدل به علی وجوب ذکر النبی ﷺ فی الخطبة (329/6) ح(5838)۔

([2]) سنن ترمذی، أبواب صفة القیامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ، باب (636/4) ح(2457) اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

دس مرتبہ شام کے وقت دس مرتبہ درود پڑھی قیامت کے دن وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگا))[1]۔

گیارہواں مقام: دعا کرتے وقت نبی ﷺ پر درود پڑھنا مستحب ہے؛ جیسا کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ رسول ﷺ کے صحابی کہتے ہیں کہ: ((اللہ کے رسول ﷺ نے ایک شخص کو اپنی نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا؛ جس نے نہ اللہ رب العالمین کی بزرگی بیان کی اور نہ آپ ﷺ پر درود بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جلد بازی کی، پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا اور اس سے یا اس کے علاوہ کسی اور سے کہا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ پہلے اپنے رب کی بزرگی بیان کرے اور اس کی تعریف کرے پھر مجھ پر درود پڑھے پھر جو دعا کرنا چاہے وہ دعا کرے))[2]۔

بارہواں مقام: جمعہ اور عیدین کے خطبے میں اور درس وغیرہ کی ابتدا میں خطبہ مسنونہ پڑھتے وقت اللہ رب العالمین کی تعریف کے ساتھ ساتھ نبی ﷺ پر درود پڑھنا اسی طرح درس کے خاتمے میں بھی نبی ﷺ پر درود پڑھا جائے۔

تیرہواں مقام: عطر یا بخور وغیرہ کی خوشبو لگاتے وقت، اسی طرح مسواک کے استعمال کے وقت اور ان چیزوں کے کھانے اور پینے کے وقت جن کو نبی پاک ﷺ پسند کیا کرتے تھے، اسی طرح مجلس میں حاضر لوگوں کو نبی ﷺ پر درود پڑھنے کی یاد دہانی کرایا جانا بھی ضروری ہے۔

❑❑❑

([1]) الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف للمنذری، کتاب النوافل، الترغیب فی المحافظة علی ثنتی عشرة رکعة من السنة فی الیوم واللیلة (222/1) ح (839) اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا ہے۔

([2]) سنن أبي داود، أبواب فضائل القرآن، باب الدعاء (605/2) ح (1481) اسے البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

آپ ﷺ کی نصرت کا بیان

﴿وما ارسلناك الا رحمه للعالمین﴾

اللہ تبارک و تعالی نے اپنے نبی، اپنے محبوب اور خلیل محمد ﷺ کی شان کو بلند فرمایا ہے، آپ کے ذکر کو دنیا اور اور آخرت میں بلند کیا ہے، چنانچہ کوئی بھی خطیب یا کوئی بھی شہادت دینے والا یا کوئی بھی نماز پڑھنے والا ایسا نہیں ہے جو یہ نہ کہتا ہو کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور آپ ﷺ کا اخلاق سب سے عظیم ہے، جیسا کہ اللہ رب العالمین نے فرمایا: ﴿وإنك لعلى خلق عظيم﴾ ترجمہ: اور بیشک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔[القلم:4]۔اور اللہ تعالی نے ﷺ کو اس مقام پر فائز کیا ہے جس پر دونوں جہانوں میں سے کسی کو فائز نہیں کیا چنانچہ اللہ نے آپ کو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، اور آپ ﷺ کی محبت کے ساتھ اپنے محبت کو جوڑا، بایں طور کہ کوئی بھی شخص اس وقت تک ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ نبی ﷺ اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، بیٹے، اہل و عیال اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب نہ ہوں ،اسی طرح اللہ رب العالمین نے آپ ﷺ کو ایسی خصوصیات عطا فرمائی ہیں جو آپ سے پہلے کسی اور کو عطا نہیں کی گئیں اور اللہ نے آپ کو تمام مخلوقات پر فضیلت بخشی ہے، آپ ﷺ تمام انبیاء کرام کے خاتم (مہر) ہیں، اور آپ ﷺ انسان اور جنات تمام لوگوں کی طرف اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالی نے آپ کے اندر آپ سے پہلے لوگوں کی تمام صفات کو جمع کر دیا ہے اور آپ ﷺ کو اللہ نے شریعت کی معرفت اور گذشتہ اور آئندہ غیب کی خبروں کی اطلاع اور آخرت کے کشف اور پوری دنیا میں مشرق و مغرب ہر سمت آپ کے امتیوں کی کثرت اور آپ کے دین کے تمام ادیان اور شریعتوں پر غلبہ جیسی خصوصیات عطا کی ہیں جو

آپ سے پہلے کسی بھی نبی یا کسی بھی رسول کو عطا نہ کی گئیں، آپ پر قیامت تک جب تک دن و رات کی گردش باقی ہے اللہ کی رحمتیں اور درود و سلام نازل ہوں[1]۔

نبی ﷺ کی شان میں گستاخی اور آپ ﷺ کی عظمت کو داغدار کرنے کی غرض سے وقتاً فوقتاً دشمنوں کی ریشہ دوانیاں سامنے آیا کرتی ہیں، کبھی مذاق اڑایا جاتا ہے تو کبھی آپ کی نبوت میں طعنہ زنی کی جاتی ہے، مگر پھر بھی ان سے آپ کی شان میں کوئی آنچ تک نہیں آتی، اور نہ ہی آپ کی رسالت کو کوئی ضرب لگتی ہے، بلکہ ان سے اسلام اور مسلمانوں کو آپ کی سنتوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا جذبہ ملتا ہے، اور غیر مسلموں کو نبی کی سیرت پاک اور آپ کی لائی ہوئی آپ کی نبوت اور عظمت پر دلالت کرنے والے معجزات اور نشانیوں کے بارے میں بحث اور تحقیق کی دعوت ملتی ہے، جس سے وہ ہدایت اور نور کے راستے کی جانب آتے ہیں اور پھر سماحت و بردباری والے دین اسلام کو اپنا لیتے ہیں۔

اللہ رب العالمین نے ہر اس شخص سے جو آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرے یا آپ کو بدنام کرنے کی کوشش کرے نبی ﷺ کے دفاع کی ذمہ داری خود لے لی ہے چنانچہ آپ ﷺ کے لئے اللہ کی نصرت سب سے مکمل ہے اور آپ ﷺ کی جانب سے آپ کے دشمنوں پر اللہ کی جانب سے رد سب سے مضبوط اور بلیغ رد ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس بارے میں آیت نازل فرمائی جن کی تلاوت رات کے درمیان اور دن کے کناروں میں کی جاتی ہے جس سے ان مسلمانوں کے دلوں میں اطمینان اور امن و امان کی روح بیدار ہوتی ہے جن کے دل نبی ﷺ کی محبت میں سرشار ہیں کہ اللہ رب العالمین اپنے رسول کا مددگار ہے آپ کے وعدوں کو مکمل کرنے والا ہے اور جو بھی آپ ﷺ کی شخصیت کو داغدار کرے گا اللہ رب العالمین نے آپ ﷺ کی اور

---

[1] تفسیر ابن کثیر 29/2۔

آپ ﷺ کو جس رسالت کو دے کر بھیجا گیا ہے اس سے دفاع کی ذمہ داری لے لی ہے، ان آیتوں میں سے کچھ آیات درج ذیل ہیں:

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إلا تنصروه فقد نصره الله﴾، ترجمہ: اگر تم ان (نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)) کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے ان کی مدد کی [التوبة: ٤٠]۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ولقد استهزئ برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزئون﴾ ترجمہ: اور واقع آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا ہے۔ پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا مذاق اڑاتے تھے۔ [الانعام: ١٠]۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ان شانئك هو الابتر﴾ ترجمہ: یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشان ہے [الکوثر: ٣]۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿اليس الله بكاف عبده﴾ ترجمہ: کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں؟ [الزمر: ٣٦]۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿انا كفيناك المستهزئين﴾ ترجمہ: آپ سے جو لوگ مسخراپن کرتے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں۔ [الحجر: ٩٥]۔

فرمان باری تعالیٰ: ﴿ما ودّعك ربك وما قلى - وللآخرة خير لك من الاولى - ولسوف يعطيك ربك فترضى﴾ ترجمہ: نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بیزار ہو گیا ہے۔ یقیناً تیرے لئے انجام آغاز سے بہتر ہوگا، تجھے تیرا رب بہت جلد (انعام) دے گا اور تو راضی وخوش ہو جائے گا [الضحیٰ: ٣-٥]۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ورفعنا لك ذكرك﴾ ترجمہ: ہم نے تیرا ذکر بلند کر دیا۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿واللہ یعصمک من الناس﴾ ترجمہ: اور آپ کو اللہ تعالیٰ لوگوں سے بچالے گا [المائدۃ: ٦٧]۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و کفی باللہ شھیدا﴾ ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے، اور اللہ تعالیٰ کافی ہے گواہی دینے والا۔ [الفتح: ٢٨]۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرہ وأعد لھم عذابا مھینا﴾ ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے نہایت رسوا کن عذاب ہے [الاحزاب: ٥٧]۔

□ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کا طریقہ کار:

جس دن محمد ﷺ کے مقام پر حملہ ہو اور آپ کی مدد نہ کی جائے اور آپ کا دفاع نہ کیا جائے تو زندگی میں لذت ہی کیا بچے گی؟!۔

جس ذات نے نبی کریم ﷺ کو عزت بخشی اور آپ کے مقام کو بلند کیا اس ذات کی قسم زمین کا پیٹ ہمارے لئے اس کے اوپری حصے سے بہتر ہے اگر ہم حق بولنے سے عاجز آجائیں اور اللہ کے رسول ﷺ کا حق کے سلسلے میں دفاع نہ کر سکیں... یہ بات بھی یاد رہے کہ آپ کی سنتوں سے دور رہ کر اور ایسے اعمال انجام دے کر جو آپ کے دین سے نہیں آپ ﷺ کی مدد نہیں ہو سکتی، آپ ﷺ کی صحیح مدد تو آپ ﷺ کے طریقہ کار پر چلنے میں اور آپ کی ہدایات کو لازم پکڑنے میں اور آپ کی سیرت کو عام کرنے اور دشمنوں کے طعن و تشنیع کا دفاع کرنے میں ہے۔

فإن أبي ووالدہ وعرضی　　　لعرض محمد منکم فداء

ترجمہ:

میری آبرو میرے والد بھی اور دادا بھی فدا ہیں محمد کی ابرو پہ ہم سب ہی

اور آپ ﷺ کی نصرت وحمایت کی عظیم مثال خادم الحرمین الشریفین -اللہ ان کی تائید فرمائے- کے وہ اقدامات بھی ہیں جو انہوں نے سنت کی نشر واشاعت اور اس کی خاطر بہترین اہتمام کے پیش نظر خادم الحرمین شریفین کمپلیکس برائے حدیث نبوی شریف کے قیام کی صورت میں ان کی حکومت انجام دے رہی ہے، جس کا مقصد رسول ﷺ کی طرف منسوب جھوٹے مفاہیم کی وضاحت اور ہمارے دین حنیف کی تعلیمات سے ٹکرانے والی جھوٹی اور بے بنیاد نصوص کو الگ کرنا ہے، کیونکہ مسلمانوں کے نزدیک سنت نبوی ﷺ کا بہت بڑا مقام ہے۔

مملکت سعودی عرب کے بانی قابل قدر شاہ عبدالعزیز-اللہ ان کی قبر کو منور کرے- کے زمانہ سے جاری اسلامی شریعت اور اس کے مصادر کی خدمت کے منہج کو آگے بڑھاتے ہوئے، کیونکہ مملکت سعودی عرب کی بنیاد ہی کتاب وسنت پر رکھی گئی ہے اور اس ملک کا قیام اللہ کی کتاب اور نبی ﷺ کے سنت کی اتباع کی بنیاد ہی پر قائم ہے اور اسی منہج پر اسی ملک پر بادشاہت کرنے والے ان کے قابل قدر بیٹے بھی چلے یہاں تک کہ مملکت سعودی عرب پوری دنیا کے لئے شریعت کو نافذ کرنے کے سلسلے میں مثال بن گئی، ان کی کچھ بابرکت کاوشیں حسب ذیل ہیں:

✓ لوگوں کے درمیان فیصلوں میں شریعت کو حکم ماننا اور ایسی شرعی عدالتیں قائم کرنا جو کتاب وسنت کے مطابق فیصلہ کرتی ہیں۔

✓ دعوتی مراکز کا قیام اور دعاۃ کے ذریعے صحیح اسلامی عقیدہ کی نشر واشاعت اور دنیا کے

✓ مدارس اور جامعات میں کتاب وسنت سے ماخوذ ثابت شدہ اصولوں کے مطابق تعلیم دینا اور سنت نبویہ کے حفظ سے متعلق عالمی مسابقات اور اور محفلوں کا انعقاد۔

اور جب ہم اللہ کے رسول ﷺ کا دفاع کرتے ہیں تو اس سے اپنے دین اور اپنے عقیدے کی حفاظت کرتے ہیں اور ہم آپ سے محبت کی تاکید کرتے ہیں، اور یہ ہمارے اوپر ہمارے نبی ﷺ کے حق کے سلسلے میں واجب کا سب سے کم رتبہ ہے، اللہ نے نبی ﷺ کی محبت کو اپنی جان، اولاد، مال اور اہل عیال پر مقدم رکھا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿قل إن كان آباؤكم وأبناؤكم وإخوانكم وأزواجكم وعشيرتكم وأموال اقترفتموها وتجرة تخشون كسادها ومساكن ترضونها أحب إليكم من الله ورسوله وجهاد في سبيله فتربصوا حتى يأتي الله بأمره والله لا يهدي القوم الفاسقين﴾ ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ کے جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا [التوبة: ٢٤]۔

اور فرمان نبوی ﷺ ہے: ((تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی اولاد، والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں)) [بخاری شریف]۔

کبار علماء کی جنرل کمیٹی نے بہت سخت موقف اختیار کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ انبیاء کرام اور رسول عظام علیہم الصلاۃ والسلام کی شان میں گستاخی سے انبیائے کرام اور اور رسول عظام کا کوئی نقصان نہیں ہوتا، بلکہ اس سے انسانی معاشرے کے اندر نفرت کی فضا پیدا کرنے کی خواہش رکھنے والی فسادی تنظیم کے نمائندوں کی خدمت ہوتی ہے۔

کبار علماء کے جنرل کمیٹی نے اپنے ایک بیان میں یہ بھی کہا ہے کہ: پوری دنیا میں موجود افراد اور جماعتوں میں موجود اہل دانش پر اپنی سطح پر رہ کر ان گستاخیوں کے مقابلے کی ضرورت ہے

کیونکہ یہ آزادیٔ رائے اور فکر کے باب سے نہیں بلکہ کہ یہ صرف اور صرف تعصب کی بناپر کیا جاتا ہے جو دراصل فسادی سوچ رکھنے والے لوگوں کی مفت خدمت ہے۔

اور ایک بیان میں اس بات کی بھی وضاحت ہے کہ محمد ﷺ جس دین کو لے کر آئے ہیں وہ دین کسی بھی نبی کی تنقیص اور اس کے سلسلے میں جھوٹ کو حرام قرار دیتا ہے، اسی طرح فرمان باری تعالی: ﴿ولا تسبوا الذین یدعون من دون الله فیسبوا الله عدوا بغیر علم﴾ ترجمہ: اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ جاہلانہ ضد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے ہم نے اسی طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا ہے سو وہ ان کو بتلا دے گا جو کچھ بھی کیا کرتے تھے۔ [الأنعام: ۱۰۸] میں دینی رموز سے چھیڑ چھاڑ کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

اور کبار علماء کی جنرل کمیٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ اسلام نے جاہلوں سے اعراض کرنے کا حکم فرمایا ہے، اور نبی ﷺ کی سیرت اس بارے میں بہترین دلیل ہے، اور ان سے آپ ﷺ اور دیگر انبیاء و مرسلین کے مقامات محفوظ اور اور بلند پایہ ہیں، فرمانِ باری تعالی ہے: ﴿إنا کفیناك المستهزئین﴾ ترجمہ: آپ سے جو لوگ مسخرا پن کرتے ہیں ان کی سزا کے لئے ہم کافی ہیں۔ [الحجر: ۹۵]، اور ﴿إن شانئك هو الابتر﴾ ترجمہ: یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام و نشان ہے [الکوثر: ۳]۔

اور مسلمانوں اور سبھی حقیقت اور عفو در گزر کے جاننے والوں پر واجب ہے کہ وہ نبی

کوشش پر مشتمل ہے اسے لوگوں میں عام کریں۔

سب سے اہم اور مشہور ذرائع جن کے ذریعے سے نبی ﷺ کی نصرت و مدد ممکن ہے انہیں میں سے کچھ حسب ذیل ہیں[1]:

پہلا ذریعہ: نبی ﷺ کی دی گئی ہر خبر کی تصدیق جس میں سب سے پہلا یہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اس نے آپ کو تمام جن وانس کی جانب مبعوث فرمایا ہے، تاکہ قرآن وسنت کی شکل میں اللہ کی وحی کو لوگوں تک پہنچائیں، جس کے علاوہ اللہ رب العالمین کوئی بھی دین قبول نہیں فرمائیں گے۔

دوسرا ذریعہ: آپ ﷺ کی فرمانبرداری اور آپ کے حکم پر رضا مندی اور آپ ﷺ کے حکم کے سامنے سر تسلیم مکمل طور پر ختم کرنا، آپ ﷺ کی سنتوں پر عمل اور آپ کی اقتداء اور اس کے علاوہ تمام راستوں سے بیزاری۔

تیسرا ذریعہ: آپ ﷺ سے والد، اولاد اور نفس سبھی سے زیادہ محبت کرنا، جن سے کہ آپ کی تعظیم، اجلال، توقیر، نصرت، دفاع اور آپ کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرنا لازم آتا ہے۔

لہذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس معنی کو ثابت کرنے کے لئے کوشش کرے تاکہ اس کا ایمان صحیح ہو اور وہ کلمہ توحید کے دوسرے حصے کو مکمل کر سکے تاکہ اس سے محمد ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی قبول کی جائے، کیونکہ منافقوں نے بھی کہا تھا: ﴿إذا جاءك المنافقون قالوا نشهد أنك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد إن المنافقين لكاذبون﴾ ترجمہ: تیرے پاس جب منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق قطعًا جھوٹے ہیں [المنافقون: ١]۔ لیکن پھر بھی ان کی یہ گواہی ان کے لئے نفع بخش نہ ہوئی کیونکہ انہوں نے اس کے معنی کو ثابت نہیں کیا تھا۔

---

(1) مائة وسيلة لنصرة المصطفى صلى الله عليه وسلم۔

اب آیئے میں ان بعض امور کو آپ کے سامنے رکھ دوں جن کے مطابق ہم اس محبت کے تقاضے پر عمل کر سکیں اور اس طرح کے گستاخانہ اور ظالمانہ پروپیگنڈوں کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کی خاطر اپنے اولاد، والدین اور اپنے جان و مال کی قربانی دے کر اپنے واجب کو ادا کر سکیں، یاد رہے کہ ہر کوئی اپنی امکانیات کے بقدر کوشش کرے، لہذا ہر کوئی اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور اپنے اعتبار سے اپنی سطح پر کوشش کرے:

□ انفرادی سطح پر:

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے مضبوط دلائل میں غور و فکر کرنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رب دو جہاں کے رسول ہیں، اور ان دلائل کی اصل قرآن کریم ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت کے سچائی پر دلالت کرنے والے کتاب و سنت اور اجماع کے اندر موجود دلیلوں میں بھی غور و فکر کرنا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کے وجوب اور آپ کی اتباع اور اقتداء پر دلالت کرتے ہیں۔

✓ اس بارے میں جاننا کہ اللہ تعالی نے مختلف مراحل زمانہ میں اہل علم کے عظیم خدمات کے ذریعے اپنے نبی کی سنت کی حفاظت فرمائی ہے، مختلف ادوار میں علماء نے صحیح اور ضعیف حدیث کی تمیز کی اور اسے ایسے دقیق اور باریک اصول پر جمع کیا جو اس امت کی امتیازی خصوصیت ہے جو کہ پہلے زمانوں میں نہیں پائی جاتی تھی۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو دلوں میں بیدار رکھنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدائشی اور اخلاقی

اور اخلاقی اعتبار سے تمام بشری صفات کی کمال کو پہنچے ہوئے تھے۔

✓ ہم سب پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم فضل و احسان کو یاد کرنا، کہ آپ ہی کے ذریعہ ہم تک اللہ رب العالمین کا دین اچھے انداز میں اور مکمل طور پر پہنچا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالت کو پہنچایا، امانت کی ادائیگی کی اور امت کے لئے خیر خواہی فرمائی۔

✓ ہر دنیاوی اور اخروی خیر و بھلائی جس کی بھی ہمیں توفیق ہو، یا جو بھی نعمت ہمیں حاصل ہو ہم اللہ کے فضل و کرم اور احسان کے اعتراف کے بعد اس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کریں، کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے ہمیں وہ راستہ دکھایا ہے اور آپ نے ہی ہماری رہنمائی کی ہے، اللہ رب العالمین ہماری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام امتوں کی طرف سے تمام نبیوں کو دیئے جانے والے بدلے سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

✓ اپنے دل میں یہ بات بیدار رکھنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت پر سب سے زیادہ نرم سب سے زیادہ حریص اور سب سے زیادہ رحم کرنے والے تھے، فرمان باری تعالی ہے: ﴿النبی أولی بالمؤمنین من أنفسهم﴾ ترجمہ: پیغمبر مومنوں پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھنے والے ہیں [الاحزاب: ٦]۔

✓ ان آیات اور احادیث کو جاننا جو اللہ کے یہاں آپ کے عظیم المنزلت ہونے اور آپ کے خالق کے نزدیک آپ کے مقام کے بلند ہونے، اور اللہ کے آپ سے محبت کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کی طرف سے ملی عزت اور تکریم پر دلالت کرتے ہیں۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے متعلق ہمارے لئے اللہ کے حکم کو لازم پکڑنا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو اپنی جان پر بھی مقدم رکھنا، جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: ((تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان اس کے بیٹے اس کے والد اور تمام لوگوں کی بہ نسبت زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں))۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی سنتوں کے ساتھ ادب اختیار کرنے سے متعلق ہمارے لئے اللہ رب العالمین کے حکم کو لازم پکڑنا، جیسا کہ فرمانِ باری تعالی ہے: ﴿یا أیها الذین امنوا لا

ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون-ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول الله اولئك الذین امتحن الله قلوبھم للتقوی لھم مغفرہ وأجر عظیم﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر نہ کرو اور نہ ان سے اونچی آواز سے بات کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال اکارت جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ بیشک جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حضور میں اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیزگاری کے لئے جانچ لیا ہے۔ان کے لئے مغفرت اور بڑا ثواب ہے [الحجرات: ۲-۳]،اور دوسری جگہ فرمان باری تعالی ہے: ﴿لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا﴾ ترجمہ: تم اللہ تعالیٰ کے نبی کے بلانے کو ایسا بلاوا نہ کرلو جیسا کہ آپس میں ایک دوسرے سے ہوتا ہے [النور: ٦٣]۔

✓ نبی ﷺ کا دفاع آپ کی مدد اور ہر اذیت اور آپ کی طرف منسوب نقص سے آپ کی حمایت کے سلسلے میں اللہ کے حکم کو لازم پکڑنا، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه﴾ ترجمہ: تاکہ (اے مسلمانو)، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح وشام۔[الفتح: ۹]۔

✓ آپ ﷺ کی مدد اور آپ کے دفاع کے سلسلے میں سچی نیت کو حاضر رکھنا اور اس پر مداومت برتنا۔

✓ صحیح طور پر نبی ﷺ سے محبت کو ثابت کرنے والے کے لئے آخرت میں تیار شدہ اجر کو یاد کرنا بایں طور کہ ایسا شخص جنت میں نبی ﷺ کا رفیق ہوگا، جیسا کہ نبی پاک ﷺ نے اس شخص کو فرمایا جس نے کہا تھا میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر ذکر کے وقت، اذان کے بعد اور جمعہ کے دن اور ہر وقت آپ پر درود پڑھنے کا اہتمام کرنا کیونکہ اس کا اجر بہت بڑا ہے اور اور ہم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق بہت عظیم ہے۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح سیرت کو پڑھنا اور اس کے واقعات میں موجود حکمت اور عبرت والے پہلو پر غور کرنا اور ہر واقعے کے فوائد سے استفادہ کرتے ہوئے اسے اپنے واقعی زندگی سے جوڑنا۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی وہ احادیث جن کو اہل علم نے صحیح قرار دیا ہے ان کو سیکھنا، ان کو سمجھنے کی کوشش کرنا، اور ان تعلیمات نبویہ میں موجود عظیم حکمتوں اور بلند اخلاق اور اللہ کی مکمل بندگی اور اکیلے اللہ کے لئے مکمل خضوع میں غور کرنا۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری سنتوں کی پیروی کرنا، اور آپ کی سنتوں میں سے جس پر عمل [illegible]

✓ [illegible] میں صرف ایک بار ہی کیوں نہ انجام دیں تا کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر سنت میں آپ کی اقتداء کا اہتمام کر سکیں۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں سے کسی بھی چیز کا مذاق اڑانے سے احتیاط کرنا اور دور رہنا۔

✓ لوگوں کو آپ کی سنت کو عمل کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہونا۔

✓ آپ کی بعض سنتوں کا بعض لوگوں میں پوشیدہ ہونے سے غمگیں ہونا۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا آپ کی سنت پر تنقید کرنے والے ہر شخص سے نفرت کرنا۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج آپ کی ذریت اور آپ کے گھر والوں سے محبت کرنا اور ان سے اسلام اور نبی سے قربت کے سبب محبت کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنا اور جو ان میں سے گناہگار ہوں ان کی ہدایت اور رہنمائی کا اہتمام کرنا، کیوں کہ اس کی ہدایت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوسرے لوگوں کی ہدایت سے زیادہ محبوب ہو گی، جیسا کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ

ﷺ کے چچا عباس سے کہا تھا: ((اے عباس ذرا اس دن کو یاد کرو جس دن تم اسلام لائے اس دن تمہارا اسلام لانا میرے نزدیک خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ محبوب تھا اور یہ بات اس لئے ہے کیونکہ میں جانتا تھا کہ آپ کا اسلام لانا اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ محبوب تھا))۔

✓ نبی ﷺ کے اہل بیت سے متعلق آپ ﷺ کی وصیت پر عمل کرنا جب آپ ﷺ نے کہا تھا کہ: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اپنے گھر والوں کے سلسلے میں تین بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا۔

✓ نبی ﷺ کے صحابہ سے محبت کرنا ان کی عزت کرنا اور بعد والوں کے مقابلے میں علم و عمل میں ان کی افضیلت اور اللہ کے یہاں ان کے بلند مقام ہونے کا عقیدہ رکھنا۔

✓ میراث نبوت سے تعلق کے سبب علماء سے محبت کرنا اور ان کا احترام کرنا کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، لہذا ان کے لیے محبت اور اجلال کا حق ہے اور یہ بھی امت پر نبی ﷺ کے حقوق میں سے ایک حق ہے۔

□ خاندان اور معاشرے کی سطح پر:

1- بچوں کی تربیت نبی ﷺ کی محبت پر کرنا۔

2- تمام احوال میں نبی ﷺ کی اقتداء پر بچوں کی تربیت کرنا۔

3- آپ ﷺ کی سیرت سے متعلق کتابیں رکھنا۔

4- ہفتے میں ایک یا زیادہ درس سیرت کا اس طرح سے خاص کرنا کہ اس میں خاندان کے لوگ جمع ہوں۔

5- شوہر کا اپنے گھر والوں سے معاملے میں رسول ﷺ کی اقتداء کرنا۔

6- نبی ﷺ سے وارد پیاری دعاؤں کے حفظ اور اہتمام پر بچوں کی ہمت افزائی کرنا۔

7- آپ ﷺ کی سیرت سے متعلق خاندانی مسابقہ کا اہتمام کرنا۔

8-بیت نبوی ﷺ میں ایک دن نامی پروجیکٹ سے متعلق ایپ کے ذریعے مسلمان خاندان کو رسول ﷺ کی زندگی سے متعارف کرانا۔

□ **دانشوران و مفکرین صحافیوں اور میڈیا والوں کے سطح پر:**

1-اعلامی اور ثقافتی مناسبات میں اللہ کے رسول ﷺ کی شخصیت اور آپ کی امت کے خصائص کو نشر کر کے اور ان سے متعلق گفتگو کر کے ظاہر کرنا۔

2-کسی بھی ایسے موضوع کو نشر نہ کرنا جس میں نبی کریم ﷺ کی سنت کے رتبے کو کم کیا جارہاہو۔

3-اسلام مخالف مغربی اور یہودی میڈیا کا سامنا کرنااور ہمارے دین اور ہمارے نبی سے متعلق ان کے ذریعہ پھیلائے جارہے شبہات کارد کرنا۔

4-غیر مسلم منصفیں کے ساتھ اعلامی اور صحافی اور ثقافتی ملاقاتوں کااہتمام کرنااور اوران میں نبی ﷺ اور آپ کی رسالت سے متعلق گفتگو کرنا۔

5-آپ ﷺ سے متعلق غیر مسلم منصفیں کے ذکر کردہ باتوں کو نشر کرنا۔

6-آپ ﷺ کی سیرت اور منہج اوراس کے تمام زمان و مکان کے لئے مناسب ہونے کو ظاہر کرنے کے لیے کانفرنس اور اور ثقافتی اجتماعات کاانعقاد کرنا۔

7-سیرت رسول ﷺ سے متعلق اعلامی مسابقے تیار کرنااوراس کے لئے قیمتی انعامات خاص کرنا۔

□ **رفاہی اور دعوتی اداروں کی سطح پر:**

1-ایسے لجان اور اقسام بنانا جو نبی ﷺ کی مدد کا علم بلند کریں۔

2-مقامی اور بین نمائشوں اور کانفرنسوں میں ایسے اداروں کے لئے جگہ خاص کرنا جو رسالت محمدی ﷺ کے خصائص کو ظاہر کرنے والی کتابوں، آڈیو اور ویڈیو کیسٹس کو پیش کر سکیں۔

3-کچھ ایسے اماکن خاص کرنا جو ہمیشہ ایسی کتابوں اور سیڈیوں اور پمپلیٹ کو تقسیم کریں جن میں رسول ﷺ سے متعلق گفتگو ہو۔

4-پہلے سے طے شدہ معیار کے مطابق سب سے افضل سنت اور سیرت نبوی کی خدمت کرنے والے کے لئے قیمتی انعام خاص کرنا اور اس کے لئے سالانہ تکریمی ایسی محفل قائم کرنا جس میں بڑے بڑے لوگوں کو دعوت دی جائے۔

5-سیرت نبوی ﷺ سے متعلقہ کتابیں دنیا کی مختلف زبانوں میں چھاپنا اور انہیں استشراق کے مراکز اور جنرل اور جامعی لائبریریوں میں پوری دنیا کے اندر تقسیم کرنا۔

□ سوشل میڈیا یا اور ویب سائٹ کی سطح پر:

1-ایسے گروپ بنانا جن کے ذریعے سے دین کے محاسن کو ظاہر کیا جائے اور یہ بتایا جائے

دیگر موضوعات کو بیان کیا جائے۔

2-ایسے ویب سائٹ اور سوشل اکاؤنٹ بنائے جائیں یا پہلے سے موجود ویب سائٹ میں ایسی کھڑکیاں قائم کی جائیں جو نبی ﷺ کی سیرت کو بیان کرنے کا اہتمام کرتی ہوں اور آپ کے پیغام کے عالمی ہونے کو ظاہر کیا جائے۔

3-غیر مسلموں کے ساتھ پر سکون گفتگو میں شرکت کی جائے اور انہیں اللہ کے رسول ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے بارے میں پڑھنے کی دعوت دی جائے۔

❑❑❑

آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل اور علامات

ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کے دلائل بہت زیادہ ہیں اور آپ ﷺ کے معجزات کے ظہور سے متعلق خبریں بہت مشہور ہیں، آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل میں سے کچھ دلائل درج ذیل ہیں:

تورات وانجیل اور اللہ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ دیگر کتابوں میں آپ کی صفت اور آپ کا تذکرہ موجود تھا ان میں یہ بھی موجود تھا کہ آپ ﷺ سرزمین عرب سے مبعوث کیے جائیں گے، اسی طرح سے آپ کی ولادت کے ایام سے پہلے اور آپ کے مبعوث ہونے سے پہلے کفر کی سلطنت میں کمزوری پیدا کرنے والے ان کی شوکت کو کمزور کرنے اور عرب کے شان کی تائید کرنے سے متعلق ان کے تذکرہ پر مشتمل عجیب وغریب امور کار ونماہونا، جیسے ہاتھی کا قصہ اور کس طرح سے اللہ رب العالمین نے ہاتھی والوں کو سزا اور عذاب سے دوچار کیا اور فارس کی آگ کا بجھ جانا اور کسری کے ایوان کے کھڑکیوں کا گرنا اور ساوہ نامی دریا کے پانی کا سوکھنا اور موبذان کا خواب اور آپ کی صفات کو چیخ چیخ کر بتانے والی جو صدائیں سنی گئیں اور اس وقت پوجا کئے جانے والے بتوں کا اپنی جگہ سے بلا کسی کے ڈھکیلے اوندھے منہ گرنا، اور بھی بیان کئے ہوئے اور بہت سے مشہور اخبار جن میں آپ کی ولادت اور بچپن اور ان کے بعد آپ کے نبی بنا کر مبعوث کئے جانے تک کے دنوں میں عجائب کے ظہور کی باتیں موجود ہیں[1]۔

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد ﷺ کی سیرت میں جو بھی غور کرتا ہے وہ پاتا ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت پڑھنے کے بعد آپ کی تصدیق کرنا ضروری ہو جاتا ہے، اور اس کے لئے آپ کی سیرت گواہی دیتی ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے حقیقی رسول ہیں، چنانچہ اگر آپ ﷺ کی سیرت

---

(1) المواهب اللدنية بالمنح المحمدية أحمد بن محمد بن أبي بكر القسطلاني القتيبي شهاب الدين (متوفی: 923ھ)، المكتبة التوفيقية، القاهرة-مصر، ص(239/2)۔

کے علاوہ کوئی اور معجزہ آپ کے لئے نہ ہوتا تو صرف آپ کی سیرت ہی کافی ہوتی وہ اس لئے کہ آپ ﷺ کی پرورش اور جہالت والے شہر میں ہوئی - جیسے کہ ہم نے کہا - نہ پڑھتے تھے نہ لکھتے تھے اور نہ ہی آپ ﷺ اس شہر سے باہر کبھی نکلے تھے، سوائے دو مرتبہ کے؛ ایک مرتبہ شام کی جانب جب آپ بچے تھے اپنے چچا کے ساتھ نکلے تھے اور دوسری مرتبہ بھی آپ وہیں گئے تھے پھر آپ ﷺ وہاں زیادہ دنوں تک رکے بغیر واپس آگئے تھے اور نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی اپنے قوم کے لوگوں سے دوری اختیار کی تھی پھر اللہ رب العالمین نے تمام عرب کی گردنوں کو آپ کے تابع کر دیا، پھر بھی آپ ﷺ کے نفس اور سیرت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی وفات ہوئی اور اس وقت آپ کی زرہ اپنے گھر والوں کے لئے لئے گئے کھانے کی معمولی مقدار میں جو کے بدلے رہن رکھی گئی تھی اور آپ ﷺ کی ملکیت میں کبھی کوئی درہم اور دینار ایک رات تک نہ رہے اور آپ جو بھی میسر ہوتا زمین پر بیٹھ کر کھالیتے تھے، آپ اپنے جوتے کو خود اپنے ہاتھوں سے ٹھیک کرتے، اپنے کپڑوں پر پیوند لگاتے اور آپ ﷺ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے [1]۔

□ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کچھ دلائل:

✓ سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم:

یہ سب سے بڑا اور حیران کن معجزہ، اور سب سے واضح دلیل ہے کیونکہ اس میں انسان و جنات کو چیلنج کرنے والی ایسی ترکیب ہے جس کے ذریعے سے انہیں اس کے مثل لانے پر چیلنج کی گئی اور وہ ایسا کرنے سے عاجز رہ گئے، حالانکہ آپ ﷺ کے دشمن آپ کی دشمنی میں ہر کچھ کر جانے کی خواہش رکھتے تھے، اس کے ساتھ ساتھ وہ فصاحت اور بلاغت والے تھے پھر اللہ رب العالمین نے اس کے مثل دس سورتوں کے لانے کا چیلنج کیا مگر پھر بھی وہ عاجز رہ گئے پھر اللہ رب العالمین نے مزید تنازل کر کے اس کے مثل ایک سورت لانے کا چیلنج کیا پھر بھی عاجز رہے اور انہیں اپنی

---

(1) الفصل في الملل والأهواء والنحل، ابن حزم (2/73-74)۔

عاجزی اور اس کے نہ کر پانے کا اعتراف بھی تھا کہ ایسا کرنے کی استطاعت کسی اور کے اندر نہیں ہے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل هذا القران لا یاتون بمثله ولو کان بعضهم لبعض ظهیرا﴾، ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں [الاسراء: 88]، اور سورہ طور میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں: ﴿أم یقولون تقوله بل لا یؤمنون-فلیاتوا بحدیث مثله ان کانوا صادقین﴾، ترجمہ: کیا یہ کہتے ہیں اس نبی نے (قرآن) خود گھڑ لیا ہے، واقع یہ ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے۔ اچھا اگر یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لے آئیں [الطور: 33-34] یعنی اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی جانب سے کہا ہے تو چونکہ تم بھی بھی انہی کے مثل انسان ہو تو تم بھی اسی طرح لے آؤ جیسا کہ وہ لے کر آئے ہوئے ہیں کیونکہ تم بھی تو انہیں کی طرح ہی ہو[1]۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت نور کا خروج جس سے شام کے محل روشن ہو گئے تھے:

حضرت عرباض بن ساریہ الفزاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: مجھے اللہ رب العالمین نے اپنے پاس نبیوں کا مہر لکھا تھا جبکہ ابھی آدم علیہ السلام کی تخلیق نہیں ہوئی تھی اور میں تمہیں ان میں سب سے پہلے امر کے بارے میں بتاؤں گا: میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا دیکھا ہوا خواب، انہوں

---

[1] معجزات النبی ﷺ (از کتاب: البدایة والنهایة لابن کثیر) تحقیق و تعلیق: السید ابراهیم أمین محمد، المکتبة التوفیقیة (ص 7)۔

نے دیکھا تھا کہ جب انہوں نے مجھے جنا تو ان سے ایک نور کا خروج ہوا جس سے شام کے محل روشن ہو گئے تھے[1]۔

✓ آپ کو دودھ پلانے والی دایہ کے گھر اور مال میں ظاہر ہونے والی برکتیں:

حلیمہ سعدیہ کہتی ہیں: جب میں نے انہیں لیا اور اپنی سواری کے پاس آئی تو میں نے انہیں اپنی گود میں رکھا اسی وقت میری دونوں چھاتیاں دودھ سے بھر کر باہر آگئیں، آپ نے اس وقت تک پیا کہ آپ سیر اب ہو گئے اور پھر آپ کے ساتھ آپ کے بھائی ضمرۃ نے بھی پیا اور وہ بھی سیر اب ہو کر سو گئے، اس سے پہلے ہم اس کے ساتھ سوتے نہیں تھے، پھر میرے شوہر میری اونٹنی کے پاس گئے اور دیکھا کہ اس کے تھن میں خوب دودھ پیدا ہو گیا ہے چنانچہ انہوں نے اسے دوہا اور اس کا دودھ پیا، اور میں نے بھی پیا، یہاں تک کہ ہم دونوں سیر اب اور آسودہ ہو گئے پھر ہم نے وہ رات بہت ہی بہترین انداز میں گزاری، وہ کہتی ہیں کہ: میرے شوہر نے صبح کے وقت مجھ سے کہا: اے حلیمہ! جان لو اللہ کی قسم میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم نے بہت ہی بابرکت بچے کو لیا ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ ہم کس طرح خیر و برکت میں رات گزار رہے ہیں؟ پھر اسی طرح سے اللہ رب العالمین ہمیں خیر اور برکت دکھاتے رہے، آپ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ: پھر ہم نکلے اور ہم نے اپنی اسی اونٹنی پر سواری کی اور اس پر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اپنی گود میں رکھ کر سوار کیا، اللہ کی قسم میں پوری جماعت سے آگے نکل گئی، ان کی کوئی سواری میری برابری نہیں کر سکتی تھی، یہاں تک کہ میری سہیلیاں مجھ سے کہنے لگیں: اے ابوذویب کی بیٹی، کیا ہوا تمہیں! ذرا ہم پر رحم کرو! کیا یہ وہی اونٹنی نہیں ہے جس پر تم بیٹھ کر ہمارے ساتھ نکلی تھیں؟ میں ان سے کہتی کہ: ہاں، اللہ کی قسم یہ وہی ہے!! تو پھر وہ کہتیں کہ: اللہ کی قسم اس کو ضرور کچھ ہوا ہے، آپ رضی اللہ تعالی

---

[1] صحیح ابن حبان، ذکر کتبة الله جل وعلا عنده محمدا ﷺ خاتم النبيين، باب من صفته ﷺ و أخباره(313/14)۔

عنہ کہتی ہیں کہ: پھر ہم اپنے شہر بنو سعد میں آگئے، اب میری بکریاں باہر چرنے جاتیں تو پیٹ بھر کر چرنے کے بعد خوب دودھ کے ساتھ واپس آتیں، ہم دودھ دوہتے تھے اور پیتے تھے مگر ہمارے علاوہ بنو سعد کا کوئی بھی ایک قطرہ دودھ بھی نہیں پاتا اور نہ ہی کسی کے جانور کے تھن میں کوئی دودھ ہوتا تھا، اسے دیکھ کر ہماری قوم کے لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے: تمہاری بربادی ہو!! تم بھی وہیں پر اپنی بکریاں چراؤ جہاں پر ابو ذویب کی بیٹی کا چرواہا چراتا ہے، پس وہ اسی جانب اپنی بکریاں چراتے تھے مگر ان کی بکریاں بھوکی کمزور واپس آتیں، کوئی دودھ نہیں ہوتا تھا اور میری بکریاں پیٹ بھر کر دودھ کے ساتھ واپس آتی تھیں پھر برابر ہمیں اللہ رب العالمین کی طرف سے زیادتی اور برکت نظر آئی یہاں تک کہ دو سال گزر گئے اور آپ ﷺ کے رضاعت کی مدت ختم ہو گئی[1]۔

✓ سینہ چاک کیے جانے کا واقعہ:

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے جب کہ آپ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے آپ ﷺ کو پکڑا اور آپ کو سلا کر اور آپ کے دل کو چیر کر باہر نکالا اور اس سے ایک خون کا لوتھڑا نکالا اور عرض کیا یہ آپ میں شیطان کا حصہ ہے پھر آپ ﷺ کے دل کو حضرت جبریل علیہ السلام نے سونے کے پلیٹ میں زمزم کے پانی سے دھویا، پھر اسے سلائی کر دی اور اپنی جگہ اسے واپس کر دیا اس صورتحال کو دیکھ کر سارے بچے آپ ﷺ کی رضاعی ماں - دودھ پلانے والی دائی - کے پاس آئے اور کہا کہ: محمد کو قتل کر دیا گیا ہے پھر آپ ﷺ کو انہوں نے واپس آتے ہوئے پایا جبکہ آپ کا رنگ فق پڑا تھا، انس کہتے ہیں: میں آپ کے سینے میں اس سلائی کے اثر کو دیکھتا تھا[2]۔

([1]) سیرۃ ابن ھشام 164/1 اور دیکھئے: حدائق الأنوار و مطالع الأسرار فی سیرۃ النبی المختار۔

([2]) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ إلی السماوات وفرض الصلوات (1/147) ح (162)۔

✓ **چاند کا دو ٹکڑے ہونا:**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے مطالبہ کیا کہ وہ کوئی نشانی دکھائیں، آپ ﷺ نے انہیں چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا یہاں تک کہ ان لوگوں نے دیکھا کہ حرا پہاڑی ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان تھی[1]۔

✓ **آپ ﷺ کے کھانا تناول کرتے وقت کھانے کا تسبیح پڑھنا اور آپ کے ہاتھ کے درمیان سے پانی کا چشمہ بہنا:**

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: تم اللہ کی نشانیوں کو عذاب تصور کرتے ہو اور ہم اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں انہیں برکت تصور کرتے تھے ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اس وقت ہم کھانے سے تسبیح کی آواز کو بھی سن رہے تھے، آپ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک برتن لایا گیا آپ نے اس میں اپنے ہاتھ کو رکھا کہ درمیان سے پانی کا چشمہ بہنے لگا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت والا پانی حاضر ہے آسمان سے برکت کا نزول ہو رہا ہے یہاں تک کہ ہم سبھی نے وضو کیا[2]۔

✓ **پتھر کا آپ کو سلام کہنا:**

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مکہ میں ایک پتھر تھا جو بعثت کی راتوں میں مجھے سلام کیا کرتا تھا میں اسے آج بھی جانتا ہوں[3]۔

✓ **کھجور کے تنے کا آپ سے شفقت ظاہر کرنا اور آپ سے جدائی کی وجہ سے اس کا رونا:**

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مسجد کا چھت کھجور کے تنوں سے بنایا گیا تھا، نبی ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو ان میں سے ایک کے پاس کھڑے ہوتے تھے پھر جب آپ

---

(1) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب انشقاق القمر (49/5) ح (3868)۔

(2) سنن الترمذي، أبواب المناقب (597/5) ح (3633) اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(3) سنن الترمذي، أبواب المناقب (592/5) ح (3624) اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

کے لئے ممبر بنادیا گیا تو آپ ﷺ اس پر خطبہ دیا کرتے تھے پھر ہم نے اس تنے کی آواز سنی جیسے وہ ہو تکلیف والی اونٹنی کی طرح رو رہا ہو یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور پھر وہ پر سکون ہو گیا[1]۔

✓ نبی ﷺ کے حکم سے کھجور کے کچھ گچھوں کا پیڑ سے گرنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں آپ کو کیسے مانوں کہ آپ نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر میں اس پیڑ سے کھجور کے گچھے کو بلاؤں تو کیا تم مجھے اللہ کا رسول مانو گے؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے اسے بلایا اور وہ کھجور کے پیڑ سے اترنے لگا یہاں تک کہ نبی ﷺ کے پاس آ گرا پھر آپ ﷺ نے فرمایا لوٹ جاؤ پھر وہ لوٹ گیا وہ دیہاتی شخص مسلمان ہو گیا[2]۔

✓ بارش میں تاخیر کے وقت جب آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے بارش طلب کی تو اللہ رب العالمین نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ چوپائے ہلاک ہو گئے، راستے کٹ گئے، آپ اللہ رب العالمین سے دعا کر دیجیے چنانچہ آپ ﷺ نے دعا کی تو پورے ایک ہفتے تک بارش ہوئی وہ شخص آپ ﷺ کے پاس دوبارہ آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ گھر گرنے لگے اور راستے سیلابی صورتحال کے سبب کٹنے لگے اور چوپائے ہلاک ہو رہے ہیں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا اللہ پہاڑوں پر ٹیلوں پر اور وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہ میں بارش برسا

---

(1) صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام (195/4) ح (3585)۔

(2) سنن ترمذی، أبواب المناقب (597/5) ح (3628) اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

جس سے مدینہ سے بارش کا سلسلہ ختم ہوگیا اسی طرح جس طرح سے کوئی شخص کپڑا نکال کر رکھتا ہو[1]۔

✔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کھانے میں اضافہ ہونا:

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ان کی والدہ ام سلیم نے ایک مدجو کی بنی چیز اور تھوڑی سی سالن دے کر مجھے نبی ﷺ کے پاس بھیجا تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ ﷺ ساتھیوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے آپ ﷺ کو بلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور جو میرے ساتھ ہے ان کا کیا؟، میں واپس آیا اور میں نے کہا کہ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں، چنانچہ ابو طلحہ آپ ﷺ السلام کے پاس گئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ تھوڑی سی چیز ہے اسے ام سلیم نے آپ کے لئے تیار کیا ہے، لہذا آپ ﷺ داخل ہوئے آپ کے پاس اس کھانے کو پیش کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس دس آدمیوں کو بھیجو چنانچہ آپ ﷺ کے پاس لوگ گئے اور انھوں نے پیٹ بھر کے کھانا کھایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اور دس لوگوں کو بھیجو چنانچہ وہ بھی آپ ﷺ کے پاس گئے اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا، پھر آپ ﷺ نے دس لوگوں کو بلایا یہاں تک کہ چالیس لوگ شمار کئے گئے پھر نبی ﷺ نے بھی کھانا تناول کیا اور پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں اس وقت دیکھ رہا تھا کہ کیا اس میں سے کچھ کمی ہوئی ہے یعنی کھانے میں کوئی کمی اب تک نہ ہوئی تھی[2]۔

اور حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد کا انتقال ہوا، جب کہ ان پر دین تھا وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ میرے والد کے اوپر قرض ہے اور میرے پاس

---

(1) صحیح بخاری، أبواب الاستسقاء ، باب الدعاء إذا تقطعت السبل من كثرة المطر(2/ 29)ح (1017)۔

(2) صحیح بخاری، كتاب الأطعمة ،باب من أدخل الضيفان عشرة عشرة و الجلوس على الطعام عشرة عشرة(81/7)ح(5450)۔

سوائے ان کے کھجور کی پیداوار کے کچھ بھی نہیں اور اس کی سالوں کی پیداوار بھی اس قرض کے ادائیگی کے لئے کافی نہیں ہے، چنانچہ آپ میرے ساتھ چلئے تاکہ قرض خواہ لوگ مجھے برا بھلا نہ کہیں، چنانچہ آپ ﷺ کھجور کے ایک درخت کے پاس گئے اور آپ نے دعا کی اور دوسرے کے پاس گئے اور آپ نے وہاں بھی دعا کی پھر آپ ﷺ وہاں بیٹھ گئے اور فرمایا: اسے نکالو، چنانچہ آپ ﷺ نے ان سب لوگوں کو ان کے قرض واپس کر دیے آئے اور جتنا انہیں دیا تھا اتنا اور باقی بھی رہ گیا[1]۔

✓ بکری کا نبی ﷺ کو زہر آلود ہونے کی خبر دینا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ ہدیہ قبول کرتے تھے اور صدقہ نہیں کھاتے تھے، مجھ سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا ایک دوسری جگہ پر خالد کے حوالے سے ہے وہ محمد بن عمرو کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ ابو سلمہ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ایک یہودی عورت نے خیبر کے مقام پر زہر آلود بھنی ہوئی بکری کو تحفے کے طور پر پیش کیا آپ ﷺ نے اس سے کھایا اور آپ کے ساتھیوں نے بھی تناول کیا، اسی وقت آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم اپنے ہاتھ اٹھالو کیونکہ اس نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ اس میں زہر ملایا گیا تھا، چنانچہ بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ زہر کے سبب فوت ہو گئے ،تو آپ ﷺ نے اس یہودی عورت کے پاس قاصد بھیج کر اسے طلب کیا اور فرمایا کہ: تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟ تو اس نے کہا کہ اگر آپ نبی ہوتے تو میرا کیا کرایا آپ کو نقصان نہیں پہنچاتا اگر آپ بادشاہ ہوتے مجھے تو گویا میں نے اپنے اس عمل کو لوگوں کو راحت پہنچانے کی خاطر انجام دیا[2]۔

([1]) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، (194/4) ح (3580)۔

([2])سنن أبي داؤد ، كتاب الديات، باب فيمن سقى رجلا سما أو أطعمه فمات أيقاد منه (174/4) ح (4512)۔

✔ اونٹ کا اپنے ساتھی کے رویہ سے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کرنا:

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور مجھے چپکے سے کچھ بات بتائی اور کہا کہ میں اسے کسی کو نہ بتاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حاجت کے وقت کسی چیز کا آڑ لیا کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاجت کے وقت آڑ لینے کے لئے کسی بلند جگہ یا کھجوروں کے پتے کی بنی دیوار سب سے زیادہ پسند تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اونٹ کو دیکھا جب اس نے اللہ کے رسول ص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو وہ رونے لگ گیا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس گئے اور آپ نے اس کی کوہان پر ہاتھ پھیرا تو وہ اونٹ خاموش ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ تو انصار کا ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ میرا اونٹ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس چوپائے کے سلسلے میں جس کو اللہ نے تمہاری ملکیت میں دی ہے اللہ سے ڈرتے نہیں اس نے ابھی مجھ سے یہ شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو ہو اور اسے پریشان کرتے ہو[1]۔

✔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے اونٹ کا قصہ:

صحیحین میں زکریا بن ابی زائدہ کی حدیث ہے اور امام مسلم نے حضرت مغیرہ کو بھی اس حدیث کے راویوں میں شمار کیا ہے، دونوں شراحیل شعبی کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے تھکے ہوئے اونٹ پر چل رہے تھے تو انہوں نے یہ ارادہ کیا کہ اسے چھوڑ دیں وہ کہتے ہیں کہ پھر مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مارا اور میرے لئے دعا کی؛ پس وہ اس انداز میں چلا کہ پہلے کبھی اس طرح نہیں چلا تھا ایک اور روایت میں ہے کہ وہ تمام

---

(1) سنن أبي داود ، كتاب الجهاد ، باب مايؤمر به من القيام على الدواب والبهائم (3/23) ح (2549)۔

اونٹوں سے آگے نکل گیا یہاں تک کہ میں اس کے لگام کو کھینچتا تھا تو بھی نہیں رکتا تھا پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے آپ کی برکت حاصل ہوگئی ہے، پھر انہوں نے کہا کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ان سے خرید اگیا[1]۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غیبی امور کے بارے میں خبر دینا:

● آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں حکم لگایا جس کے اصحاب اس کے قتال اور شجاعت سے متاثر تھے کہ وہ جہنم والوں میں سے ہے، اور پھر صحابہ کرام کے لئے اس کے علامت بھی ظاہر ہوئی، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے دلائل میں سے ایک عظیم دلیل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کے خاتمہ کے بارے میں خبر دیں جس کے بارے میں لوگوں کو یہ گمان تھا کہ وہ جنت والوں میں سے ہے اس کے ظاہری نیک اعمال کو دیکھ کر،،، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خیبر کی جنگ میں شریک تھے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کا دعوی کرنے والے اپنے ساتھ موجود ایک شخص کے بارے میں کہا کہ وہ جہنمی ہے، پھر جب جنگ شروع ہوئی تو شخص نے بہت ہی جانبازی کے ساتھ قتال کیا اور اسے خوب زخم آئے جس سے وہ رک گیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے جس شخص کے بارے میں جہنمی ہونے کی بات کہی تھی اس نے بہت ہی جاں بازی کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا اور اسے خوب زخم آئے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم والوں میں سے ہے، چنانچہ بعض مسلمانوں کو شک ہوا، تو وہ اسے حالت پر تھا کہ اس شخص کو زخم کی خوب تکلیف محسوس ہوئی اور اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور اس کے ذریعہ سے خودکشی کرلی پھر مسلمانوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

([1]) یہ صحیحین میں مذکور ہے اور دیکھئے: البداية والنهاية لابن كثير (199)۔

کے پاس دوڑے ہوئے آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ نے آپ کی بات کو سچ کر دیا ہے فلاں نے تو خودکشی کرلی ہے، اس نے اپنے آپ کو قتل کر لیا، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بلال اٹھو اذان دو جنت میں مومن کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا، اور اللہ اس دین کی تائید ایک فاجر شخص سے بھی کردے گا[1]۔

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم ایسے لوگوں سے قتال نہیں کروگے جن کے جوتے بال کے ہونگے اور جب تک کہ تم چھوٹی آنکھوں والے پہلے لال چہرے والے دھنسے ناک والے ڈھال کے طرح پچکے ہوئے چہرے والے ترکوں سے قتال نہ کرو[2]۔

● اسامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں تمہارے گھروں میں فتنے کو اسی طرح سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں جس طرح بارش کا پانی اترتا ہے[3]۔

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب کسری ہلاک ہو جائے تو اس کے بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اللہ کی قسم ضرور بالضرور تم ان کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں میں خرچ کروگے[4]۔

---

[1] صحیح بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم (124/8) ح (6606)۔

[2] صحیح بخاری 250/4 ح 3630۔

[3] سنن ترمذی، أبواب المناقب 198/5 ح 3597 اور کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسے امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

[4] یہ حدیث صحیحین میں ہے؛ بخاری 85/4 ح 3120 اور مسلم 2237/4 ح 2918۔

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جعفر اور زید کے موت کی خبر دی، قبل اس کے کہ ان کی خبر آئے اس حال میں کہ آپ کی دونوں آنکھیں اشکبار تھیں[1]۔

❑❑❑

(1) صحیح بخاری 4/250ح3630۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اللہ تعالی کا تزکیہ

اللہ رب العالمین نے ہمارے نبی کا ایسا تزکیہ کیا ہے کہ جس طرح کسی اور نے نہیں کیا، رب العالمین نے آپ کا تزکیہ آپ کے اخلاق میں کیا ہے آپ کے عقل اور آپ کے نظر اور آپ کے سینے اور آپ کے بول چال اور آپ کی باتوں اور آپ کے علم وادب غرضیکہ آپ کے تمام امور کا تزکیہ اللہ رب العالمین نے کیا ہے، چنانچہ اللہ رب العالمین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بڑا انعام کیا ہے اور آپ پر سب سے افضل نوازش کی ہے، اللہ رب العالمین نے آپ کو اخلاق اور تخلیق میں تمام لوگوں میں سب سے بہتر بنایا ہے اور آپ کو اللہ رب العالمین نے اولین وآخرین کا سردار اور قیامت کے دن لوائے حمد کا اٹھانے والا بنایا ہے۔

□ **شاعر رسول حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے کیا ہی خوب کہا ہے:**

أغر عليه للنبوة خـــاتم	من الله مشهود يلوح ويشهد
وضم الالـه اسم النبی الی اسمه	اذ قال فی الخمس المؤذن اشهد
وشق له من اسمه ليجـــله	فذو العرش محمود وهذا محمد

ترجمہ:

سجا ہے ختم نبوت کا تاج منور جن کے سر	وہ شاہد بھی ہیں ظاہر و مشہود ربانی بھی
خدا نے جوڑا ہے جن کے نام کو اپنے نام کے ساتھ	گواہی دیتا ہے اس پر موذن ہر اذان کے ساتھ
چنا اپنے ناموں سے اللہ نے جس ہستی کا نام	عرش والے کے ہیں جو محمود یہ محمد ہیں

□ **سطور ذیل میں آیئے ہم اللہ رب العالمین کی طرف سے اس کے رسول، اس کے منتخب بندے اور اس کے دوست کی تمام مخلوقات پر افضلیت ثابت کرنے والے بعض تزکیہ کو ملاحظہ کریں:**

● اللہ رب العالمین نے آپ کے اخلاق کے سلسلے میں آپ کا تزکیہ فرمایا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وانك لعلى خلق عظيم﴾ ترجمہ: اور بیشک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔ [القلم: ٤]۔

● اللہ رب العالمین نے آپ کے معلم اور لوگوں کے پاس آپ کے ذریعے لائے ہوئے علم کا تزکیہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ﴿علمه شديد القوى﴾ ترجمہ: اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا۔ [النجم: ٥]۔

● اللہ رب العالمین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نرم مزاجی کا تزکیہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: ﴿فبما رحمه من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك﴾ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر رحم دل ہیں اور اگر آپ بدزبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے [آل عمران: ١٥٩]۔

● اللہ رب العالمین نے آپ کا تزکیہ اس بارے میں کیا ہے کہ آپ کو اللہ رب العالمین نے تمام جہان والوں کے لئے رحمت اور مومنوں کے لئے رحم کرنے والا اور نرم بنا کر بھیجا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وما أرسلناك الا رحمه للعالمين﴾ ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ [الانبياء: ١٠٧]۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لقد جاء كم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيم﴾ ترجمہ: تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہارے فائدے کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں [التوبة: ١٢٨]۔

● اللہ رب العالمین نے آپ کی عقل سے متعلق آپ کا تزکیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:﴿ما ضل صاحبکم وما غوی﴾ترجمہ: کہ تمہارے ساتھی نے نہ راہ گم کی ہے اور نہ ٹیڑھی راہ پر ہے [النجم:2]۔

● اللہ رب العالمین نے آپ کی زبان کا تزکیہ کرتے ہوئے، ارشاد فرمایا ہے:﴿وما ینطق عن الھوی﴾اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں۔ [النجم:3]۔

● اللہ رب العالمین نے آپ کے دل کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:﴿ما کذب الفؤاد ما رأی﴾ترجمہ: دل نے جھوٹ نہیں کہا(پیغمبر نے) دیکھا[النجم:11]۔

● اللہ رب العالمین نے آپ کی نگاہ کے تحفظ کا تزکیہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:﴿ما زاغ البصر وما طغی﴾ترجمہ: نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی[النجم:17]۔

● اللہ رب العالمین نے آپ کے ذریعے بڑی نشانیوں کو دیکھنے کا تزکیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:﴿لقد رأی من ءایات ربہ الکبری﴾ترجمہ: یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں[النجم:18]۔

● اللہ رب العالمین نے آپ کے سینے کا تزکیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے ﴿ألم نشرح لك صدرك﴾ترجمہ: کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھول دیا [الشرح:1]۔

● اور تمام نبیوں پر اپنے نبی محمد ﷺ کے لئے اللہ رب العالمین کا تزکیہ یہ بھی ہے کہ اللہ رب العالمین نے تمام انبیاء کو ان کے ناموں سے موسوم کیا ہے، جیسے:

-﴿یا آدم اسکن أنت وزوجك الجنة﴾ترجمہ: اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو[البقرہ:35]۔

-﴿واذکر فی الکتب ادریس﴾ترجمہ: اور اس کتاب میں ادریس (علیہ السلام) کا بھی ذکر کر، وہ بھی نیک کردار پیغمبر تھا۔ [مریم:56]۔

-﴿یا ابراھیم اعرض عن ھذا﴾ ترجمہ: اے ابراہیم! اس خیال کو چھوڑ دیجئے [ھود:76]۔

-﴿یاموسی انی اصطفیتك﴾ ترجمہ: اے موسیٰ! میں نے (پیغمبری اور اپنی ہمکلامی سے) اور لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے [الاعراف:144]۔

● اللہ رب العالمین نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعظیم اور احترام کے ساتھ موسوم کیا ہے: جیسے:

-﴿یا ایھا النبی﴾ ترجمہ: اے نبی ! [الانفال:64]۔

-﴿یا ایھا الرسول﴾ ترجمہ: اے رسول! [المائدہ:41]۔

● اور جب اللہ رب العالمین نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ذکر کیا ہے تو اس کے ساتھ رسالت کا بھی تذکرہ کیا ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

-﴿وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل﴾ ترجمہ: (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صرف رسول ہی ہیں اس سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے [آل عمران:144]۔

-﴿محمد رسول الله والذين معه...﴾ ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں، [الفتح:29]۔

-﴿وءامنوا بما نزل على محمد﴾ ترجمہ: اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتاری گئی ہے [محمد:2]۔

❑❑❑

آپ ﷺ کی نرمی اور رحمت

آپ ﷺ کے اخلاق میں رحمت اور نرمی اپنے سب سے بہترین اور خوبصورت انداز میں ظاہر ہوئی، آپ ﷺ کے تمام معاملات میں رحمت ایک دائمی منہج تھا آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کی بھی پرورش رحمت اور نرمی پر کی اور اپنی امت کو آپ ﷺ نے اپنی اقتداء کی وصیت فرمائی، آپ نے ارشاد فرمایا: ((بے شک اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے نرم دل لوگوں پر رحم فرماتے ہیں))، اور ((جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا)) چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کے ساتھ سب سے زیادہ نرمی اور رحمت کا جذبہ رکھنے والے تھے، آپ ﷺ کا دل دل اپنی امت کے مومن، غیر مومن، چوپائے، جمادات، شجر و حجر سب کی خاطر بہت ہی نرم اور رحیم اور شفقت اور محبت سے پر تھا، اور آپ ﷺ کے نرمی اور رحمت کی کئی صورتیں تھیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

□ مومنوں کے ساتھ آپ کی رحم دلی اور نرمی:

✓ اسی میں سے اپنی امت کے لئے قیامت کے دن دعا کو ذخیرہ بنانا بھی ہے:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ہر نبی کی ایک قبول ہونے والی دعا ہوتی ہے ہر نبی نے اپنی دعا میں جلدی کی اور میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کے لئے شفاعت کے طور پر بچا رکھا ہے، جو کہ ہر اس شخص کو ملنے والی ہے جو میری امت میں سے اللہ کے ساتھ شرک کئے بغیر فوت ہوگا))[1]۔

● حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمانِ باری تعالی: ﴿رب إنهن أضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فإنه مني ومن عصاني فإنك غفور رحيم﴾ ترجمہ: اے میرے

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب اختباء النبی ﷺ دعوة الشفاعة لأمته (189/1) ح (199)۔

پالنے والے معبود! انہوں نے بہت سے لوگوں کو راہ سے بھٹکا دیا ہے پس میری تابعداری کرنے والا میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو، تو بہت ہی معاف اور کرم کرنے والا ہے۔ [ابراہیم: 36] کی تلاوت فرمائی اور عیسی علیہ السلام نے فرمایا: ﴿إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم﴾ ترجمہ: اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو معاف فرما دے تو تو زبردست ہے حکمت والا ہے۔ [المائدہ: 118]، پس آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور فرمایا: ((اے اللہ میری امت، میری امت، اور آپ ﷺ رو پڑے، پس اللہ رب العالمین نے فرمایا: اے جبرئیل محمد کے پاس جاؤ۔ حالانکہ تمہارا رب بہتر جانتا ہے۔ اور ان سے پوچھو کے تم کیوں روتے ہو؟ چنانچہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے کہی ہوئی بات بتائی جس کو وہ خوب جانتے تھے، تو اللہ رب العالمین نے فرمایا: اے جبرئیل محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ میں تمہیں تمہاری امت کے بارے میں راضی کر دوں گا اور آپ کو کوئی برائی لاحق نہ ہو گی[1]۔

✓ کافروں کے ساتھ آپ ﷺ کی رحم دلی اور نرمی:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھا کیا آپ پر کوئی کوئی ایسا زمانہ بھی آیا ہے ہے جو کہ احد کے دن سے بھی زیادہ سختی والا رہا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! میں نے تمہاری قوم سے بہت تکلیف برداشت کی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے عقبہ والے دن ہوئی یعنی عقبہ کے پاس، اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد جمرہ عقبہ ہ ہے جو کہ منی میں ہے، کہا جاتا ہے کہ طائف میں ایک خاص جگہ ہے، اور شاید یہی زیادہ مناسب ہے؛ جب میں نے اپنے آپ کو طائف شہر میں قبیلہ کے سرداروں میں سے ایک سردار ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر پیش کیا۔ یہ واقعہ بعثت کے دسویں سال ماہ شوال کا ہے ابو طالب اور خدیجہ

([1]) صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب دعاء النبی ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم (191/1) ح(202)۔

رضی اللہ تعالی عنہا کی وفات کے بعد -- تو اس نے میرے عہد اور امان کی پیشکش کو قبول نہ کیا، تو آپ ﷺ اس غم میں بے ہوش و حواس وہاں سے نکلے، شدت تکلیف کی وجہ سے آپ کہاں جا رہے ہیں یہ بھی احساس نہ ہوا اور آپ کو اس غم اور پریشانی سے قرن ثعالب پہنچ کر ہوش آیا- قرن چھوٹے پہاڑ کو کہا جاتا ہے اور قرن ثعالب مکہ اور طائف کے درمیان ایک پہاڑ ہے - آپ ﷺ نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا کہ ایک بدلی نے آپ کے اوپر دغیر عادی طور پر سایہ کیا ہوا ہے، آپ ﷺ نے دیکھا تو اس بدلی میں جبرئیل علیہ السلام تھے انہوں نے آپ ﷺ کو آواز دی اور کہا بے شک اللہ تعالی نے تمہاری قوم کی بات اور ان کا رد عمل سن لیا ہے اور اللہ رب العالمین نے تمہارے پاس پہاڑ کے فرشتوں کو بھیجا ہے تاکہ جو بھی تم چاہو ان کے بارے میں حکم کرو، پھر پہاڑ کے فرشتے آپ ﷺ پر سلام عرض کیا اور کہا: اے محمد جو چاہو ہو مجھے حکم دو اگر آپ چاہو تو میں ان پر دونوں پہاڑیوں کو ملا دوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ رب العالمین ان کی پشت سے ایسے لوگوں کو نکالیں گے جو صرف اور صرف اللہ رب العالمین کی عبادت کریں گے اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے [1]۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں نبی ﷺ کی اپنی قوم پر شفقت کا بیان ہے اور اس میں آپ ﷺ کی مزید صبر اور حلم کا تذکرہ ہے جو کہ فرمانِ باری تعالی: ﴿فبما رحمة من الله لنت لهم﴾ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر رحم دل ہیں [آل عمران :159] اور فرمان باری تعالیٰ: ﴿وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين﴾ ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ [الانبیاء 107] کے موافق ہے [2]۔

([1]) صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء آمين فوافقت إحداهما الاخرى، غفر له ما تقدم من ذنبه (117/4) ح (3231)۔

([2]) فتح الباری (316/6)۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی غلام نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا چنانچہ ایک دفعہ وہ بیمار ہوا، تو نبی کریم ﷺ اس کی عیادت کے لئے آئے ،اور آپ ﷺ اس کے پاس بیٹھ گئے اور اس سے کہا اسلام قبول کرلو تو اس نے اپنے والد کی طرف دیکھا جو کہ اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے اس سے کہا: ابوالقاسم ﷺ کی فرمانبرداری کرو، چنانچہ وہ اسلام لے آیا اور نبی ﷺ اس کے پاس یہ کہتے ہوئے نکلے کہ سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے جہنم کی آگ سے بچا لیا[1]۔

✓ حیوان کے ساتھ آپ کی رحمدلی اور نرمی:

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے سوار کیا اور مجھے چپکے سے کچھ بات بتائی اور کہا کہ میں اسے کسی کو نہ بتاؤں اور آپ ﷺ اپنی حاجت کے وقت کسی چیز کا آڑ لیا کرتے تھے،اور آپ ﷺ کو حاجت کے وقت آڑ لینے کے لئے کسی بلند جگہ یا کھجوروں کے پتے کی بنی دیوار سب سے زیادہ پسند تھی، چنانچہ آپ ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک اونٹ کو دیکھا جب اس نے اللہ کے رسول ﷺ کو دیکھا تو وہ رونے لگ گیا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ اس کے پاس گئے اور آپ نے اس کی کوہان پر ہاتھ پھیرا تو وہ اونٹ خاموش ہو گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ تو انصار کا ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا اللہ کے رسول ﷺ یہ میرا اونٹ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس چوپائے کے سلسلے میں جس کو اللہ نے تمہاری ملکیت میں دی ہے اللہ سے ڈرتے نہیں اس نے ابھی مجھ سے یہ شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اسے پریشان کرتے ہو[2]۔

---

(1) صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب إذا أسلم الصبی فمات هل یصلی علیه و هل یعرض علی الصبی الإسلام (94/2) ح(1356)۔

(2) صحیح مسلم 184/1 ح700۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ ﷺ اپنی بعض ضروریات کے لیے نکلے تو ہم نے ایک پرندہ دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے تو ہم نے اس کے دونوں بچوں کو لے لیا تو وہ پرندہ آیا اور ہمارے سامنے لوٹنے لگا، جب نبی ﷺ آئے تو کہا: اس کو اس کے بچوں کی وجہ سے کون ستا رہا ہے اس کے بچے کو اس کو واپس لوٹا دو، اور آپ ﷺ نے دیکھا کہ ہم نے چوٹیوں کے گھر اجاڑ دیئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کے لئے آگ سے عذاب دینا مناسب نہیں سوائے آگ کے رب کے[1]۔

✓ جمادات کے ساتھ آپ کی رحم دلی اور نرمی:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ص ﷺ جمعہ کے دن ایک درخت یا کھجور کے پاس کھڑے ہوا کرتے تھے تو انصار کی ایک عورت یا مرد نے کہا کیا ہم آپ کے لئے منبر نہ بنا دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسا تم چاہو، تو آپ ﷺ کے لئے منبر بنا دیا گیا پھر جب جمعہ کا دن آیا اور آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تو وہ کھجور کا تنہ بچے کی طرح رونے لگا تو نبی ﷺ نیچے اترے اور اس تنے کو اپنے سے لگایا، وہ بچوں کی طرح سسکیاں بھر رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ رو رہا تھا کیونکہ وہ وہاں سے ذکر کو سنا کرتا تھا[2]۔

✓ کمزوروں کے ساتھ آپ کی رحمدلی اور نرمی:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی اے ابو مسعود جان لو اللہ تعالی تمہارے اوپر اس غلام پر تمہاری طاقت سے زیادہ قادر ہے تو میں جب پیچھے مڑا تو دیکھا اللہ کے رسول ﷺ تھے، میں نے کہا

---

(1) سنن أبي داود، کتاب الجهاد، باب في کراهية حرق العدو بالنار (309/4) ح (2675)۔

(2) صحيح بخاري، کتاب البيوع، باب النجار (61/3) ح (2095)۔

ے اللہ کے رسول ﷺ یہ اللہ کے لیے آزاد ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو جہنم کی آگ تمہیں پکڑ لیتی [1]۔

اور حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ میں نے دوسرے لوگوں پر اپنی فضیلت سمجھی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے کمزوروں کی وجہ سے ہی مدد کئے جاتے اور رزق دیئے جاتے ہو [2]۔

✓ بزرگوں کے ساتھ آپ ﷺ کی رحمدلی اور نرمی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: ایک بوڑھے شخص نبی پاک ﷺ کے پاس آئے تو لوگوں نے ان کے لیے کشادہ کرنے میں تاخیر کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جو ہم میں سے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے [3]۔

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العالمین کی اجلال اور تعظیم میں سے سفید بال والے مسلمان کی تکریم بھی ہے اور حافظ قرآن جو اس میں غلو نہ کرے اور اس کو چھوڑے نہ اور انصاف پسند بادشاہ کی تکریم بھی [4]۔

✓ بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کی رحمدلی اور نرمی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ ابو سیف قین کے پاس گئے جو کہ ابراہیم کے دایہ کے شوہر تھے تو آپ ﷺ نے ابراہیم

---

(1) صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، باب باب صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده(3/1281)ح(1659)۔

(2) صحیح بخاری ، کتاب الجهاد والسير ، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب(4/36)ح(2896)۔

(3) سنن ترمذی، أبواب البر والصلة، باب ماجاء في رحمة الصبيان(4/321)ح(1919)۔

(4) سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في تنزيل الناس منازلهم(7/212)ح(4843)۔

کو اپنی گود میں لے لیا اور انہیں بوسہ دیا اور چوما پھر دوسری بار ہم ان کے یہاں گئے جبکہ ابراہیم کی آخری سانسیں چل رہی تھیں، تو اللہ کے رسول ﷺ کی دونوں آنکھیں اشکبار ہو گئیں، عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ رو رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عوف یہ رحمت ہے پھر آپ کے آنسو ٹپکنے لگے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک آنکھ سے آنسو نکل رہے ہیں دل میں غم ہے مگر ہم وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہوتا ہے، ہم تمہاری جدائی سے غمزدہ ہیں[1]۔

اور حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم قسم میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے زیادہ اپنے گھر والوں پر رحمت اور نرمی کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا[2]۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حسن بن علی کو بوسہ دیا، اس وقت ان کے پاس تھا اقرع بن حابس تمیمی بھی بیٹھے ہوئے تھے، تو اقرع نے کہا: میرے پاس دس بیٹے ہیں میں نے کبھی بھی ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا، تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی جانب دیکھا اور کہا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا[3]۔

✓ عورتوں پر آپ کی رحمدلی اور نرمی:

اللہ کے رسول ﷺ ہمیشہ عورتوں سے متعلق وصیت کیا کرتے تھے اور اپنے صحابہ سے کہا کرتے تھے اے لوگو! اپنی عورتوں کے ساتھ اچھے معاملات کرو، کیونکہ وہ وہ پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہیں اور اور پسلی میں سب سے ٹیڑھی ہڈی اوپر کی ہوتی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے جاؤ گے

([1]) صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ "إنا بك لمحزونون" (2/83) ح (1303)۔

([2]) صحیح مسلم، أبواب الفضائل، باب رحمته ﷺ الصبيان والعيال و تواضعه وفضل ذلك (4/1808) ح (2316)۔

([3]) صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته (8/7) ح (5997)۔

تو توڑ دو گے اور اگر تم اسے چھوڑ دو گے تو اس میں ٹیڑھا پن باقی رہے گا لوگوں تم عورتوں کے ساتھ اچھا معاملہ کرو[1]۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہو اور میں تم میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ بہتر ہوں[2]۔

✓ اور حجۃ الوداع کے خطبہ میں:

عورتوں کے ساتھ وصیت اس انتہائی عظیم اور اہم خطبے میں بھی شامل تھی آپ ﷺ نے اس وقت کہا تھا: لوگو! تم عورتوں سے متعلق اللہ تعالی سے ڈرو، کیونکہ تم نے انھیں اپنے پاس اللہ رب العالمین کے امان کے ساتھ لیا ہے اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمے سے حلال کیا ہے[3]۔

✓ خادم اور غلام کے ساتھ آپ ﷺ کی رحمدلی اور نرمی:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو ایک جوڑے میں دیکھا اور ان کے غلام کے پاس بھی وہی جوڑا تھا تو ہم نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے ایک شخص کو برا بھلا کہا تھا، تو اس نے نبی ﷺ کے پاس میری شکایت کی تو آپ ﷺ نے مجھ سے کہا کہ تم نے اس کی ماں کے ذریعے سے اس کو عار دیا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارے ارے بھائی تمہاری خدمت کرتے ہیں اللہ رب العالمین نے انہیں تمہارے ملکیت میں دی ہے تو جن کے پاس ان کے بھائی ان کی ملکیت میں ہوں تو وہ وہ جو

([1]) بخاری، کتاب النکاح، باب الوصاۃ بالنساء (26/7) ح (5185)۔

([2]) ترمذی 3895، اور حسن صحیح کہا ہے، ابن ماجہ 1977، اور ابن حبان 4177، الطبرانی فی الکبیر 853، اور البانی نے صحیح کہا ہے، دیکھئے: حدیث نمبر 3314 صحیح الجامع۔

([3]) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ (886/2) ح (1218)۔

کھائے اسے بھی کھلائے اور جو پہنے اسے بھی پہنائے اور تم ان کی طاقت سے زیادہ ان کو کام نہ دو دو اور اگر تم انہیں زیادہ کام دے دو تو ان کی مدد کرو[1]۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال تک اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت کی اللہ کی قسم آپ نے کبھی اف تک نہیں کہا اور نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی کسی چیز کے بارے میں یہ کہا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا یا تم نے ایسا کیوں نہ کیا[2]۔

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ لوگوں میں سب سے اچھے اخلاق والے تھے، مجھے آپ ﷺ نے ایک دن کسی کام کے لیے بھیجا تو میں نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جاؤں گا میں نے اپنے دل میں سوچ رکھا تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے جو مجھے حکم دیا ہے وہ میں ضرور کروں گا پھر میں نکلا یہاں تک کہ کچھ بچوں کو بازار میں کھیلتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں رک گیا، اللہ کے رسول ﷺ نے میرے پیچھے سے میرے سر کی گدی کو پکڑا، جب میں نے دیکھا تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انیس کیا تم جہاں میں نے بھیجا تھا وہاں گئے تھے؟ تو میں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ میں جا رہا ہوں))[3]۔

([1]) صحیح بخاری ، کتاب العتق ، باب قول النبی ﷺ العبید إخوانكم فأطعموهم مما تأكلون(3/149)ح(2545)۔

([2]) صحیح بخاری، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ ﷺ أحسن الناس خلقا(4/1804)ح(2309)۔۔

([3]) صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کان رسول اللہ ﷺ أحسن الناس خلقا(4/1805)ح(2310)۔

بعض بیماریوں اور وباؤں سے علاج

اور ان کے ساتھ تعامل کا بیان

امراض اور وباؤں سے علاج کے طریقوں کے لئے نبی کریم ﷺ نے ایک مکمل عملی منہج بتادیا ہے، جیسا کی فرمان نبوی ﷺ ہے: ((اللہ تعالی نے کوئی بھی بیماری نہیں اتاری ہے مگر اس کے لئے شفا بھی نازل فرمائی ہے)) اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ((اے اللہ کے بندو علاج کراؤ))، اسی طرح نبی کریم ﷺ نے وباؤں کی صورتحال میں احتیاطی تدابیر کو اپناتے ہوئے ان کے ساتھ تعامل کا طریقہ بھی بتایا ہے، جس سے ان امراض کے لاحق ہونے سے پہلے انسان کی حمایت ہوتی ہے اور امراض سے انسان کی صحت محفوظ ہوتی ہے، چنانچے آپ ﷺ کا علاج کے سلسلے میں طریقہ کار تھا کہ آپ بیماریوں سے علاج میں جھاڑ پھونک اور طبّی جڑی بوٹیوں وغیرہ مفید طریقوں اور وسائل کا استعمال کرتے تھے اور آپ ﷺ کا طریقہ کار اپنے علاج کے لئے بھی تھا اسی طرح اپنے اہل خانہ اور اصحاب میں سے بیماری میں مبتلا ہونے والوں کو بھی ان علاج کا حکم دیتے تھے، انہیں علاجات میں سے بعض درج ذیل ہیں:

✓ شہد اور حجامت کے ذریعے علاج:

● حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: شفاء تین چیزوں میں ہے شہد کی گھٹی، حجامت اور داغنا، اور میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں[1]۔

● اور ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کا پیٹ خراب ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ پھر وہ دوبارہ آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ او پھر سہ بارہ آیا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ، پھر آیا تو اس نے کہا کہ میں نے ایسا کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

([1]) صحيح بخاري، كتاب الطب، باب الشفاء في ثلاث(122/7)ح(5680)۔

نے فرمایا: اللہ تعالی نے سچ کہا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اسے شہد پلاؤ اس نے اسے پلایا تو وہ صحت یاب ہو گیا، [1] اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿فیہ شفاء للناس﴾ ترجمہ: اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے [النحل:69]۔

✓ کلونجی سے علاج:

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اس کالے دانے میں ہر بیماری سے شفا ہے سوائے سام کے" تو میں نے کہا: سام کسے کہتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "موت کو" [2]۔

✓ تلبینہ کے ذریعے علاج:

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ وہ مریض اور وفات پانے والے پر غم کرنے والوں کو تلبینہ کے استعمال کا حکم دیتی تھیں اور کہتی تھیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ دل کو مضبوط کرتا ہے اور اس سے غم کو ختم کرتا ہے) [3] اور تلبینہ ایک قسم کی غذاء ہے جسے چوکر سمیت جو کے آٹے سے بنایا جاتا ہے۔

✓ عود ہندی اور بحری سے علاج

● حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ((تم اس عود ہندی کو لازم پکڑو، اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے، اسے گلے اور معدے کی بیماری میں استعمال کیا جاتا ہے)) [4]۔

✓ مشروم سے آنکھ کا علاج:

---

(1) صحیح بخاری، کتاب الطب، باب الشفاء فی ثلاث (123/7) ح (5684)۔

(2) صحیح بخاری، کتاب الطب، باب: الدواء بالعسل (124/7) ح (5688)۔

(3) صحیح بخاری، کتاب الطب، باب التلبینة للمریض (124/7) ح (5689)۔

(4) صحیح بخاری، کتاب الطب، باب السعوط بالقسط الهندی والبحری (124/7) ح (5692)۔

● حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مشروم "من" میں سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے [1]۔

✓ بخار کے وقت ٹھنڈے پانی سے علاج:

● حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((بخار جہنم کی گرمی سے ہوتا ہے تم اسے پانی سے بجھاؤ)) [2]۔

✓ عجوہ کھجور کے ذریعے جادو کا علاج:

● حضرت عامر بن سعد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ: اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے: ((جس نے صبح کے وقت عجوہ کھجور کھائیں اسے زہر اور جادو دو اس دن رات ہونے تک اثر نہیں کریں گے))، اور ان کے علاوہ راوی نے کہا: سات کھجور [3]۔

✓ پھوڑے پھنسیوں کا مہندی سے علاج:

● علی بن عبیداللہ رضی اللہ اپنی دادی سلمہ سے روایت کرتے ہیں جو کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتی تھیں وہ کہتی ہیں کہ: ((اللہ کے رسول ﷺ کو جب بھی کوئی پھوڑا پھنسی ہوتا تو آپ ﷺ مجھے اس پر مہندی لگانے کا حکم دیتے تھے)) [4]۔

✓ اثمد یعنی کالے سرمہ کے ذریعے علاج:

● حضرت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اے لوگو! تم اثمد سرمہ لگاؤ کیونکہ وہ نگاہ کو صاف کرتا ہے اور بال کو اگاتا ہے)) [1]۔

([1]) صحیح بخاری، کتاب الطب، باب: المن شفاء للعين (129/7) ح (5723)۔

([2]) صحیح بخاری، کتاب الطب، باب: المن شفاء للعين (129/7) ح (5723)۔

([3]) صحیح بخاری، کتاب الطب، باب الدواء ب العجوة للسحر (129/7) ح (5723)۔

([4]) سنن ترمذی، أبواب الطب، باب ماجاء في التداوي بالحناء (392/4) ح (2054) امام البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

✓عرق النساء (اسکیاٹیکا) نامی مرض کا علاج:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ((عرق النّسا)) بیماری سے شفاء دیہاتی (جنگلی) بکری کی پشت میں ہے، اسے پگھلایا جائے اور تین حصے کر دیئے جائیں پھر ہر دن ایک حصہ نہار منہ پی لیا جائے))[2]۔

✓اذکار اور شرعی دعاؤں کے ذریعے علاج:

● حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو رقیہ کرتے ہوئے کہتے تھے: تمہارے والدان کے ذریعے سے اسماعیل اور اسحاق کا رقیہ کیا کرتے تھے: اعوذ بکلمات اللہ التامة من کل شیطان وھامة ومن کل عین لامة[3]، کہا گیا ہے: ہر زہریلے کیڑے کو ھامة کہا جاتا ہے[4]۔

● اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض سے کہتے تھے: ((بسم اللہ، تربة أرضنا، بریقة بعضنا، یشفی سقیمنا بإذن ربنا))، ترجمہ: ((اللہ کے نام سے، یہ ہمارے ملک کی مٹی ہے جس میں ہم میں سے کسی کا لعاب شامل ہے اس کے سبب اور ہمارے رب کے حکم سے ہمارا بیمار شفایاب ہو گا))[5]۔

([1]) سنن ترمذی، أبواب اللباس، باب ماجاء فی الاکتحال (392/4) ح (2054)) امام البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

([2]) سنن ابن ماجہ، أبواب اللباس، باب دواء عرق النسا (517/4) ح (3463)۔

([3]) صحیح البخاری (3191) ح (1233/3)۔

([4]) صحیح البخاری (3191) ح (1233/3)۔

([5]) صحیح البخاری، کتاب الطب، باب رقیة النبی ﷺ (133/7) ح (5745)۔

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ جب بیمار کی عیادت کرتے تھے تو کہتے تھے: ((أذهب الباس، رب الناس اشفه انت الشافی لا شفاء الا شفاؤك شفاءً لا يغادر سقماً))[1]۔

● حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ((جس نے بھی بسم الله الذی لا يضر مع اسمه شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم تین مرتبہ پڑھ لیا، اسے کوئی بھی اچانک والی مصیبت لاحق نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ صبح کرلے اور جس نے ان کلمات کو صبح میں تین مرتبہ کہا اسے شام ہونے تک کوئی اچانک والی آزمائش لاحق نہیں ہو گی))[2]۔

اس کے علاوہ اور بہت سے اذکار اور شرعی دعائیں ہیں جو نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں۔

✓ بیماریوں سے پرہیز کے کچھ طریقے:

- وباء والی جگہوں سے دور رہنا۔
- کسی بیمار کو تندرست کے پاس نہ لے جانا۔
- وباء والی جگہ سے نہ نکلنا اور نہ ہی وہاں جانا۔
- کھانے کی جگہوں کی نگرانی۔
- برتن کے منہ سے منہ لگا کر پانی نہ پینا۔
- کھانے اور پینے کے برتن میں سانس نہ لینا۔
- حفظان صحت کا اہتمام کرنا۔
- وضو اور غسل کا اہتمام کرنا۔

وغیرہ۔

❑❑❑

---

(1) صحیح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب رقية المريض (1729/4) ح (2191)۔

(2) سنن أبي داود، أبواب النوم، باب ما يقول إذا أصبح (323/4) ح (5088)۔

صحابہ کرام کی نبی ﷺ سے محبت کی بعض جھلکیاں

صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے بے انتہا محبت کی، نبی کریم ﷺ کی محبت کو بیان کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ ہمارے نزدیک ہمارے مال، اولاد، باپ، ماں اور پیاسے کے لئے ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت سب سے بہترین سورت عروۃ ابن مسعود کی صلح حدیبیہ کے وقت شرک کی حالت میں بیان کی گئی صفت میں موجود ہے، وہ اپنے ساتھیوں کے پاس واپس گئے اور کہا: اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے پاس گیا ہوں، قیصر و کسری اور نجاشی کی دربار میں بھی گیا ہوں، اللہ کی قسم میں نے کبھی کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا جس کے ساتھی اس کی تعظیم اس طرح کرتے ہیں جس طرح محمد کے ساتھی محمد کی تعظیم کرتے ہیں، اللہ کی قسم اگر وہ تھوکتے ہیں تو آپ کا تھوک بھی ان میں سے کسی آدمی کی ہتھیلی میں گرتا ہے، جس سے وہ اپنے چہرے کی جلد کو مل لیتا ہے اور جب آپ انہیں کوئی حکم دیتے ہیں تو آپ کی فرمان کو جلدی سے نافذ کرتے ہیں، اور جب آپ وضو کرتے ہیں تو آپ کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو لوگ حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب آپ گفتگو کرتے ہیں تو وہ لوگ اپنی آواز کو پست کر لیتے ہیں، اور لوگ آپ کی طرف تعظیما اپنی نگاہوں کو اوپر نہیں کرتے، بے شک انہوں نے تمہارے لئے ایک انصاف والا لائحہ عمل پیش کیا ہے تو تم اسے قبول کر لو))[1]۔

□ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نبی ﷺ سے محبت کے کئی واقعات ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

([1]) اسے بخاری نے روایت کیا ہے 5ي330، اور دیکھئے: فتح الباری 341/5۔

✓ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا نبی ﷺ کی جانب سے عقبہ بن ابی معیط کی تکلیف کا دفاع کرنا:

● حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے پوچھا کہ مشرکوں نے اللہ کے رسول ص ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز کیا کی؟ تو انہوں نے کہا کہ: میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ اس نے نماز کی حالت میں نے نبی پاک ﷺ کے پاس آکر کر اپنی چادر کو آپ ﷺ کی گردن میں ڈال کر سختی سے آپ کا گلا گھونٹا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے اسے دور کیا، اور فرمایا: ﴿أتقتلون رجلا ان یقول ربی الله وقد جاء کم بالبینات من ربکم﴾ ترجمہ: کیا تم ایک شخص کو محض اس بات پر قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے [غافر:۲۸][1]۔

✓ ہجرت کے وقت نبی پاک ﷺ کی صحبت کو پا کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی فرط مسرت:

● ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے مجھے نکلنے اور ہجرت کا حکم دے دیا ہے، ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں آپ میرے ساتھ چلوگے، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں: اللہ کی قسم میں نے اس سے پہلے کبھی

---

[1] صحیح البخاری ، کتاب مناقب أصحاب النبی ﷺ ، باب قول النبی ﷺ :((لو کنت متخذا خلیلا))،(10/5)ح(3678)۔

بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ کوئی خوشی سے بھی رو سکتا ہے، یہاں تک کہ میں نے اس دن ابو بکر کو روتے ہوئے دیکھا[1]۔

✔ ہجرت کے دن ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا نبی ﷺ کے سلسلے میں اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے اپنے نفس سے نبی پاک ﷺ کی رکھوالی کرنے کی تیاری:

● محمد ابن سیرین سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بہت سے لوگ بات کر رہے تھے تو ایسا محسوس ہوا کہ گویا انہوں نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو ابو بکر پر فضیلت دی ہے تو یہ بات عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس پہنچی تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک رات عمر کے سارے خاندان سے بہتر ہے اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک دن عمر کے سارے خاندان سے بہتر ہے، تحقیق کے اللہ کے رسول ﷺ غار کی طرف جانے کے لئے نکلے، آپ کے ساتھ ابو بکر بھی تھے وہ کبھی آپ ﷺ کے آگے چلتے اور کبھی آپ کے پیچھے چلتے، یہاں تک کہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بات محسوس کر لی تو فرمایا: اے ابو بکر کر تم کبھی میرے آگے چلتے ہو کبھی میرے پیچھے چلتے ہو کیا ماجرا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے یہ بات یاد آتی ہے کہ آپ کو تلاش کرنے کے لئے لوگ آرہے ہیں تو میں آپ کے پیچھے ہو جاتا ہوں اور پھر اور یہ بات یاد آتی ہے کہ لوگ آپ کے آگے گھات لگائے بیٹھے ہوئے ہیں تو میں آپ کے آگے چلنے لگتا ہوں، تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ابو بکر کوئی چیز تمہیں پسند ہو جو میرے علاوہ تم کو لاحق ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کوئی بھی مصیبت اور پریشانی لاحق ہو تو میں یہ چاہوں گا کہ وہ آپ کے علاوہ مجھے ہی لاحق ہو، پھر جب دونوں غار کے پاس پہنچے تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض

([1]) اس حدیث کی اصل کو بخاری نے اپنی صحیح میں 7ي 145ح 5807 تخریج کیا ہے 5، اور دیکھا جائے: السیرۃ از ابن ہشام 485/1۔

کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ذرا رکے رہیں یہاں تک کہ میں آپ کے لئے غار کو صاف کر دوں، چنانچہ وہ غار کے اندر داخل ہوئے کے اور اسے صاف کیا پھر جب وا وپری سطح پر آگئے تو انہیں یاد آیا کہ انہوں نے حجرے کو نہیں صاف کیا ہے ہے لہذا پھر وہ داخل ہوئے اور اسے صاف کیا پھر کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لایئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ،عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ رات عمر کے پورے خاندان سے بہتر ہے[1]۔

✓ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی نبی پاک ﷺ سے محبت:

● عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: ((ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ میرے نزدیک میری جان کے علاوہ سب سے زیادہ محبوب ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں ،اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہاں تک کہ میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: تو اب وہی معاملہ ہے، اللہ کی قسم! اب آپ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں اب اے عمر))[2]۔

✓ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی نبی ﷺ سے محبت:

([1]) المستدرك على الصحيحن، الحاكم، كتاب الهجرة، اور ہجرت کا بیشتر قصہ شیخین کے یہاں ثابت ہے اور دونوں نے مکہ میں نبی ﷺ کے قیام سے متعلق صحابہ کے اختلاف کی تخریج کی ہے (7/3) ح(4268) اور یہ روایت مرسل صحیح ہے۔

([2]) صحیح بخاری، كتاب الأيمان والنذور، باب: كيف كانت يمين النبی ﷺ(129/8) ح(6632)، یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح الاسناد ہے اگر اس میں ارسال نہ ہوتا اور شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔

● حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی محبت اپنے مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے جھلکتی ہے کیوں کہ انہوں نے تنگی کے وقت لشکر کو تیار کیا، اور رومہ نامی کنواں کھودا، جیسا کہ حضرت عبدالرحمن بن خباب سلمی رضی اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: ((اللہ کے رسول ﷺ نے خطبہ دیا اور لوگوں کو تنگی کی صورت میں لشکر کو تیار کرنے پر ابھارا، تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ذمہ میں سو اونٹ مکمل تیاری کے ساتھ ہیں، راوی کہتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے پھر ابھارا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ذمے اور سو اونٹ مکمل تیاری کے ساتھ ہیں، راوی کہتے ہیں کہ: آپ ﷺ ممبر پہ ایک سیڑھی نیچے اترے اور پھر پھر لوگوں کو ابھارا تو عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اور سو اونٹ مکمل تیاری کے ساتھ میرے ذمے ہیں، راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دیتے ہوئے کہہ رہے تھے)) عبدالصمد نے اپنے ہاتھ کو تعجب کرنے والے شخص کے مانند نکالا: ((عثمان کو اب اس کے بعد کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا))[1]۔

● نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جس نے رومہ کھودا اس کے لئے جنت ہے، چنانچہ عثمان رضی اللہ تعالی نے اسے کھودایا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جو تنگی والے لشکر کو تیار کرے اس کے لیے جنت ہے)) حضرت عثمان رضی اللہ تعالی نے اسے بھی تیار کیا[2]۔

✓ اپنے بچوں اور خود کھانا نہ کھلا کر نبی کریم ﷺ کے مہمان کو کھانا کھلانا:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج کے پاس بھیج کر معلوم کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے

([1]) مسند امام أحمد، مسند المدنيين، حديث عبد الرحمن بن خباب السلمي (247/27) ح (16696)۔

([2]) صحيح بخاري، كتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان τ (13/5)۔

پاس پانی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو ہمارے اس آدمی کی ضیافت کرے تو انصار میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: میں، چنانچہ وہ شخص انہیں لے کر اپنی اہلیہ کے پاس گیا اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے مہمان کی خاطر داری کرو، انہوں نے کہا کہ: ہمارے پاس ہمارے بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے، انہوں نے کہا: کھانا تیار کرو کر واور اپنے چراغ کو جلا دو اور بچے اگر کھانا مانگنے آگے تو انہیں سلا دو، چنانچہ انہوں نے اپنا کھانا تیار کیا، اپنے چراغ کو کو جلا دیا اور اپنے بچوں کو سلا دیا پھر وہ کھڑی ہوئیں گویا وہ چراغ کو درست کر رہی ہوں، اسی بہانے انہوں نے چراغوں کو بجھا دیا اور وہ کھانے والے شخص کو احساد لا رہے تھے کہ وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں پھر وہ دونوں بھوکے ہی سو گئے، پھر جب صبح ہوئی اور اللہ کے رسول کے پاس گئے تو رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العالمین کو تمہارے عمل سے ہنسی آئی ،یا اللہ رب العالمین کو تمہارا عمل پسند آیا، اس پر اللہ رب العالمین نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصہ ومن یوق شح نفسہ فاولئك ھم المفلحون﴾ ترجمہ: بلکہ وہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے) کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب اور بامراد ہے [الحشر: ۹][1]۔

□ صحابہ کرام کا نبی ﷺ پر اپنی جان ومال نثار کرنا:

✓ احد والے دن طلحہ t کا نبی کے لئے اپنے آپ کو جانثار کرنا:

● حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: ((احد کے دن جب لوگ نبی کریم ﷺ کی حفاظت سے سکشت کھا گئے، اس وقت ابو طلحہ نبی کریم ﷺ کے سامنے تھے، آپ ﷺ کے سامنے تیر کی پوٹلی رکھی ہوئی تھی، ابو طلحہ بہت ہی جلدی جلدی تیر چلانے والے آدمی

---

(1) صحیح بخاری، کتاب مناقب الأنصار ، باب قول اللہ:﴿ویؤثرون علی أنفسھم ولو کان بھم خصاصة﴾[الحشر:9]،باب فضل عائشة رضی اللہ عنہا(34/5)ح(3798)۔

تھے انہوں نے اس دن دو یا تین ترکش توڑے تھے جب کوئی شخص تیر کی پوٹلی لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ابو طلحہ کے لیے اسے پھیلا دو، راوی کہتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہو آپ نہ اٹھیں آپ کو دشمنوں کی تیر لگ جائے گی گی میری گردن آپ کی گردن کے لئے ڈھال ہے))[1]۔

● اور اسماعیل سے مروی ہے وہ قیس سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے ابو طلحہ کے ہاتھ کو دیکھا جو کہ بہت زخمی تھے انہوں نے اس کے ذریعے سے احد والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچایا تھا))[2]۔

✓ عورتوں کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور آپ کے لئے اپنے بچوں شوہروں اور بھائیوں کو جانثار کرنا:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ احد والے دن اہل مدینہ میں یہ خبر پہنچ گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل کر دیئے گئے ہیں تو مدینہ کی طرف سے رونے کی آواز تیز ہو گئی چنانچہ ایک انصاری عورت جلدی سے نکلی اور اس نے اپنے بیٹے، باپ اور شوہر اور بھائی کو راستے میں پایا ،مجھے نہیں پتا کہ سب سے پہلے اس کی ملاقات ان میں سے کس سے ہوئی تو جب وہ ان میں سے سب سے آخر کے پاس سے گزری تو کہا: یہ کون ہے ؟ انہوں نے کہا: تمہارے والد، تمہارے بھائی ،تمہارے شوہر اور تمہارا بیٹا، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے؟ جواب ملا کہ: وہ تمہارے سامنے ہیں، یہاں تک کہ اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے جایا گیا، تو انہوں نے

([1]) بخاری 4064 اور مسلم 1811۔

([2]) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب ﴿إذهمت طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما وعلى الله فليتوكل المؤمنون﴾ [آل عمران:122] 97/5 ح 4063۔

آپ ﷺ کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ صحیح سالم ہے تو مجھے کسی نقصان کی پرواہ نہیں))[1]۔

✓ آپ کے بعد ہر مصیبت آسان ہے:

● حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ بنو دینارد کی ایک عورت کے پاس سے گزرے، جس کے شوہر بھائی اور والد اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ احد میں زخمی ہوئے تھے تو جب اسے ان کے بارے میں بتایا گیا انہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے کہا: اے ام فلان آپ ﷺ خیریت سے ہیں؟ اللہ کے کرم سے اسی طرح ہیں جیسا تم چاہتی ہو، انہوں نے کہا: مجھے دکھاؤ یہاں تک کہ میں دیکھ لوں ، راوی کہتے ہیں کہ: پھر آپ ﷺ کے جانب انہیں اشارہ کیا گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو انہوں نے دیکھ لیا اور کہا: آپ کے بعد ہر مصیبت آسان ہے! ابن ہشام کہتے ہیں: "جلــــل" تھوڑے اور زیادہ دونوں کے معنی میں ہے اور یہاں تھوڑے کے معنی میں ہے[2]۔

✓ آپ ﷺ کے فراق پر صبر نہ کرنا اور آپ سے ملاقات کا شوق:

● عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ میرے نزدیک میرے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور آپ میرے نزدیک میرے گھر والوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں، اور آپ میرے نزدیک میرے بچے سے بھی زیادہ محبوب ہیں، میں گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کی یاد آتی ہے اور میں آپ کی یاد کے بعد صبر نہیں کر پاتا یہاں تک کہ آپ کے پاس آجاتا ہوں اور آپ کو دیکھ لیتا ہوں اور جب میں اپنی موت کو یاد کرتا ہوں اور آپ کی موت کو یاد کرتا ہوں تو میں یہ جانتا ہوں ہو کہ آپ جنت میں نبیوں کے

([1]) المعجم الأوسط للطبرانی، باب المیم من اسمہ محمد (280/7) ح (7499)۔

([2]) السیرۃ النبویۃ لابن ھشام (99/2)۔

ساتھ بلند مقام پر ہوں، مجھے خدشہ ہے کہ جب میں جنت میں داخل ہوں تو آپ کو نہیں دیکھ سکوں گا، تو نبی کریم ﷺ نے اس وقت ان سے کوئی بات نہیں کہی، یہاں تک کہ جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے: ﴿ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا﴾

ترجمہ: اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرے، وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا، جیسے نبی اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں۔ [النساء: ٦٩][1]۔

✓ فرمان نبوی ﷺ: "آپ جس سے محبت کرتے ہیں اسی کے ساتھ رہیں گے" سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خوشی:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص نے اللہ کے نبی ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کیا تیاری کی ہے؟ اس شخص نے کہا کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی انہیں کے ساتھ رہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے اس قول پر جتنا خوش ہوئے اتنی خوشی ہمیں کبھی نہ ہوئی[2]۔

✓ صحابہ کرام کا نبی کریم ﷺ کی تعظیم:

● حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا اور میں نے اب تک اللہ کے رسول ﷺ کو نہیں دیکھا تھا، آپ ﷺ سبز کپڑے زیب تن کئے ہوئے باہر نکلے تو میں نے

---

(1) المعجم الأوسط للطبرانی، باب المیم من اسمہ محمد (152/1) ح (477)۔

(2) صحیح بخاري، کتاب أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي τ (5/12) ح (3688)۔

اپنے بیٹے سے کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں، جس سے میرے بیٹے پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت کے سبب کپکپی طاری ہو گئی [1]۔

● اور یہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: ((میرے نزدیک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ محبوب اور زیادہ عزت والا میری نگاہ میں کوئی نہیں تھا، میں آپ کی تعظیم اور ہیبت کے سبب جب کبھی آنکھ بھر کے آپ کو دیکھنے کی طاقت نہیں پاتا تھا، اگر مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کو بیان کرنے کی بات کہی جائے تو میں نہیں بیان کر پاؤں گا، کیونکہ میں نے کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نگاہ بھر کے نہیں دیکھا ہے))[2]۔

✔ آپ کی محبوب چیز سے محبّت:

● حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں کی صلہ رحمی کرنا مجھے اپنے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی سے زیادہ محبوب ہیں [3]۔

● اور ربیع اسلمی کے صدیق τ کے ساتھ واقعہ میں ہے کہ: ((انہیں ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے غصے کے سبب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غصہ کا خوف تھا جب لوگوں نے ان سے کہا تو لوگوں نے کہا کہ: اللہ رب العالمین ابو بکر پر رحم فرمائے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس وجہ سے آپ پر ظلم کر رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے ہی تمہارے بارے میں کیا کیا بات کہا تھا؟ میں نے کہا: تم جانتے ہو یہ

---

(1) مسند الإمام أحمد، مسند المكثرين من الصحابة، حديث أبي رمثة رضي الله عنه عن النبي ﷺ (790/11)ح(7118)۔

(2) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب كون الاسلام يهدم ماقبله وكذا الهجرة والحج(112/1)ح (121)۔

(3) صحیح بخاری، کتاب أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ، ومنقبة فاطمة رضي الله عنها بنت النبي ﷺ(20/5)ح(3711)۔

کون ہے؟ یہ ابو بکر صدیق ہیں، دو میں سے دوسرے، یہی مسلمانوں کے بزرگ ہیں تم ان سے خبر دار رہو، اگر یہ تمہاری طرف متوجہ ہوں ہو اور تمہیں دیکھ لیں، تو تم ان پر میری مدد کرو پھر وہ غصہ ہوئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے غصے کی وجہ سے غصہ ہوئے ہوئے اور اللہ تعالی ان دونوں کے غصہ کی وجہ سے غصہ ہوئے تو ربیعہ ہلاک ہو گئے اور لوگوں نے کہا کہ: ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ: تم لوٹ جاؤ پھر ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور میں اکیلے ان کے پیچھے پیچھے گیا، اور میں ان کے پیچھے پیچھے رہا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گئے، تو انہوں نے جو بات ہوئی تھی اسے ویسے ہی بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر میری جانب اٹھایا اور کہا: ربیعہ تمہارے اور صدیق کے درمیان کیا مسئلہ ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس اس طرح بات ہوئی ہے تو انہوں نے مجھے ناپسندیدہ کلمہ کہا، تو انہوں نے کہا: جیسا میں نے کہا ہے ویسا تم بھی کہہ دو تا کہ قصاص ہو جائے، تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بات ہے تو تم ان کو جواب مت دو، بلکہ تم کہو کہ اے ابو بکر اللہ رب العالمین تمہیں معاف کر دے، اے ابو بکر رب العالمین تمہیں معاف کر دے۔ وہ کہتے ہیں کہ: پس ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے روتے ہوئے منہ پھیر لیا))[1]۔

✓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کو آخری مرتبہ چھونا صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی خواہش تھی:

● یہ سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ میں ترکش لئے اپنے اصحاب کی صفیں درست کر رہے ہیں، آپ کا گزر سواد بن غزیہ سے ہوا جو بنی عدی بن نجار کے حلیف تھے، اور وہ سب سے آگے نکلے ہوئے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیٹ میں اس ترکش سے دھکا دیا کہاں

([1]) المعجم الكبير للطبراني، باب الراء، ربيعة بن كعب الأسلمي يكنى أبا فراس (58/5) ح (4577) اسے البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

اسود سیدھے سے ہو جاؤ، رانہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے مجھے تکلیف دی ہے اور اللہ رب العالمین نے آپ کو عدل وانصاف کے ساتھ بھیجا ہے تو آپ مجھے قصاص دیجئے، اللہ کے رسول ﷺ نے کہا قصاص لے لو انہوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ آپ نے مجھے اس حالت میں تکلیف پہنچائی ہے کہ میرے بدن پر قمیض نہ تھی چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بطن مبارک کو کھولا اور کہا: قصاص لے لو، توانہوں نے آپ ﷺ کو گلے سے لگایا اور آپ کے پیٹ پر بوسہ دیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں یہی چاہتا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سواد تمہیں کس چیز نے ایسا کرنے پر ابھارا؟ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ جو حالت ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں، تو میں قتل سے اپنے آپ کو امان میں محسوس نہیں کرتا، لہذا میں نے چاہا کہ دنیا میں سب سے آخری عہد یہ ہو کہ میں آپ کے جسم مبارک سے اپنے جسم کو مس کروں تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے لئے خیر اور بھلائی کی دعا کی[1]۔

✓ عفراء کے دو چھوٹے بیٹے معاذ اور معوذ کا ابو جہل کو بدر کے معرکے میں قتل کرنا کیوں کہ وہ نبی کریم ﷺ کو برا بھلا کہا کرتا تھا:

● یہ نبی کریم ﷺ کی محبت کی عظیم اور جلیل صورتوں میں سے ہے جسے عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا ہے، عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں بدر کے دن صف میں کھڑا تھا تو میں نے اپنے دائیں اور بائیں جانب دیکھا تو دو چھوٹے انصاری بچے تھے میں نے یہ تمنا کی کہ کاش میں طاقتور لوگوں کے درمیان ہوتا اس وقت ان میں سے ایک نے مجھے اشارہ کیا اور کہا کہ اے چچا کیا تم ابو جہل کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں، میرے بھتیجے! تمہارا اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا کہ: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کو برا بھلا کہتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو میں اس وقت تک اس سے الگ نہیں ہوں گا جب

---

[1] السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، اور امام البانی نے السلسلۃ الصحیحۃ میں حسن قرار دیا ہے۔

تک کہ ہم دونوں میں سے کسی ایک کو موت نہ آجائے، وہ کہتے ہیں کہ: مجھے یہ دیکھ کر بہت تعجب ہوا تو دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور اسی طرح سے بات کہی، میں ابھی اسی حالت میں تھا کہ میں نے ابو جہل کو لوگوں میں چلتے پھرتے ہوئے دیکھا، تو میں نے کہا کہ: تم دونوں دیکھ رہے ہو یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے سوال کر رہے ہو، وہ کہتے ہیں کہ پھر وہ دونوں اس پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے اپنی تلوار سے مار کر اسے قتل کر دیا، پھر اللہ کے رسول ﷺ کے پاس وہ لوٹے اور انہوں نے آپ ﷺ کو اس کی خبر دی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں میں سے اسے کس نے قتل کیا ہے؟ تو ان دونوں میں سے ہر کوئی یہی کہتا ہے کہ میں نے قتل کیا ہے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی تلواروں کو پوچھ دیا ہے؟ دونوں نے کہا: نہیں، تو نبی کریم ﷺ نے دونوں تلواریں دیکھیں اور کہا کہ تم دونوں نے مل کر اسے قتل کیا ہے))[1]۔

❑❑❑

[1] صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب استحقاق القاتل سلب القتیل (1327/3) ح (1752)۔

بیویوں اور خواتین کے ساتھ آپ ﷺ کا معاملہ

اسلام آیا اور زمانہ جاہلیت میں عورتیں انتہائی افسوسناک حالت میں تھیں، بے اختیار تھیں اور ظلم، اسیری اور غلاموں کے بازاروں میں بیچنے کا شکار تھیں۔ وہ اپنے گھر والوں پر وبال اور بوجھ تصور کی جاتی تھی، ان میں سے سوائے کچھ لوگوں کے معاشرے میں ان کی کوئی عزت نہ تھی، پھر اسلام نے ان کی قدر وقیمت کو اس قدر بڑھایا جتنا پہلے کبھی بھی عورت کی قدر وقیمت نہ تھی، اس سے قبل معاملہ اس قدر خراب تھا کہ قید اور غلامی کے ڈر سے بچیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بیویوں کے ساتھ تعامل کا ایک منہج اور دستور رکھا، اور آپ ﷺ نے ان کے بارے میں خصوصی وصیت کی اور ان کی شان کو بلند کیا اور انہیں آدمیوں کا پارٹنر قرار دیا اور اپنی امت کو ان کے ساتھ احسان اور بھلائی کی وصیت فرمائی رحمت اور نرمی کو ان کے ساتھ تعامل کا منہج قرار دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! تم اپنی خواتین کے ساتھ بہترین معاملہ کرو اور تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے سب سے بہتر ہو لوگو تم خواتین کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو، اسی طرح بہترین طرز زندگی اور ہمیشہ مسکرانا آپ ﷺ کے اخلاق کا حصہ تھا آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے تھے، ان کے ساتھ اچھی بات چیت کرتے تھے، انہیں نہیں کشادہ خرچ دیا کرتے تھے، اپنی بیویوں کو ہنسایا کرتے تھے، اپنے اہل خانہ کے ساتھ کچھ دیر سونے سے پہلے جاگا کرتے تھے، آپ ﷺ انہیں انسیت پہنچایا کرتے تھے اور ان کے غصے، غیرت اور تکلیف پر آپ ﷺ صبر سے کام لیتے تھے، آپ ﷺ اس کو حکمت اور بہترین درگزر سے سلجھایا کرتے تھے، چنانچہ خواتین پہلے اور پھر بیوی ازدواجی زندگی بطور خاص اور عورتوں کے ساتھ تعامل کا عمومی طرز سے متعلق آپ ﷺ کے نظام کے مطابق بہت ہی اچھی زندگی گزارتیں، اسی طرح آپ ﷺ نے ان کے حقوق اور واجبات کو بھی بیان کیا اور اس میں کوئی تعجب بھی نہیں ہے کیونکہ اسلام میں خواتین کا مقام ہیرے اور جواہرات کے مانند ہے، وہ اپنے باپ، شوہر اور

بھائیوں کے لئے عزت و شرف اور امانت ہیں اور آپ ﷺ کی زندگی میں بہت سے واقعات پیش آئے جن میں عورتوں اور بیویوں کے ساتھ آپ کے معاملات میں رحمت نظر آتی ہے، آپ ﷺ نے ان سے ایک منہج تیار کیا جس پر اپنے رب کی مغفرت اور جنت کا طلبگار شخص چل سکتا ہے۔ سطور ذیل میں کچھ مناہج پر طائرانہ نظر ڈالیں:

✓ آپ ﷺ خواتین کو ان کے سب سے بہترین اور پسندیدہ نام سے پکارا کرتے تھے:

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دن فرمایا: اے عائش! یہ جبریل علیہ السلام آپ کو سلام پیش کر رہے ہیں، اور میں نے کہا: ان پر بھی سلام اور اللہ رب العالمین کی رحمت برکت ہو، آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی (وہ رسول اللہ ﷺ کو کہہ رہی تھی)[1]۔

● اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں: ((حبشی لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے تو اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے کہا: اے حمیرا! کیا تم ان کے کھیل دیکھنا چاہتی ہو، تو میں نے کہا: ہاں، تو آپ ﷺ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور میں نے آکر آپ ﷺ کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی رکھ دی اور اپنے چہرے سے آپ کے رخسار پر ٹیک لگالیا، وہ کہتی ہیں کہ: وہ اس دن نبی ﷺ کے بارے میں کہہ رہے تھے کہ: ابوالقاسم ﷺ بہت ہی اچھے ہیں، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بس اب ہو گیا؟ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ جلدی نہ کریں، تو آپ ﷺ کھڑے رہے اور پھر فرمایا: بس ہو گیا؟ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ جلدی نہ کریں، وہ کہتی ہیں کہ: میں ان لوگوں کے کھیل نہیں دیکھنا چاہتی تھی میرا مقصد یہ تھا کہ تمام

([1])صحیح البخاری، کتاب أصحاب النبی ﷺ، باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنہا (29/5) ح (3768)۔

خواتین کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ آپ کا مقام میرے نزدیک کیا ہے اور میرا مقام آپ کے نزدیک کیا ہے))[1]۔

"حمیراء" یہ "حمراء" کی تصغیر ہے جس سے آپ کا مقصد تھا اے سرخی نما سفید چہرے والی۔

✓ اپنی ازواج کے دلوں میں خوشی اور مسرت داخل کرنا:

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ: ((میں نبی کریم ﷺ کے پاس بچیوں کے ساتھ کھیل رہی تھی، میری بعض سہیلیاں تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں تو اللہ کے رسول ﷺ جب داخل ہوتے تھے تو وہ آپ ﷺ سے چھپنے لگتی تھیں تو آپ ﷺ انہیں میرے پاس لے آتے تھے اور وہ میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں))[2]۔

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ: ((ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ میرے پاس آئے اس وقت میرے پاس انصار کے بچیوں میں سے دو بچیاں موجود تھیں اور وہ بعاث والے دن انصار کے ترانے کو گا رہی تھیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: مگر وہ دونوں گانے والیاں نہیں تھی، ابو بکر رضی اللہ تعالی نے کہا: کیا اللہ کے رسول ﷺ کے گھر میں شیطان کا کلام پڑھا جا رہا ہے وہ دن عید کا دن تھا، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر ہر قوم کا ایک عید کا دن ہوتا ہے اور یہ ہمارے لئے عید کا دن ہے))[3]۔

✓ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ کبھی کبھار ان کے کھیل کود میں ان کا ساتھ دیا کرتے تھے:

([1])السنن الكبرى للنسائی، إباحة الرجل لزوجته النظر إلى اللعب (181/8) ح(8902) اسے البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

([2])صحيح البخاری، كتاب الأدب، باب الانبساط إلى الناس (31/8) ح(6130)۔

([3])صحيح البخاری، أبواب العيدين، باب سنة العيدين لأهل الاسلام (17/2) ح(952)۔

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں:((میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ باہر نکلیں جب میں ہلکی بدن والی تھی تو ہم راستے میں ایک جگہ رکے آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے کہا: اپ لوگ آگے بڑھ جاؤ، پھر مجھ سے کہا: آؤ دوڑ لگاتے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے میرے ساتھ دوڑ لگائغ تو میں آپ ﷺ سے آگے بڑھ گئی، پھر دوسرے سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلی جب کہ میں موٹی ہو گئی تھی، ہم راستے میں ایک جگہ رکے تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: آپ لوگ آگے بڑھ جاؤ، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: چلو دوڑ لگاتے ہیں، چنانچہ ہم لوگوں نے دوڑ لگائی تو آپ ﷺ مجھ سے آگے نکل گئے، اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے میرے کندھے پر مارا اور کہا یہ اس وقت کا بدلہ ہے))[1]۔

✓ آپ ﷺ کا اپنی بیویوں کے ساتھ رحمت، نرمی اور شفقت کا معاملہ:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :((ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ داخل ہوئے تو آپ نے دو ستونوں کے درمیان ایک رسی باندھی ہوئی پائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیسی رسی ہے تو انہوں نے کہا: یہ زینب کی رسی ہے جب وہ تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹکتی ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اسے نکال دو، تم میں سے جب کوئی چست ہو تو نماز پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ جائے))[2]۔

✓ آپ ﷺ کا صفیہ رضی اللہ عنہا کے لئے اپنے گھٹنوں کا نیچے رکھنا تاکہ وہ اونٹ پر بیٹھ جائیں:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں: ((ہم خیبر کے وقت آئے، تو جب اللہ رب العالمین نے قلعے کو فتح کر دیا، تو آپ ﷺ سے صفیہ بنت حی بن اخطب

---

(1) السنن الکبری للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، مسابقۃ الرجل زوجتہ (178/8) ح (8894)۔

(2) صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب الانبساط إلی الناس (53/2) ح (1150)۔

کی خوبصورتی کا تذکرہ کیا گیا جس کے شوہر دولہا بنے ہوئے قتل کر دیئے گئے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے لئے چن لیا، پھر آپ ﷺ ان کو لے کر نکلے یہاں تک کہ ہم سب صہباء نامی بند کے پاس پہنچے تو وہ حلال ہو گئیں، تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے خلوت اختیار کی، اور آپ ﷺ نے ایک چھوٹے پلیٹ میں ستو بنایا اور مجھ سے کہا: اپنے ارد گرد کے لوگوں کو آواز دو، تو یہی صفیہ رضی اللہ تعالی عنہ ہاں کا ولیمہ تھا، پھر ہم مدینہ کی طرف نکلے، تو میں نے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ان کے لئے اپنے پیچھے عباءہ سے سایہ کر رہے ہیں پھر آپ اپنے اونٹ کے پاس میں بیٹھ کر اپنے گھٹنے کو زمین پر رکھتے اور صفیہ اپنے پیر کو نبی کریم ﷺ کے گھٹنے پر رکھ کر اونٹ پر سوار ہو تیں))(1)۔

✓ آپ ﷺ کا اپنی بیویوں کے غم میں دلاسہ دینا اور ان کے تکلیف کو کم کرنا:

● حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: ((صفیہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حفصہ نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا ہے، تو وہ رونے لگیں، جب اللہ کے رسول ﷺ ان کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ تو انہوں نے کہا حفصہ نے میرے بارے میں کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم تو نبی کی بیٹی ہو اور تمہارے چچا بھی نبی تھے اور تم ایک نبی کی بیوی ہو، تو وہ تم پر کیسے فخر کر سکتی ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حفصہ! اللہ تعالی سے ڈرو))(2)۔

✓ آپ ﷺ کی اپنی بیویوں کے ساتھ بردباری اور ان کی غلطیوں پر انداز کرنا:

● حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ: ((ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کے گھر دستک دی تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی آواز بلند سنی تو جب آپ

---

(1) صحیح البخاری 5/135 ح 4211۔

(2) سنن الترمذی، أبواب المناقب، باب فی فضل أزواج النبی ﷺ (5/709) ح (3894) اسے البانی نے صحیح قرار دیا ہے۔

داخل ہوئے تو عائشہ کو پکڑ کر طمانچہ مارنا چاہا، اور کہا کیا میں تمہیں نبی ﷺ پر آواز بلند کرتے ہوئے نہیں دیکھ رہا ہوں پھر آپ ﷺ انہیں بچانے لگے اور ابو بکر ناراضگی کی حالت میں باہر نکل گئے، تو ابو بکر کے نکلنے کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے عائشہ سے کہا: کیا خیال ہے میں نے ہی تمہیں ان سے بچایا ہے، راوی کہتے ہیں کہ: پھر ابو بکر کئی دن ٹھہرے رہے پھر انہوں نے آپ ﷺ کے گھر دستک دی اور پایا کہ دونوں نے صلح کرلی ہے، تو انہوں نے دونوں سے کہا: مجھے اسی طرح اپنی صلح میں داخل کرو جیسے تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہم نے کرلیا، ہم نے کرلیا))[1]۔

□ آپ ﷺ کا اپنی بیویوں کے ساتھ وفا اور ان کا تزکیہ کرنا:

✓ اسی ضمن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے سلسلہ میں آپ کی تعریف بھی ہے:

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں: ((نبی کریم ﷺ جب حضرت خدیجہ کا ذکر کرتے تو ان کی تعریف کرتے، اور بہترین تعریف کرتے، وہ کہتی ہیں کہ: ایک دن اس مجھے غیرت آگئی، تو میں نے کہا: کیا آپ ﷺ ہمیشہ لال جبڑے والی بوڑھی عورت کو ہی یاد کرتے رہتے ہیں، اب تو اللہ تعالی نے آپ کو ان سے بہتر بیوی عطا فرمادی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے مجھے اس سے بہتر بیوی عطا نہیں کی ہے، جب لوگوں نے میرا انکار کیا تھا تو وہ مجھ پر ایمان لائیں تھیں اور جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تھا تو انہوں نے میری تصدیق کی تھی، انہوں نے اپنے مال سے اس وقت میری مدد کی، جب لوگوں نے مجھے محروم کر دیا تھا، اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد عطا فرمائی، جب اللہ نے دوسرے عورتوں سے مجھے اولاد نہیں دی))[2]۔

([1]) سنن أبي داود، أول کتاب الأدب، باب في المزاح (349/7) ح(4999)۔

([2]) مسند أحمد ، مسند النساء ، مسند الصديقة عائشة بنت الصديق رضي الله عنها (1) (41/365) ح(24864)۔

✓ **آپ ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا تزکیہ کرنا:**

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ((تمام عورتوں پر عائشہ کی فضیلت ایسے ہی ہے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر ہیں))[1]۔

✓ **آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کی مدد کرتے اور ان کے کام میں ہاتھ بٹاتے تھے:**

● حضرت اسود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سوال کیا: ((آپ ﷺ اپنے گھر میں رہتے وقت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: اپنے گھر والوں کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لئے نکل جاتے))[2]۔

✓ **آپ ﷺ اپنے کپڑے خود سلتے تھے اور اپنے جوتے کی مرمت خود کرتے تھے:**

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے ان سے سوال کیا گیا کہ: ((آپ ﷺ گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے اپنے کپڑے سلتے اپنے جوتے کی مرمت کرتے اور وہ سارے کام کرتے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں))[3]۔

✓ **آپ ﷺ اپنی بیویوں کے ساتھ ایک ہی برتن میں کھایا پیا کرتے تھے:**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں: ((میں حیض کی حالت میں برتن سے پیتی تھی اور اللہ کے رسول ﷺ کو وہ برتن دیتی تو آپ ﷺ اپنا منہ میرے منہ کی

([1]) صحیح بخاری ، کتاب مناقب أصحاب رسول الله ﷺ ، باب فضل عائشة رضی الله عنها (5/29)ح(3770)۔

([2])صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب: کیف یکون الرجل فی أهله(14/8)ح(6039)۔

([3])صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب من صفته ﷺ وأخباره(491/12)ح(5678)۔

جگہ رکھ کر پانی پیتے، اور میں حیض کی حالت میں پسینہ سے ہوتی ہوتی اور میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا برتن دیتی تو آپ میرے منہ کی جگہ پر منہ رکھ کر پانی پیتے))[1]۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن میں اپنے بیویوں کے ساتھ نہایا کرتے تھے:

● حضرت ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی سے مروی ہے کہتی ہیں: ((وہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن میں جنابت سے غسل کیا کرتے تھے، اسی طرح سے حضرت عائشہ اور میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی مروی ہے))[2]۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے بھی غسل کیا کرتے تھے:

● حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ:((رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا کرتے تھے))[3]۔

✓ آپ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی بیویوں کی ناراضگی کے وقت ان سے لطف نرمی اور اور ہنسی کھیل کا معاملہ کرنا:

● حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((جب تم خوش ہوتی ہو اور مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو میں سمجھ جاتا ہوں، انہوں نے کہا کہ: آپ کیسے جانتے ہیں ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں محمد کے رب کی قسم اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو نہیں ابراہیم کے رب کی قسم، وہ کہتی ہیں میں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی قسم میں صرف آپ کے نام کو چھوڑ دیتی ہوں))[4]۔

---

(1) صحیح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها وترجيله وطهارة سؤرها والإتكاء في حجرها وقراءة القرآن فيه(245/1)ح(300)۔

(2) صحیح مسلم، كتاب الحيض، باب قدر ماء الوضوء والغسل(257/1)ح(324)۔

(3) صحیح مسلم، كتاب الحيض، باب قدر ماء الوضوء والغسل(257/1)ح(323)۔

(4) صحيح البخاري، كتاب النكاح، باب: كيف يكون الرجل في أهله(36/7)ح(5228)۔

✓ امت کے عظیم اور اہم معاملات کے سلسلے میں اپنی بیویوں سے مشورہ کرنا:

● اسی ضمن میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے کو بہتر جاننا بھی ہے:((جب آپ ﷺ صلح حدیبیہ کے دن عہد لکھ کر فارغ ہوئے تو ﷺ نے اپنے صحابہ سے کہا: اٹھو اور اپنے اونٹ قربان کرو اور حلق کرالو، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم: میں نے تین مرتبہ یہی بات کہی مگر کوئی بھی تیار نہ ہوا تو جب کوئی بھی تیار نہ ہوا تو آپ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس گئے اور ان سے ماجرا بیان کیا، تو ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا: اے نبی ﷺ کیا آپ ایسا کرنا چاہتے ہیں تو آپ باہر نکلئے اور کسی سے کوئی کلمہ بھی نہ بولئے اور آپ اپنے اونٹ کو قربان کر دیں، نائی کو بلوا کر اپنا بال حلق کروا دیں، چنانچہ آپ ﷺ نکلے اور کوئی بھی بات نہ کی، یہاں تک کہ آپ نے اپنا اونٹ قربان کر دیا اور نائی کو بلوا کر اپنے بال مڈوالئے، جب صحابہ نے آپ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا تو سارے ہی لوگ کھڑے ہو گئے اور سبھی نے اپنی قربانی پیش کی اور آپس میں ایک دوسرے کے بال حلق کیے، یہاں تک کہ ان میں سے بعض بعض کو غم سے قتل کرنے کے قریب تھے))[1]۔

✓ آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو کبھی بھی نہ مارا:

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ:((اللہ کے رسول ﷺ نے کبھی اپنے ہاتھ سے کسی کو نہیں مارا، نہ ہی کسی عورت کو نہ ہی کسی خادم کو سوائے یہ کہ آپ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہوں اور جب بھی آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی گئی آپ نے اپنے لئے بدلہ نہیں لیا، لیکن اگر اللہ کے حرام کردہ چیزوں کو پامال کیا جاتا تو آپ ﷺ اللہ کے لئے انتقام لیتے تھے))[2]۔

([1])صحيح البخاری ، کتاب الشروط ،باب الشروط فی الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب و کتاب الشروط(193/3)ح(2731)۔

([2])صحيح مسلم ، کتاب المناقب ، باب مباعدته ﷺ للآثام واختياره من المباح ، أسهله وانتقامه لله عند انتهاك حرماته(1814/4)ح(2328)۔

✓ اپنی بیویوں کی غیرت کے ساتھ حکمت اور نرمی کا معاملہ:

● حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ :((نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بعض بیویوں کے پاس تھے تو امہات المومنین میں سے کسی نے ایک برتن میں کھانا بھیجا تو جس بیوی کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے انہوں نے نوکر کے ہاتھ پر مارا جس سے برتن کے ٹکڑے ہو گئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برتن کے ٹکڑوں کو جمع کیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں موجود کھانے کو جمع کرنا شروع کیا اور کہنے لگے: تمہاری ماں کو غیرت آگئی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خادم کو روکے رکھا، یہاں تک کہ جن کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ان کے گھر سے نیا برتن لا یا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کا برتن ٹوٹا تھا ان کے یہاں نیا پہنچایا اور جنہوں نے توڑا تھا ان کے گھر پر ٹوٹا ہوا برتن رکھ دیا))[1]۔

● اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتی ہیں:((مجھے کبھی بھی کسی عورت پر غیرت نہیں آئے سوائے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو بار بار یاد کرتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کے ذریعہ ان کے لئے جنت میں موتیوں کے گھر کی بشارت بھی دی گئی تھی))[2]۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی بیویوں کو اللہ کی عبادت کی یاد دہانی اور ان کی مدد کرنا:

● حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات بیدار ہوئے اور فرمایا:((سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل ہوئے، اور کتنے خزانے نازل کئے گئے، ان کمرے والیوں کو کون جگائے، کتنی ہی دنیا میں کپڑا پہننے والیاں آخرت میں بے پردہ ہوں گی))[3]۔

([1])صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ(36/7)ح(5225)۔

([2])صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الغیرۃ(36/7)ح(5229)۔

([3])صحیح البخاری، کتاب التہجد، باب تحریض النبی ﷺ علی صلاۃ اللیل والنوافل من غیر ایجاب (49/2)ح(1126)۔

✓ آپ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل وعیال کو شب بیداری کے لئے جگایا کرتے تھے:

● حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ: ((نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اپنی کمر کس لیا کرتے تھے، خود رات کو جاگا کرتے اور اپنے اہل وعیال کو بھی جگایا کرتے تھے))[1]۔

□ عورتوں سے متعلق آپ ﷺ کی وصیتیں:

✓ ان کی کمزوری کے سبب ان سے رحمت اور نرمی کا معاملہ کرنا:

● حضرت ابوہریرہ τ سے مروی ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اے اللہ میں دو کمزور لوگوں؛ یتیم اور عورت کے حق کو تیرے حوالے کرتا ہوں))[2]۔

✓ خواتین کے ساتھ نرمی، احسان اور بھلائی کی وصیت:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((لوگو عورتوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو، کیونکہ عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے اور سب سے ٹیڑھی ہڈی اس کے اوپری حصے کی ہوتی ہے ہے اگر آپ اسے سیدھا کرنے جاؤ تو توڑ دوگے، اگر آپ اسے چھوڑ دو تو اس میں ٹیڑھا پن باقی رہے گا، لوگو! تم عورتوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرو))[3]۔

✓ آپ ﷺ کا بیویوں کو اپنے کھانے اور کپڑے سے کھلانے اور پہنانے کا حکم دینا:

([1])صحیح البخاری، کتاب فضل لیلة القدر،باب العمل فی العشر الأواخر من رمضان (3/ 47)ح(2024)۔

([2])السنن الکبری للنسائی، کتاب عشرة النساء، حق المرأة علی زوجها(8/254)ح(9104)۔

([3])صحیح مسلم ، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء(2/1091)ح(1468)۔

● حضرت سعید بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ:
((میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو جب میں آپ ﷺ کے پاس لے جایا گیا یا تو میں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے تمہیں بھیجا ہے کیا اس نے جو تم کہتے ہو اس کے ساتھ تمہیں بھیجا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو انہوں نے کہا: کیا اس ذات نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے جس کا حکم تم ہمیں دیتے ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں، تو انہوں نے کہا: پھر تم ہماری عورتوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری کھیتیاں ہیں جیسے چاہو اپنی کھیتیوں میں آؤ اور جو تم کھاؤ ہیں انہیں بھی کھلاؤ اور جو تم پہنو وہی انہیں بھی پہناؤ اور تم انہیں نہ مارو، انہیں برے الفاظ نہ کہو))(1)۔

✓ ان کے ساتھ نرمی اور حسن معاملہ کو ایمان کے مکمل ہونے کی دلیل بتانا:

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:
((پھر آپ ﷺ نے ایک کلمہ کہا جس کا معنی تھا سب سے مکمل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور جو اپنے اہل و عیال سے نرمی کا معاملہ کرے))(2)۔

✓ عورت کے سلسلے میں میانہ روی کا رویہ اپنانے کی وصیت:

● حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((کوئی مومن مرد کسی مومنہ عورت کو الگ نہ کرے اگر وہ اس سے کوئی بری بات دیکھے گا تو دوسرا اچھا اخلاق دیکھ کر وہ اس سے راضی ہو جائے گا))(3)۔

---

(1) السنن الکبری للنسائی، کتاب عشرة النساء، حق المرأة علی زوجها (8/255) ح (9106)۔
(2) السنن الکبری للنسائی، کتاب عشرة النساء، حق المرأة علی زوجها (8/255) ح (9106)، السنن الکبری للنسائی، کتاب عشرة النساء، حق المرأة علی زوجها (8/255) ح (9106)، اور حدیث میں اگرچہ انقطاع پایا جاتا ہے مگر شواہد کے ساتھ حسن ہے۔
(3) صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب الوصیة بالنساء (2/1091) ح (1469)۔

✓ مار کر پھر جماع کرنے سے آپ ﷺ کا منع فرمانا:

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:((کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح نہ مارے کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر وہ آخری وقت میں اس سے ہمبستری کا خواہاں ہو))[1]۔

✓ بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کی وصیت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:((جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی طرف مائل ہو تو وہ قیامت کے دن اس طرح سے آئے گا کہ اس کا ایک بازو جھکا ہوا ہو گا))[2]۔

❑❑❑

([1])صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من ضرب النساء(7/32)ح(5204)۔

([2])السنن الکبری للنسائی ، کتاب عشرۃ النساء ، میل الرجل إلی بعض نسائه دون بعض (8/50)ح(8839)۔

تمام انسانیت پر نبی کریم ﷺ کی فضیلت کا بیان

اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد ﷺ کو بے شمار ایسے فضائل اور خصائص سے سے نوازا ہے جو اپنے کسی اور بندے کو عطا نہیں کی، اللہ رب العالمین نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا ، جبکہ پہلے جو بھی نبی آتے تھے وہ اپنی امت اور اپنے قوم کی طرف خاص طور پر بھیجے جاتے تھے، آپ ﷺ آخری رسول ہیں آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے اور آپ ﷺ سے زمین قیامت کے دن سب سے پہلے پھٹے گی اور آپ ﷺ کی امت کو اللہ رب العالمین نے تمام امتوں میں سب سے بہتر بنایا ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سب سے افضل اولیاء اللہ انبیاء کرام ہیں، اور سب سے افضل انبیاء ان میں سے وہ ہیں جو رسول بنا کر بھیجے گئے اور سب سے افضل رسول اولوا العزم ہیں، اور اولوا العزم میں سب سے افضل محمد ﷺ ہیں جو خاتم النبیین اور امام المتقین ہیں اور آپ اولاد آدم کے سردار ہیں اور انبیاء کے اجتماع کے وقت ان کے امام ہیں، اور جب وہ کسی وفد کی صورت میں ہو تو ان کے خطیب ہیں، وہی مقام محمود والے ہیں، جس کی وجہ سے اول وآخر سبھی ان پر رشک کرتے ہیں ، وہی لواء حمد کے حقدار ہیں ، وہی حوض مورود کے حقدار ہیں، قیامت کے دن تمام مخلوقات کے لئے شفاعت کریں گے، وہی وسیلہ اور فضیلہ کے حقدار ہیں، جنہیں اللہ رب العالمین نے اپنا سب سے بہتر کتاب دے کر مبعوث فرمایا: اور انہی کے لئے اپنے دین کی سب سے بہتر شریعت کو مشروع کیا، اور آپ کی امت کو لوگوں کے لئے نکالی ہوئی سب سے بہتر امت قرار دیا اور آپ کے لئے اور آپ کی امت کے لیے ہر قسم کے فضائل اور محاسن کو جمع کر دیا گیا، جنہیں آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا، یوں تو وہ سب سے آخر میں پیدا کی گئی امت ہیں لیکن بعثت کے اعتبار سے سب سے پہلی امت ہو گی[1]۔

([1])الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان، ابن تيمية(11/10)۔

□ **سطور ذیل میں آیئے ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ خصائص پر سرسری نظر ڈالیں:**

✓ **اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ ایسی چیزیں جو آپ سے پہلے کسی کو نہیں دی:**

● نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ: ((مجھے پانچ ایسی چیزیں دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو بھی نہیں دی گئیں، ایک ماہ کی مسافت سے ہی رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی، میرے لیے زمین کو مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنایا گیا چنانچہ میری امت میں سے جس کو بھی جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہ وہیں پر نماز پڑھ لے، اور میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے جب کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے مال غنیمت حلال نہ تھی، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے، اور انبیاء مجھ سے پہلے اپنے قوم کی طرف خاص طور پر بھیجے جاتے تھے اور مجھے تمام لوگوں کی طرح عام طور پر بھیجا گیا ہے))[1]۔

✓ **آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوامع الکلم اور زمین کے خزانے عطا کئے گئے:**

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے جوامع الکلم دے کر مبعوث کیا گیا ہے، جب میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں، ابو عبداللہ کا کہنا ہے: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جوامع الکلم کا معنی ہے کہ: اللہ رب العالمین ایک یا دو معاملوں میں ان تمام امور کو جمع کر دیا ہے جنہیں آپ سے پہلے کتابوں میں لکھا جاتا تھا[2]۔

✓ **آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے صفوں کو فرشتوں کے صفوں کے مانند بنایا گیا:**

● حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((ہم لوگوں پر تین طرح سے فضیلت بخشے گئے ہیں، ہماری صفوں کو فرشتوں کے صفوں کی طرح

---

[1] صحیح البخاری ، کتاب الصلاۃ، باب قول النبی ﷺ جعلت لی الأرض مسجدا وطھورا (1/95) ح (438)۔

[2] صحیح البخاری، کتاب التعبیر ،باب المفاتیح فی الید (9/36) ح (7013)۔

بنایا گیا اور ہمارے لئے پوری زمین کو مسجد بنایا گیا اور زمین کی مٹی کو ہمارے لئے پاکی کا ذریعہ بنایا گیا اگر ہم پانی نہ پائیں))[1] ۔

✓ آپ ﷺ کے ذریعہ نبوت کے سلسلے کو ختم کیا گیا:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :((مجھے انبیاء کی جماعت پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے؛ مجھے جوامع الکلم عطا کیا گیا ہے، میری رعب کے ذریعے سے مدد کی گئی ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کیا گیا ہے، میرے لیے پوری زمین کو مسجد اور طہارت کی چیز بنائی گئی ہے، مجھے پوری مخلوقات کی طرف بھیجا گیا ہے، اور میرے ذریعہ سے انبیاء کے سلسلے کو ختم کیا گیا ہے))[2] ۔

✓ آپ ﷺ کو عرش کے نیچے سے سورہ بقرہ کی آخری آیتیں دی گئیں ہیں:

● حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:((مجھے یہ آیات جو سورہ بقرہ کے آخر میں ہیں انہیں عرش کے نیچے سے دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں دی گئی تھیں))[3] ۔

✓ اپنی امت کے ساتھ رسولوں میں سب سے پہلے آپ ﷺ پل صراط کو پار کریں گے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے، تو اللہ کہیں گے: جو کسی بھی چیز کی پوجا کرتا تھا تو اس کے پیچھے ہولے بے شک ان میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہوں گے کچھ لوگ چاند کے پیچھے ہوں

([1])صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ(371/1)ح(522)۔

([2])صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ(371/1)ح(523)۔

([3])مسند أحمد ، أحادیث رجال من أصحاب النبی ﷺ، حدیث حذیفۃ بن الیمان عن النبی ﷺ(38/287)ح(23251)۔

گے ،اور کچھ لوگ شیطانوں کے پیچھے ہوں گے،اور یہ امت بچے گی جس کے ساتھ منافق بھی ہوں گے ،اللہ رب العالمین ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ میں تمہارا رب ہوں تو لوگ کہیں گے یہی ہماری جگہ ہے یہاں تک کی ہمارا رب ہمارے پاس آجائے، پھر جب ہمارے رب آئیں گے تو ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ رب العالمین ان کے پاس آئے گا اور کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، تو وہ کہیں گے: آپ ہمارے رب ہیں، تو اللہ رب العالمین ان کو بلائیں گے ،اور جہنم کے اوپر پل صراط نصب کیا جائے گا، تو سب سے پہلے رسولوں میں اپنی امت کے ساتھ پل صراط کو پار کروں گا،اور اس دن سوائے رسولوں کے کوئی بھی بات نہیں کرے گا،اور اس دن رسولوں کی بات ہو گی؛اے اللہ ہم سب کو حفاظت میں رکھ،اے اللہ ہم سب کو حفاظت میں رکھ))[1] ۔

✓ قیامت کے دن سب سے پہلے زمین جس سے پھٹے گی:

● حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ ہو عنہ کہتے ہیں کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں جس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے، میرے ہاتھ میں تعریف کا جھنڈا ہو گا،اور اس دن جو بھی نبی ہوں گے چاہے آدم ہوں یا ان کے علاوہ سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے،سب سے پہلے زمین مجھ سے پھٹے گی اور اس میں کوئی فخر کی بات نہیں ہے))[2] ۔

✓ آپ ہی شفاعت عظمی کے حقدار ہوں گے قیامت کے دن اللہ رب العالمین آپ سے کہیں گے سوال کریں آپ کے سوال کو سنا جائے گا آپ شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی:

([1])صحیح البخاری ، کتاب الأذان ،باب فضل السجود(160/1)ح(806)۔

([2])سنن الترمذی ،أبواب المناقب ، باب (887/5)ح(3615)اور کہا ہے کہ: یہ حدیث حسن ہے اور البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

● حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((اللہ رب العالمین قیامت کے دن لوگوں کو جمع کریں گے تو لوگ کہیں گے کہ چلو ہم کیوں نا اپنے رب پر کسی سے شفاعت طلب کریں تاکہ اس جگہ سے ہمیں راحت مل جائے، لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ کو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا اور آپ میں اللہ تعالی نے اپنی روح پھونکی تھی، فرشتوں کو اللہ تعالی نے آپ کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا، انہوں نے آپ کو سجدہ کیا تھا تو آپ ہمارے رب کے پاس سفارش کر دیجئے، تو وہ کہیں گے کہ میں ایسا نہیں کر سکتا اور اپنے گناہ کو بتائیں گے اور کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول تھے جنھیں اللہ تعالی نے مبعوث فرمایا تھا وہ ان کے پاس آئیں گے اور وہ کہیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا اور وہ اپنے گناہ کو یاد کریں گے، اور کہیں گے ابراہیم کے پاس جاؤ جن کو اللہ تعالی نے اپنا دوست بنایا تھا لوگ ان کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں ایسا نہیں کر سکتا اور وہ اپنی غلطی ذکر کریں گے اور کہیں گے کہ موسی کے پاس جاؤ، اللہ نے ان سے کلام کیا تھا، لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا، تم عیسی کے پاس جاؤ لوگ ان کے پاس جائیں گے تو وہ بھی کہیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا، تم محمد کے پاس جاؤ کیونکہ اللہ تعالی نے ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیے ہیں تو سارے لوگ میرے پاس آئیں گے، میں اللہ رب العالمین سے اجازت لوں گا اور جب میں اللہ رب العالمین کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ رب العالمین جتنا چاہے گا مجھے سجدے میں رہنے دے گا پھر کہے گا اپنا سر اٹھاؤ سوال کرو دیا جائے گا بات کہو سنی جائے گی شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی، میں اپنے سر کو اٹھاؤنگا اور اپنے رب کے سکھائے کلمات سے اس کی تعریف کروں گا، پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لیے ایک حد متعین کر دی جائے گی، میں انہیں جہنم سے نکالوں گا

ان کو جنت میں داخل کروں گا، پھر میں اٹھوں گا اور اور سجدے میں گر جاؤں گا تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ پھر جہنم میں کوئی نہیں بچے گا سوائے ان کے جنہیں قرآن پکڑ لے))[1]۔

✓ سب سے پہلے جس کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ :((اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت کے دروازے پر قیامت کے دن آؤنگا اور دروازہ کھلواؤں گا تو داروغہ کہے گا آپ کون ہے؟ میں کہوں گا محمد تو وہ کہے گا کہ آپ ہی کے لئے کھولنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے آپ سے پہلے میں کسی کے لئے نہیں کھول سکتا تھا))[2]۔

✓ قیامت کے دن سب سے زیادہ پیروکار نبی ﷺ ہی کے ہونگے:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :((میں تمام انبیاء میں قیامت کے دن زیادہ پیروکاروں والا ہوں گا اور سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا))[3]۔

● اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:((میں جنت میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا، کسی بھی انبیاء کی تصدیق ان باتوں میں نہیں ہوئی جس میں میری تصدیق ہوئی، اور انبیاء کرام میں سے ایک نبی ایسے بھی ہونگے جن کی امت میں سے ان کی تصدیق صرف ایک شخص نے کی ہوگی))[4]۔

✓ اللہ نے آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کردیے ہیں:

● فرمان باری تعالی ہے: ﴿إنا فتحنا لك فتحا مبينا-ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ويتم نعمته عليك ويهديك صراطا مستقيما﴾ ترجمہ: بیشک (اے نبی) ہم نے آپ کو ایک

([1])صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب صفۃ الجنۃ والنار (116/8) ح(6565)۔

([2])صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ أنا أول الناس يشفع فی الجنة و أنا أكثر الأنبياء تبعا (188/1) ح(197)۔

([3])صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ أنا أول الناس يشفع فی الجنة و أنا أكثر الأنبياء تبعا (188/1) ح(197)۔

([4])مرجع سابق۔

کھلم کھلا فتح دی ہے۔ تا کہ جو کچھ تیرے گناہ آگے ہوئے اور پیچھے سب کو اللہ تعالیٰ معاف فرمائے اور تجھ پر اپنا احسان پورا کر دے اور تجھے سیدھی راہ چلائے۔[الفتح: ۱-۲]۔

✓ اللہ نے آپ کی امت کو سب سے بہترین امت بنائی ہے:

● فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿كنتم خير أمة أخرجت للناس﴾ ترجمہ: تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے [آل عمران:110]۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں اور آپ کا دل نہیں سوتا تھا:

● حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا، تو انہوں نے کہا: ((اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ وتر سے پہلے سوتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا ہے))[1]۔

✓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیچھے اسی طرح دیکھتے تھے جس طرح سامنے دیکھتے تھے:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((کیا تم یہاں میرے قبلے کو دیکھتے ہو؟ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع اور تمہارا رکوع پوشیدہ نہیں ہے میں تمہیں اپنے پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں))[2]۔

❑❑❑

---

(1) صحيح البخاری ، كتاب المناقب ، باب كان النبی ﷺ تنام عينه ولا ينام قلبه،(4/191)ح(3569)۔

(2) صحيح البخاری ، كتاب الصلاة ، باب عظة الإمام الناس فی إتمام الصلاة وذكر القبلة(1/91)ح(418)۔

مخالفین کے ساتھ آپ ﷺ کا سلوک

نبی ﷺ نے مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں سے مخالفین کے ساتھ سلوک کے قواعد اور ضوابط بھی بتائے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے زندگی میں اس کے لئے ایک واضح منہج بتایا ہے، جو کہ فرمانِ باری تعالی: ﴿خذ العفو وامر بالعرف وأعرض عن الجاهلين﴾ ترجمہ: آپ درگزر اختیار کریں نیک کام کی تعلیم دیں اور جاہلوں سے ایک کنارہ ہو جائیں۔[الاعراف:199] کا مصداق ہے، گویا آپ ﷺ نے اسے مختلف اسالیب اور وسائل کو اختیار کرتے ہوئے عملی اور تربیتی طور پر ثابت کیا ہے، اگر معاملے میں شریعت کی مخالفت نہ ہو تو اکثر طور پر آپ ﷺ رحمت اور نرمی کے اسلوب کو اپناتے ہیں مگر آپ ﷺ کی زندگی میں ہم دیکھیں گے کہ کبھی آپ ﷺ نرمی اور آسانی اختیار کرتے ہیں، تو کبھی سختی اور قوت کا استعمال کرتے ہیں، کبھی آپ ﷺ اشارہ کنایہ کو استعمال کرتے تو کبھی آپ ﷺ صراحت سے بات کہتے تھے، کہیں آپ ﷺ تجاہل اور بردباری سے کام لیتے تھے، غرضیکہ آپ ﷺ نے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں سے اپنے مخالفین کے ساتھ عدل و تربیت کی لاجواب مثال پیش کی ہے، لہذا آپ کے اس طرح کے کئی مواقف بہت سے لوگوں کے لئے قبول اسلام کے سبب بنے، آپ ﷺ کا طریقہ کار تھا کہ آپ گستاخی کرنے والے کو معاف کر دیتے تھے اور لغزش کو بخش دیتے تھے اور جفا کرنے والوں کے جفا کشی پر صبر کرتے تھے۔

مسلمانوں اور غیر مسلموں میں سے اپنے مخالفین کے ساتھ نرمی رحمت اور حکمت کے ساتھ تعامل پر مشتمل آپ کی سیرت اور اس سے متعلق مواقف بہت ہی زیادہ ہیں جن میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں:

✓ جس دیہاتی نے آپ ﷺ کے ساتھ سختی کا معاملہ کیا اور آپ کی چادر کو کھینچا اس کے لیے آپ ﷺ کا تبسم فرمانا اور اس کو عطیہ دینے کا حکم فرمانا:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: ((میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، اس وقت آپ ﷺ پر موٹے کنارے والا نجرانی کپڑا تھا آپ ﷺ کو ایک دیہاتی نے دیکھا تو اس نے آپ کو تیزی کے ساتھ کھینچا یہاں تک کہ اس کے تیز کھینچنے کے سبب نبی ﷺ کے کندھے کے اوپر اس چادر کے کنارے کی داغ بنی ہوئی نظر آئی، اور اس دیہاتی نے کہا جو اللہ تعالی کا مال تمہارے پاس ہے اس میں سے دینے کا حکم دو، تو نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس کر اسے عطیہ دینے کا حکم دیا))[1]۔

✓ مسجد میں پیشاب کرنے والے دیہاتی کی جہالت پر آپ کا صبر اور اس کو تکلیف دینے سے صحابہ کو منع کرنا:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ: ((ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو سارے لوگ اس کی جانب دوڑ پڑے تاکہ اسے ماریں، تو نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا: اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول ڈال دو، کیونکہ تمہیں آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے))[2]۔

✓ آپ ﷺ کو تم پر موت آئے کہنے والے یہودیوں کے ساتھ آپ کا معاملہ جن کے اوپر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے سخت کلام کیا تھا:

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم ﷺ کی اہلیہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں: ((کچھ یہودی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: تم پر موت واقع ہو، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ: میں سمجھ گئی تو میں نے کہا کہ: تم پر موت اور لعنت ہو، وہ کہتی ہیں کہ: اللہ کے

---

[1] صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب ما كان النبي ﷺ يعطي المؤلفة قلوبهم وغيرهم من الخمس ونحوه (94/4) ح (3149)۔

[2] صحيح بخاري، كتاب الأدب، باب قول النبي ﷺ: يسروا ولا تعسروا (30/8) ح (6128)۔

رسول ﷺ نے کہا: اے عائشہ جلدی نہ کرو بے شک اللہ تعالی ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے، پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ نے ان کی بات نہیں سنی؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں نے بھی وعلیکم کہا ہے))[1]۔

✓ زنا کی اجازت چاہنے والے نوجوان کی بات پر آپ کا صبر کرنا اور اس سے گفتگو کرنا اور اس کو منانا:

● حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے زنا کی اجازت دے دیجئے، تو لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے ڈانٹا اور کہا خاموش ہو جاؤ خاموش ہو جاؤ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قریب آؤ چنانچہ وہ آپ ﷺ سے قریب ہوا، راوی کہتے ہیں: آپ ﷺ بیٹھے اور ارشاد فرمایا کیا تم اسے اپنی ماں کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے کہا: نہیں! اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی ماؤں کے لئے پسند نہیں کریں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے اپنی بیٹی کے لیے پسند کرو گے؟ اس نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول ﷺ، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اسے اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہیں کریں گے، کیا تم اسے اپنی بہنوں کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے کہا: نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اپنی بہنوں کے لیے پسند نہیں کریں گے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے اپنی پھوپھی کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے کہا: نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ کی قسم اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ بھی اپنی پھوپھیوں کے ساتھ اسے پسند نہیں کریں گے،، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے اپنی ممانی کے لئے پسند کرو گے؟ اس نے کہا نہیں، اللہ کی قسم اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، نبی ﷺ نے فرمایا:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الرفق فی الأمر کله (18/8) ح (6024)۔

لوگ بھی اسے اپنی ممانیوں کے لیے پسند نہیں کریں گے، کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور فرمایا: اے اللہ اس کے گناہ کو بخش دے اور اس کے دل کو پاک کردے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما، راوی کہتے ہیں: پھر وہ نوجوان اس کے بعد سے کسی بھی غلط چیز کی طرف متوجہ نہیں ہوا))[1]۔

✓ کھانے کو برابر سرابر نہ بیچنے والے صحابہ کرام کو آپ ﷺ کا حکمت بھرا حکم جس سے برائی کا تدارک بھی ہوا اور کھجور کو بھی لوٹا دیا گیا کیونکہ وہ سودی معاملہ تھا:

● حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ کے پاس کھجور لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((یہ کھجوریں تو ہمارے کھجوروں میں سے نہیں ہے؟ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ہم نے اپنے کھجور کے دو کلو اس کھجور کے ایک کلو کے بدلے بیچا ہے، تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یہ سود ہے، اسے لوٹا دو، پھر تم ہمارے کھجور کو بیچو اور ہمارے لئے اس میں سے خرید لاؤ))[2]۔

● حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ: ((نبی ﷺ کے زمانے میں ایک شخص تھا جس کا نام عبد اللہ تھا اور اسے حمار کے لقب سے جانا جاتا تھا، وہ اللہ کے رسول ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا، حضور اکرم ﷺ نے اسے شراب پینے کی وجہ سے کوڑے بھی لگائے تھے، ایک دن اسے لایا گیا یا تو آپ ﷺ نے اسے کوڑا لگانے کا حکم دیا کیا چنانچہ اسے کوڑا لگایا گیا، اسی وقت لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ اس پر لعنت کر، کس قدر اس جرم کے سبب

([1])مسند أحمد ، تتمة مسند الأنصار ، حديث أبي أمامة الباهلي الصدي بن عجلان بن عمرو ويقال:ابن وهب الباهلي،عن النبي ﷺ(545/36)ح(22211)۔

([2])صحيح مسلم، كتاب المساقاة،باب بيع الطعام مثلا بمثل(1216/3)ح(1594)۔

بکثرت لایا جاتا ہے، نبی کریم ص ﷺ نے فرمایا یااسے لعنت نہ بھیجو اللہ کی قسم میں نے اس کے بارے میں یہ جانا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے))[1]۔

✓ اسی طرح آپ ﷺ نے شراب پینے والے شخص کو لعنت کرکے اس کے خلاف شیطان کی مدد سے صحابہ کرام کو منع فرمایا تھا:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شراب پینے والے شخص کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا((: اسے مارو))ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہم میں سے کچھ لوگ اپنے ہاتھ سے مار رہے تھے کچھ اپنے جوتے سے مار رہے تھے کچھ اپنے کپڑے سے مار رہے تھے اور جب وہ واپس لوٹا تو بعض لوگوں نے کہا: اللہ رب العالمین اسے ذلیل کردے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((اس طرح نہ کہو تم ایسا کہہ کر اس کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو))[2]۔

✓ ماہ رمضان کے دنوں میں بیوی سے ہمبستری کرنے والے شخص کو معاف کرنا اور اور صدقہ دے کر اس کی مدد کرنا:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی درمیان ایک شخص آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ میں ہلاک ہو گیا ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی سے روزے کی حالت میں ہمبستری کرلی ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایک غلام ازاد کرسکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لگاتار بلاناغہ دو مہینے میں روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا:

---

(1)صحیح البخاری ، کتاب الحدود ، باب ما یکرہ من لعن شارب الخمر و إنه لیس بخارج من الملة(158/8)ح(6780)۔

(2)صحیح البخاری کتاب الحدود،باب الضرب بالجرید والنعال(158/8)ح(6777)۔

نہیں، پھر آپ ﷺ تھوڑی دیر اسی طرح رہے، اور آپ ﷺ کے پاس ایک ٹوکری کھجور لائی گئی تو آپ ﷺ نے پوچھا: سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا: میں ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے لے کر صدقہ کر دو، تو اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اسے اپنے سے زیادہ فقیر شخص پر صدقہ کروں؟! اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ فقیر کسی اور کا گھر نہیں ہے! اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لے جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو))[1]۔

✓ انجانے میں نماز کی حالت میں بات کرنے والے شخص کے ساتھ نبی پاک ﷺ کی نرمی:

● حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ: ((ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اسی دوران ایک شخص کو چھینک آئی تو میں نے یرحمك الله کہہ دیا تو سارے لوگوں نے اپنی نظریں میرے اوپر ٹکالی، میں نے کہا: کیا ہوا؟ کیا ماجرہ ہے؟ سب مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ چنانچہ سارے لوگ اپنے ہاتھ سے اپنی ران پر مارنے لگے، جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، پھر جب اللہ کے رسول ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ ﷺ سے بہتر سکھانے والا آپ سے پہلے یا بعد میں کسی کو نہیں دیکھا، اللہ کی قسم نہ آپ ﷺ نے مجھے مارا نہ برا بھلا

(1) صحيح البخاري ، كتاب الصوم ، باب إذا جامع في رمضان ولم يكن له شيء فتصدق عليه فليكفر (32/3) ح (1936)۔

کہانہ سخت الفاظ استعمال کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((بے شک نماز کی حالت میں لوگوں کے کلام درست نہیں، نماز میں صرف تسبیح، تکبیر اور قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے))[1]۔

✓ زنا کا اعتراف کرنے والی غامدیہ عورت کے ساتھ آپ ﷺ کا نرمی بھرا معاملہ اور اس پر حد نافذ کیے جانے کے بعد اس کے توبہ نصوح کی گواہی:

● حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ایک عورت ازد کے غامد قبیلے سے آئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے پاک کر دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا تیری بربادی ہو تو واپس چلی جا اور اللہ رب العالمین سے توبہ اور استغفار کر، تو اس نے کہا: میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجھے اسی طرح سے واپس کر دیں گے جیسے آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ: وہ زنا کی وجہ سے حمل سے ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا یہی بات ہے؟ اس نے کہا: آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ جاؤ یہاں تک کہ پیٹ میں موجود حمل کی ولادت ہو جائے، راوی کہتے ہیں کہ پھر انصار میں سے ایک آدمی اس کا کفیل بنا یہاں تک کہ ولادت ہو گئی، وہ شخص نبی کے پاس آیا اور اس نے نبی ﷺ کو خبر دی کہ غامدیہ عورت کے یہاں ولادت ہو گئی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر ہم اسے ابھی رجم کر کے اس کے بیٹے کو دودھ پلانے والی عورت کے بغیر نہیں چھوڑیں گے، تو انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اس کی رضاعت میرے ذمہ ہے راوی کہتے ہیں کہ: پھر اللہ کے رسول ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا))[2]۔

✓ زنا کے بعد پاکی کا مطالبہ کرنے والے معاذ بن مالک کے ساتھ صبر کا معاملہ:

([1]) صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب إذا جامع فی رمضان ولم یکن له شیء فتصدق علیه فلیکفر (3/ 32) ح (1936)۔

([2]) صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنی (3/1321) ح (1695)۔

● حضرت سلیمان ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے پاک کر دیجئے ،آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بربادی ہو تم واپس جاؤ اور اللہ تعالی سے توبہ واستغفار کرو، راوی کہتے ہیں کہ: پھر وہ واپس گئے اور تھوڑی دور جانے کے بعد پھر واپس آگئے اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے پاک کر دیجئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تمہاری بربادی ہو واپس جاؤ اور اللہ تعالی سے توبہ استغفار کرو، وہ شخص تھوڑی دور گیا پھر واپس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے پاک کر دیجئے نبی کریم ﷺ نے پھر اسی طرح سے کہا یہاں تک کہ جب چوتھی مرتبہ انھوں نے اسی طرح کہا تو اللہ کے رسول ﷺ نے کہا کہ تمہیں کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے کہا: زنا سے، تو اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں سے پوچھا: کیا وہ پاگل ہے ہیں؟ تو آپ ﷺ کو خبر دی گئی کہ وہ پاگل نہیں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا انہوں نے شراب پی ہے؟ تو ایک شخص کھڑے ہوئے اور ان کہ منہ سونگھا تو انہوں نے شراب کی خوشبو نہ پائی تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو آپ ﷺ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا، لوگ ان کے سلسلے میں دو جماعت ہو گئے، کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ وہ ہلاک ہو گیا اور اس کے گناہوں نے اسے گھیر لیا، اور کچھ لوگ کہہ رہے تھے کہ ماعز کے توبہ سے افضل کوئی توبہ ہو ہی نہیں سکتی، وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور اپنا ہاتھ انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں رکھا پھر کہا: آپ مجھے پتھر سے قتل کریں، راوی کہتے ہیں لوگ اسی حالت میں دو تین دن تک ٹھہرے رہے، پھر اللہ کے رسول ﷺ آئے جب کہ وہ سب بیٹھے ہوئے تھے، آپ ص ﷺ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے آپ ﷺ نے فرمایا: ماعز بن مالک کے لیے مغفرت کی دعا کرو کرو، راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: اللہ رب العالمین ماعز بن مالک کی مغفرت فرمائے راوی کہتے ہیں: پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہوں

نے اس طرح توبہ کیا ہے کہ اگر اسے ایک امت کے درمیان تقسیم کر دیا جائے تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے))[1]۔

✓ اہل یمامہ کے سردار یار ثمامہ ابن اثال کے ساتھ قید کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھا برتاؤ اوان کے قبول اسلام کا سبب بنا:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا وہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کس کو لے کر آئے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اور انہیں مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون میں باندھ دیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس آئے اور کہا: ثمامہ کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس خیر ہے اے محمد اگر مجھے قتل کرو گے تو خون والے کو قتل کرو گے، اگر مجھ پر احسان کرو گے تو شکر گزار پر احسان کرو گے اور اگر مال چاہتے ہو تو جو بھی چاہو مجھ سے مانگ لو، تو انہیں آئندہ دن تک چھوڑ دیا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور کہا: اے ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جو میں نے کہا تھا، اگر تم مجھ پر احسان کرو گے تو شکر گزار پر احسان کرو گے، تو پھر انہیں آئندہ دن تک چھوڑ دیا گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ثمامہ تمہارے پاس کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جو میں نے کہا وہی میرے پاس ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو، وہ مسجد سے قریب کھجور کے باغ میں گئے غسل کر کے واپس آئے اور مسجد میں داخل ہوئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، اے محمد اللہ کی قسم روئے زمین پر پر کوئی چہرہ میرے نزدیک تمہارے چہرے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں تھا مگر اب آپ کا تمہارا چہرہ میرے نزدیک سب سے محبوب ہو گیا ہے، اللہ کی قسم! تمہارے دین سے زیادہ ناپسندیدہ کوئی دین مجھے نہیں تھا، مگر اب تمہارا دین میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے، اللہ کی قسم کوئی شہر تمہارے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ میرے

([1]) صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنی (1321/3) ح (1695)۔

نزدیک نہیں تھا مگر اب تمہارا شہر میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے، بے شک تمہارے لشکر نے مجھے اس حالت میں پکڑا ہے کہ جب میں عمرہ کے لئے جارہا تھا تو تم کیا کہتے ہو؟ نبی کریم ﷺ نے انہیں خوشخبری اور حکم دیا کہ وہ عمرہ کریں، چنانچہ جب وہ مکہ پہنچے تو ان سے کسی نے کہا: کیا تم بے دین ہو گئے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں اللہ کے رسول محمد کے ساتھ اسلام قبول کر چکا ہوں، اور اللہ کی قسم یمامہ سے اب تمہاری جانب گیہوں کا ایک دانہ بھی نہیں آئے گا یہاں تک کہ نبی ﷺ اجازت نہ دے دیں))[1]۔

✓ اللہ کے حرمات کو پامال کرنے اور اللہ کے حدود کے سلسلے میں شفاعت کرنے پر آپ ﷺ کا غصہ:

● آپ ﷺ کی جانب سے مخالفت کرنے والوں اور گستاخی کرنے والوں کا عفو درگذر سے بھرا رویہ ہونے آپ کے ان کے ساتھ رحمت اور نرمی کا معاملہ برتنے کے باوجود جب اللہ رب العالمین کی حرمات پامال کی جائیں یا کوئی اللہ کے حدود میں سے کسی حد کے سلسلے میں سفارش کرتا تو آپ سخت غضبناک ہوا کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ: ((قریش کے لوگوں کو کو مخزوم قبیلے کی ایک عورت جس نے چوری کی تھی اس کا معاملہ پریشان کر رہا تھا، انہوں نے کہا: کون ہے جو اس سلسلے میں اللہ کے رسول ﷺ سے بات کرے؟ لوگوں نے کہا: یہ جرأت آخر اللہ کے رسول ﷺ کے محبوب اسامہ کے علاوہ کون کر سکتا ہے؟ چنانچہ اسامہ نے آپ ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ کے حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: اے لوگو! بے شک تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کیوں کہ جب ان میں کوئی طاقتور چوری کرتا تھا

---

(1) صحيح بخاري، باب وفد بني حنيفة، كتاب المغازي، حديث ثمامة بن أثال (170/5) ح (4372)۔

تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد نافذ کرتے تھے، اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کریں گی تو میں ان کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا))[1] ۔

● اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟)) تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا، تو لوگوں نے کہا: ہاں کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا-اب تک آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور کہا: خبردار! جھوٹ بولنا، راوی کہتے ہیں پھر آپ ﷺ اسے دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جاتے))[2] ۔

❑❑❑

([1]) صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ والنھی عن الشفاعة فی الحدود (3/1315) ح (1688)۔

([2]) صحیح بخاری، کتاب الشهادات، باب ما قیل فی شهادة الزور (3/172) ح (2654)۔

نبی کریم ﷺ کی بعض سنتیں

نبی کریم ﷺ کی قولی فعلی تقریری سنتیں جن کو آپ ﷺ نے انجام دیا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اپنی امت کو اس کے اتباع اور انجام دہی کی وصیت کی ہے وہ بے شمار ہیں سطور ذیل میں نبی ﷺ سے سے وارد صحیح سنتوں میں سے کچھ ذکر کئے جارہے ہیں:

✔ **وضو کرکے داہنی کروٹ پر سونا:**

● براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :((جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو نماز کی طرح وضو کرلو اور پھر اپنے داہنے کروٹ پر لیٹو))[1]۔

✔ **جنابت کے بعد غسل سے پہلے وضو کرنا:**

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم ﷺ کی اہلیہ کہتی ہیں:((نبی کریم ﷺ جب جنابت سے غسل کرتے تو پہلے اپنے ہاتھ دھوتے پھر نماز کی طرح وضو کرتے، پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں ڈالتے اور ان سے اپنے بالوں کے درمیان خلال کرتے، پھر آپ ﷺ اپنے سر پر تین چلو پانی انڈیلتے اور پھر اپنے پورے بدن پر پانی ڈال دیتے))[2]۔

✔ **پانی کے استعمال میں کفایت شعاری:**

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ:((نبی کریم ﷺ ایک صاع سے پانچ مد پانی کے ذریعے غسل کرتے تھے اور ایک مد کے ذریعے وضو کرتے تھے))[3]۔

✔ **جاننے اور نہ جاننے والے سبھی کو سلام کرنا:**

([1]) صحیح بخاري، کتاب الوضوء، باب فضل من بات علی وضوء(59/1)ح(248)۔

([2]) صحیح بخاري، کتاب الغسل، باب فضل من بات علی وضوء (323/4)ح(5088)۔

([3]) صحیح بخاري، کتاب الوضوء، باب فضل الوضوء بالمد(323/4)ح(5088)۔

● حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ: ((ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے بہترین اسلام کون سا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلانا، اور جاننے اور نہ جاننے والے سبھی کو سلام کہنا))[1]۔

✓ کثرت سے مسواک کرنا:

● حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((اگر میں اپنی امت پر یا لوگوں پر دشوار نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا))[2]۔

✓ سترہ کی طرف نماز پڑھنا:

● موسی بن طلحہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کے پچھلے حصے کے مانند رکھ لے تو وہ نماز پڑھے اور اس کے پیچھے سے گذرنے والے کی پرواہ نہ کرے))[3]۔

✓ سلام پھیرنے سے پہلے دعا کی کثرت:

● حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے... یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ((پھر اپنی پسندیدہ دعا اختیار کرے اور اس کو اللہ تعالی سے مانگے))[4]۔

✓ جوتوں پاک ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ نماز پڑھنا:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں))[1]۔

---

(1) صحیح بخاري، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام (12/1) ح (12)۔

(2) صحیح بخاري، کتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (167/1) ح (835)۔

(3) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترة المصلي (358/1) ح (499)۔

(4) صحیح بخاري، کتاب الاذان، باب السواك يوم الجمعة (167/1) ح (835)۔

✓ گھر میں نفل نماز ادا کرنا:

● حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جب تم مسجد میں اپنی نماز مکمل کر لو تو اپنے گھر کے لئے کچھ نماز باقی رکھو کیوں کہ اللہ رب العالمین اس نماز کے سبب اس کے گھر میں بھلائی پیدا فرماتے ہیں))[2]۔

✓ کثرت استغفار:

● ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ((اللہ کی قسم میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں))[3]۔

✓ دوران سفر امیر بنانا:

● حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جب تین لوگ سفر کے لیے نکلیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں))[4]۔

✓ کسی جگہ قیام کے وقت دعا پڑھنا:

● حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ((جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور وہ یہ دعا پڑھ لے: اعوذ بکلمات اللہ

([1]) صحيح بخاري، كتاب الصلاة،باب الصلاة في النعال(86/1)ح(386)۔

([2]) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها ، باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد(539/1)ح(778)۔

([3]) صحيح بخاري، كتاب الدعوات،باب استغفار النبي ﷺ في اليوم والليلة(67/8)ح(6307)۔

([4]) سنن أبي داود،أول كتاب الجهاد،باب في القوم يسافرون يؤمرون أحدهم (249/4)ح(2608)۔

التامات من شر ما خلق، تو وہاں سے رخصت ہوتے وقت تک اسے کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکے گی))[1]۔

✓ سفر سے واپسی کے بعد سب سے پہلے مسجد جانا:

● کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ((اللہ کے رسول ﷺ جب سفر سے واپس آتے تھے تو سب سے پہلے مسجد جا کر نماز پڑھتے تھے))[2]۔

✓ قرآن پڑھتے وقت آواز بہترین کرنا (سریلی آواز میں پڑھنا):

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو انہوں نے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ((اللہ تعالی نے کسی چیز کے لئے اس طرح حکم نہیں دیا ہے، جس طرح کسی نبی کو بلند آواز سے قرآن پڑھتے وقت آواز اچھی کرنے کا حکم دیا ہے))[3]۔

✓ دعا کے وقت تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھنا:

● حضرت عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس انہوں نے اپنے بدن میں موجود ایک تکلیف کی شکایت کی جو انہیں اسلام قبول کرنے کے وقت سے ہی لاحق تھی، اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: ((تم اپنے ہاتھ کو اپنے بدن پر اس جگہ رکھو جہاں پر تکلیف ہے اور پھر تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ: اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر کہو))[4]۔

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وغیرہ (2080/4) ح (2708)۔

(2) صحیح بخاري، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ اذا قدم من سفر (96/1)۔

(3) صحیح بخاري، کتاب الأذان، باب من کان فی حاجۃ أھلہ فأقیمت الصلاۃ فخرج (136/1) ح (676)۔

(4) صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الألم مع الدعاء (4/1728) ح (2202)۔

✓ مرغے کی بانگ کے وقت دعاء اور گدھے کی پکار کے وقت شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنا:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ ہو عنہ کہتے ہیں کہ :((نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغے کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے شیطان کی پناہ چاہو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے))[1] ۔

✓ کھانے اور پینے کے بعد اللہ کی تعریف کرنا:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ :((اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ رب العالمین بندے سے راضی ہوتا ہے اس بات پر کہ وہ ایک لقمہ کھائے تو اللہ کی تعریف کرے اور ایک گھونٹ پانی پیئے اللہ کی تعریف کرے))[2] ۔

✓ مسلمانوں کے لئے پیٹھ پیچھے دعا کرنا:

● حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ :((جو بھی مسلمان بندہ اپنے بھائی کے لیے اس کے پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے "آمین" تمہیں بھی وہی چیز ملے جس کے لئے تم اللہ رب العالمین سے اپنے بھائی کے لیے دعا کر رہے ہو))[3] ۔

([1]) صحیح مسلم ، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار ، باب استحباب الدعاء عند صياح الديك(2092/4)ح(2729)۔

([2]) صحیح مسلم ، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار ، باب استحباب حمد الله تعالى بعد الأكل والشرب(2095/4)ح(2734)۔

([3]) صحیح مسلم ، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار ، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب(636/2)ح(918)۔

✓ **مصیبت کے وقت دعا:**

● حضرت ام سلمہ نبی کی بیوی ارشاد فرماتی ہیں کہ: ((میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس بھی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها پڑھتا ہے تو اللہ رب العالمین اس کے اس مصیبت میں اس کو اجر دے دیتے ہیں اور اس کے لئے بہترین انتظامات کرتے ہیں، آپ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے اسی طرح کہا: جس طرح اللہ کے رسول نے مجھے حکم دیا تھا تو اللہ نے مجھے اللہ کے رسول کی صورت میں بہترین خلف عطا فرمایا))[1]۔

✓ **گھر میں اپنے اہل خانہ کی مدد کرنا:**

● حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ ((نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کا ہاتھ بٹاتے تھے اور پھر جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے نکل جاتے))[2]۔

✓ **فطرت کی سنتیں:**

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرانا، زائد بالوں کی صفائی، بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کاٹنا))[3]۔

✓ **چھپکلی کو مارنا:**

([1]) صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبۃ(632/2)ح(918)۔

([2]) صحیح بخاري، كتاب التوحيد، باب قول النبی ﷺ الماهر بالقرآن مع السفر الكرام البررة(9/158)ح(7544)۔

([3]) صحیح بخاري، کتاب اللباس، باب قص الشارب(160/7)ح(5889)۔

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :((جس نے چھپکلی کو پہلی مرتبہ میں قتل کیا اس کے لئے فلاں فلاں اجر ہے اور جس نے اسے دوسری مرتبہ میں قتل کیا اس کے لیے فلاں فلاں اجر ہے جو پہلے سے کم ہوتا ہے، اور جس نے تیسری مرتبہ میں قتل کیا اس کے لئے فلاں فلاں اجر ہے جو دوسرے مرتبہ سے کم تر ہوتا ہے)) [1]۔

✓ اذان کے وقت موذن کی پیروی اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا اور آپ کے لیے وسیلہ کا سوال کرنا:

● حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:((جب موذن کو سنو تو اسی طرح سے کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیوں کہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالی کی طرف سے اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، پھر میرے لیے وسیلے کا سوال کرو کیونکہ وہ جنت میں ایک جگہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لئے ہوگی اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ ہوں گا چنانچہ جس نے میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی)) [2]۔

❑❑❑

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ،باب استحباب قتل الوزغ(1758/4)ح(2240)۔

(2) صحیح مسلم ، کتاب الصلاۃ ، باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه، ثم یصلی علی ثم یسأل له الوسیلة(288/1)ح(384)۔

کچھ ایسی چیزیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ ایسے امور کی جانب اشارہ کیا ہے جن کے سلسلے میں اللہ رب العالمین نے اپنے بندوں پر کشادگی فرمائی ہے، اور انھیں حکم دیا ہے کہ وہ انہیں تلاش کریں، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے کچھ ایسے امور بھی بتائے ہیں جن سے اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہوئے اور اللہ کی خوشنودی تلاش کرتے ہوئے بچنا اور ان کا چھوڑنا ان کے اوپر ضروری ہے، لہذا مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ فرمان باری تعالیٰ: ﴿وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب﴾ ترجمہ: اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو، اور جس سے روکے رک جاؤ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔[الحشر: 7]۔ پر عمل کرتے ہوئے انہیں ترک کر دیں، انہیں اُمور میں سے کچھ حسب ذیل ہیں:

✓ لوگوں کے راستے میں اور پھل دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((لوگوں دو لعنت کا سبب بننے والے کاموں سے بچو، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دونوں کام کون سے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کے راستے میں یا ان کے سائے کی جگہ میں آلودگی اور غلاظت پھیلائے))[1]۔

✓ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا:

● حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ: ((رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے))[2]۔

([1]) صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن التخلی فی الطرق والظلال (266/1) ح (269)۔

([2]) صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن البول فی الماء الراکد (235/1) ح (281)۔

✓ **دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا اور برتن میں پھونک مارنا:**

● حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((تم میں سے کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو پیشاب کے وقت اپنے دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ ہی قضائے حاجت کے وقت اپنے دائیں ہاتھ سے گندگی صاف کرے اور نہ ہی برتن میں سانس لے))(1)۔

✓ **بائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا:**

● حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جب تم میں سے کوئی شخص کھائے تو وہ اپنے داہنے ہاتھ سے کھائے اور جب پئے تو بھی داہنے ہاتھ سے پئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے))(2)۔

✓ **آپ ﷺ نے عورت کو جنازہ کے پیچھے جانے سے منع کر دیا ہے:**

● حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہیں کہ: ((ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا ہے مگر اس میں تاکید نہیں کی گئی ہے))(3)۔

✓ **آپ ﷺ نے کسی جانور کو آگ سے جلانے سے منع فرمایا ہے:**

● حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے تو آپ ﷺ کسی ضرورت کے لئے چلے گئے تو ہم نے ایک پرندے کو دیکھا جس کے ساتھ ساتھ دو بچے تھے، ہم نے اس کے بچوں کو لے لیا تو وہ پرندہ ہمارے پاس ان کو تلاش کرتے ہوئے آیا، اسی وقت نبی کریم ﷺ واپس آگئے اور فرمایا: اس کے بچوں کو لے کر اس

---

(1) صحيح مسلم، كتاب الطهارة ،باب النهي عن الاستنجاء باليمين(225/1)ح(267)۔

(2) صحيح مسلم، كتاب الأشربة ،باب آداب الطعام والشراب وأحكامهما(158/3)ح(2020)۔

(3) صحيح بخاري، كتاب الجنائز ،باب اتباع النساء الجنائز(87/2)ح(1278)۔

کو کون پریشان کر رہا ہے؟اس کے بچوں کو اس کے پاس بھیج دو اور آپ ﷺ نے چونٹیوں کی بستی کو دیکھا جس کو ہم نے جلا دیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:((انہیں کس نے جلایا ہے؟ ہم نے کہا کہ: ہم لوگوں نے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ کوئی آگ سے عذاب دے سوائے آگ کے رب کے))[(1)]۔

✓ سونے اور چاندی کے برتن میں پینا اور ریشم کا کپڑا پہننا:

● حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((لوگوں تم سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی ریشم اور دیباج پہنو، یہ ان کے لیے دنیا میں ہے اور تمہیں آخرت میں ملے گا))[(2)]۔

✓ آپ ﷺ نے شراب پینے اور بیچنے سے بھی منع فرمایا ہے:

● حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا:((اے محمد! بے شک اللہ تعالی نے شراب اور اس کے نچوڑنے والے اور جس سے نچوڑا جائے، اس کے اٹھانے والے اور جس پر اٹھایا جائے اس کے پینے والے اس کے بیچنے والے اس کے خریدنے والے اس کے پلانے والے اور اس کے پینے والے سب پر لعنت فرمائی ہے))[(3)]۔

✓ آپ ﷺ نے سود کھانے سے بھی منع کیا ہے:

(1) سنن أبي داود، أول كتاب الجهاد ،باب في كراهية حرق العدو بالنار (309/4)ح(2675)۔

(2) صحيح بخاري، كتاب الأشربة ،باب آنية الفضة(113/7)ح(5633)۔

(3) صحيح ابن حبان، كتاب الأشربة ،ذكر استحقاق لعن الله عزوجل من أعان في شرب الخمر لتشرب(3/1219)ح(267)۔

● حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ: ((اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود کے کھانے والے، سود کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت بھیجی اور کہا کہ وہ سب کے سب گناہ میں برابر ہیں))[1]۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانوروں کو داغنے اور ان کے چہرے پر مارنے سے منع کیا ہے:

● حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک ایسے گدھے کو گزارا گیا جس کے چہرے پر داغا گیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات نہیں پہنچی ہے کہ میں نے جانوروں کے چہرے پر داغنے یا ان کے چہروں پر مارنے والوں پر لعنت بھیجی ہے))[2]۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

✓ لوگوں کی شرم گاہوں کی طرف دیکھنے سے منع کرنا:

● حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((کوئی آدمی کسی آدمی کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے شرم گاہ کو دیکھے اور نہ ہی کوئی آدمی کسی آدمی کے ساتھ ایک چادر میں سوئے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک چادر میں سوئے))[3]۔

✓ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں پر نماز پڑھنے اور ان پر بیٹھنے سے منع کیا ہے:

● حضرت ابو مرثد الغنوی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا: ((لوگوں تم قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ہی تم ان پر بیٹھو))[4]۔

([1]) صحیح مسلم، كتاب المساقاة، باب لعن آكل الربا و مؤكله(1219/3)ح(267)۔

([2]) سنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب النهي عن الوسم في الوجه والضرب في الوجه(26/3)ح(2564)۔

([3]) صحیح مسلم، كتاب الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات(266/1)ح(338)۔

([4]) صحیح مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه(668/2)ح(972)۔

✓ میت پر نوحہ اور نسب میں طعن سے ممانعت:

● حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے بیان کیا: ((میری امت میں چار چیزیں جاہلیت کے امور سے ہیں؛ جنہیں وہ نہیں چھوڑیں گے: حسب و نسب پر فخر، لوگوں کے نسب پر لعن طعن، بارش ستاروں سے طلب کرنا اور نوحہ کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر نوحہ کرنے والی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اس حال میں کھڑی کی جائے گی اس پر تارکول کے کے شلوار ہوں گے اور کھجلی والی چادر))[1]۔

✓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے:

● حضرت سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو کہتے ہوئے سنا :((نہیں! کعبہ کی قسم، تو ابن عمر نے کہا: غیر اللہ کی قسم نہیں کھانی چاہیے، کیوں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا))[2]۔

✓ سونے کو سونے سے بیچنے کی ممانعت:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے سے برابر سرابر اور چاندی کو چاندی سے برابر سرابر بیچو، جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اس نے سود والا کاروبار کیا))[3]۔

✓ بتوں، مردار اور ان کی چربیوں کے فروخت سے ممانعت:

---

(1) صحیح مسلم، کتاب الجنائز ،باب التشدید فی النیاحۃ(664/2)ح(934)۔

(2) سنن ترمذی، أبواب النذور والأیمان ،باب ما جاء فی کراهیۃ الحلف بغیر اللہ(110/4)ح(1535) البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(3) صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ باب الصرف وبیع الذهب بالورق نقداً(1212/3)ح(1588)۔

● حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو مکہ میں فتح مکہ کے سال کہتے ہوئے سنا؛((بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی فروخت سے منع کیا ہے، کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ ان کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کو لیپ چڑھائی جاتی ہے، اور چمڑوں کو تیل لگایا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے چراغوں میں استعمال کرتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے)) [1]۔

● آپ ﷺ نے میں نے سورج کے طلوع ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ ایک نیزے کے برابر اونچا ہو جائے۔

● آپ ﷺ نے چھ دن کے روزہ رکھنے سے بھی منع فرمایا ہے؛ عید الفطر کا دن، شک کا دن اور عید الاضحیٰ اور ایام تشریق کے دن۔

❑❑❑

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ باب الصرف وبیع الذہب بالورق نقداً (1207/2) ح (1581)۔

وطن سے محبت کا بیان

سیرت نبوی میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی وطن سے محبت کے کئی قصے موجود ہیں، چنانچہ مکہ ان کے نزدیک سب سے محبوب شہر تھا اگر قریش کے لوگ انہیں اس سے نہ نکالتے تو وہ کبھی نہیں نکلتے، پھر آپ ﷺ کی محبت مدینہ کی جانب منتقل ہو گئی، آپ نے مدینہ اور اس کے معالم سے خوب محبت کی، مدینہ کے اور اس کے رہنے والوں کے لئے برکت اور رزق کی دعا کی، ان محبت کے صورتوں میں سے کچھ حسب ذیل ہیں:

✓ ورقہ بن نوفل کی آپ ﷺ کو آپ کی قوم کی جانب سے مکہ سے نکالے جانے کی خبر سن کر آپ ﷺ کا تعجب اور غم: "کیا وہ لوگ مجھے نکال دیں گے":

● جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی، تو آپ ﷺ پر کپکپی طاری ہو گئی، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ((مجھے چادر اوڑھا دو، مجھے چادر اوڑھا دو، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر اپنے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی کے پاس پہونچیں، جو کہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے، اور وہ عبرانی زبان لکھنا جانتے تھے، اور تورات کو عبرانی زبان میں لکھتے تھے، وہ نابینا اور بزرگ شخص تھے، خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے چچیرے بھائی تم اپنے بھتیجے کی بات سنو، تو ورقہ نے کہا: اے میرے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو؟ آپ ﷺ نے جو دیکھا تھا اسے پورا بیان کر دیا، تو ورقہ نے کہا: یہ تو وہی ناموس ہے جس کو اللہ رب العالمین نے موسی علیہ السلام پر نازل کیا تھا، اے کاش کہ اس وقت میں طاقتور ہوتا یا کاش میں اس وقت زندہ ہوتا جب تمہاری قوم کے لوگ تمہیں نکال دیں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ انہوں نے کہا: ہاں کیونکہ تمہاری طرح کوئی بھی شخص دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ اس کے کئی لوگ دشمن بن گئے، اور اگر میں

تمہارا وہ دن پالوں گا تو میں تمہاری خوب مدد کروں گا پھر ورقہ کچھ دنوں کے بعد فوت ہو گئے، اور وحی کا سلسلہ رک گیا))[1]۔

✓ مکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل میں سب سے محبوب شہر تھا:

● حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حزورہ نامی جگہ کھڑے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ رہے تھے: ((اللہ کی قسم تو اللہ کی سب سے پاکیزہ سرزمین ہے اور تو اللہ کے نزدیک سب سے محبوب سرزمین ہے اور اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں ہرگز نہ نکلتا))[2]۔

✓ مدینہ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا اور صحابہ کرام کا اپنی یادگار جگہوں کے لئے آرزو کرنا:

● ((اے اللہ ابراہیم نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا اور اسے حرم بنایا اور میں نے مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیانی حصوں کو حرمت والا قرار دیا ہے، بایں طور کہ اس میں کوئی خون نہ بہایا جائے گا، اس میں قتال کے لیے ہتھیار نہ اٹھائی جائے گی، اس میں سے کوئی درخت نہ کاٹا جائے گا، سوائے چارے کے لئے، اے اللہ تو ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما دے، ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت عطا کر دے، اے اللہ تو ہمارے لئے ہمارے مد میں برکت عطا کر دے، اے اللہ تو ہمارے لئے ہمارے صاع میں برکت عطا کر دے، اور اے اللہ ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت عطا کر دے، اے اللہ برکت کے ساتھ دوگنا برکتیں عطا فرما، اس ذات کی

---

[1] صحيح بخاري، بدء الوحي، كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ؟ (7/1) ح(3)۔

[2] سنن ترمذي، أبواب المناقب، باب في فضل مكة (772/5) ح(3925)۔

قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مدینہ کی جو بھی گھاٹیاں ہیں جو بھی راستے ہیں اس پر دو فرشتے ہیں جو اس کی رکھوالی کر رہے ہیں یہاں تک کہ تم اس میں داخل ہو جاؤ))[1]۔

مد اور صاع: اس وقت کے ناپ تول کے پیمانے تھے۔

● حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ: جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ آئے تو ابو بکر اور بلال کو بخار آگیا، تو جب ابو بکر کو بخار آتا تو وہ کہتے تھے۔

کل امرء مصبح فی أهله　　　والموت أدنی من شراك نعله

ترجمہ:

انسان اپنوں میں رہے تو پھر احساس زندگی بھی ملے

موت تو ہے ہی رفیق سفر جیسے وہ تلوہ جو جوتے کے ساتھ چلے۔

اور جب بلال رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوتا تو وہ اپنی آواز کو بلند کرتے اور کہتے:

ألا لیت شعری هل أبیتن لیلة　　　بوادو حولی إذخر وجلیل

وهل اردن یوما میاه مجنة　　　وهل یبدون لی شامة وطفیل

ترجمہ:

اے کاش کہ بسیرا ہو مرا کسی رات، پھر سے کبھی

اذخر، جو مرے سامنے ہو، جلیل بھی ہو پھر وہ حسین وادی

اے کاش کہ میں لے سکوں پھر آب مجنہ کی چسکیاں

دیکھوں میں جی بھر کے کبھی طفیل و شامہ کی چوٹیاں

کہنے لگے: اے اللہ شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت فرما، جیسا کہ انہوں نے ہمیں ہمارے سر زمین سے بیماریوں والی جگہ کی طرف نکال دیا ہے، پھر اللہ کے رسول

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکن المدینة والصبر علی لأوائها (1001/2) ح (1374)۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ ہمارے دل میں مدینہ کے لئے مکہ کی طرح یا اس سے زیادہ محبت ڈال دے، اللہ تو ہمارے لئے ہمارے صاع اور مد میں برکت دے، اے اللہ تو ہمارے لئے مدینہ کو صحت یاب بنادے، اور اس کے بیماری کو جحفہ کی طرف بھیج دے، وہ کہتی ہیں کہ: جب ہم مدینہ آئے تو یہ اللہ کی سرزمین میں سب سے زیادہ وباؤں والی زمین تھی، وہ کہتی ہیں کہ: بطحان وادی میں گدلا پانی بہا کرتا تھا))(1)۔

✓ سفر سے وطن واپسی پر نماز پڑھنا:

● حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں: ((میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں تھا، میرا اونٹ بہت سست اور تھکا ہوا ہو گیا تھا، اللہ کے رسول ﷺ مجھ سے پہلے آئے اور میں دوسرے دن پہنچا، میں جب مسجد آیا، تو آپ ﷺ کو مسجد کے دروازے پر پایا، آپ ﷺ نے فرمایا: اب پہنچے ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کو چھوڑ و اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز پڑھو، وہ کہتے ہیں کہ: میں مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھا اور پھر واپس آیا))(2)۔

✓ سفر اور وطن سے دوری عذاب کا ایک ٹکڑا ہے:

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے، مسافر کھانے پینے اور سونے سے محروم ہو جاتا ہے چنانچہ جب وہ اپنی ضرورت پورا کرلے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے گھر والوں کے پاس جلدی جائے))(3)۔

---

(1) صحيح بخاري ، كتاب فضائل المدينة ، باب كراهية النبي ﷺ أن تعرى المدينة(33/3)ح(1889)۔

(2) صحيح مسلم ، كتاب صلاة المسافرين وقصها، باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر أول قدومه(496/1)ح(715)۔

(3) صحيح بخاري،أبواب العمرة،باب السفر قطعة من العذاب(496/1)ح(715)۔

✓ وطن سے محبت کی علامت کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشی میں اپنی سواری کو حرکت دیا کرتے تھے:

● حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ :((نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے تو اپنی سواری کو تیز کرتے اور اگر چوپائے پر ہوتے تو اسے مدینہ سے محبت کے سبب حرکت دیتے))[1]۔

✓ شہر کی نشانیوں جیسے پہاڑ اور زمین سے محبت:

● حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: ((یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں،اے اللہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا ہے اور میں اس کے دونوں ٹیلوں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیتا ہوں))[2]۔

● ابو حمید سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ :((ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے یہاں تک کہ مدینہ کے قریب ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:((یہ طابہ ہے، یہ احد ہے، یہ ایسا پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں))[3]۔

✓ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے ساتھیوں کے ساتھ نرمی اور انہیں اپنے گھر والوں سے ملنے کے احساس کے وقت واپس ہونے کا مشورہ دینا:

● حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ :((ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے ، اور ہم ایک ہی عمر کے نوجوان تھے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس 20 راتیں رکے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت نرم دل اور نرم مزاج تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ احساس ہوا کہ ہم اپنے اہل کی خواہش رکھتے

---

(1) صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینة، باب المدینة تنفی الخبث(23/3)ح(1886)۔
(2) صحیح بخاري، کتاب المغازي، باب أحد یحبنا ونحبه(103/5)ح(4084)۔
(3) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب(86/6)ح(4422)۔

ہیں تو ہم سے ہمارے گھر والوں کے بارے میں پوچھا، ہم نے آپ کو بتایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاؤ اور ان کے پاس رہو اور انہیں سکھاؤ اور انہیں حکم دو، پس جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی تمہارے لیے اذان دے اور تم میں سے سب سے بڑا شخص امامت کرے))[1]۔

✓ صحابہ کرام کا نبی کریم ﷺ سے اپنے شہروں کے بارے میں دعا کی درخواست کرنا:

● حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ((اے اللہ تعالی ہمارے شام میں برکت دے، ہمارے یمن میں برکت دے، تو لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما، لوگوں نے کہا: اور ہمارے نجد میں اے اللہ کے رسول ﷺ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہاں پر زلزلے آئیں گے اور وہاں سے فتنے رونما ہوں گے اور وہاں پر شیطان کا سینگ ظاہر ہو گا))[2]۔

✓ وطن سے دور کرنا شرعی سزا اور عذاب کی ایک قسم ہے:

● حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مجھ سے سیکھ لو، اللہ تعالی نے ان کے لیے راستہ بنا دیا، شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے، پھر رجم کیا جائے گا، اور غیر شادی شدہ غیر شادی شدہ سے زنا کرے تو اسے سو کوڑے لگائے جائیں گے اور سال بھر کے لئے جلاوطن کیا جائے گا))[3]۔

✓ وطن سے محبت میں سے یہ بھی ہے کہ وطن کی مٹی کے نام سے دعا کیا جائے:

---

(1) صحیح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة (465/1) ح (676)۔

(2) صحیح بخاری، أبواب الاستسقاء، باب ما قيل في الزلازل والآيات (32/2) ح (1037)۔

(3) سنن ترمذی، أبواب الحدود، باب ما جاء في الرجم على الثيب (41/4) ح (1434)۔

● حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض کے لئے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:((بسم الله،تربة أرضنا،بريقة بعضنا،يشفى سقيمنا،بإذن ربنا))

ترجمہ:((اللہ کے نام سے، یہ ہمارے ملک کی مٹی ہے جس میں ہم میں سے کسی کا لعاب شامل ہے اس کے سبب اور ہمارے رب کے حکم سے ہمارا بیمار شفایاب ہوگا))[1]۔

❑❑❑

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، باب رقیۃ النبی ﷺ(133/7)ح(5745)۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں غیر مسلم شخصیات کے اقوال

بے شک اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں اخلاق اور تخلیق کے اعتبار سے سب سے مکمل تھے، اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں میں سے خصوصی طور پر چنا تھا، اور حق کے ساتھ آپ کا تزکیہ فرمایا، اور آپ کی نبوت کی گواہی دی اور اس کی تاکید کے طور پر ایسی نشانیاں اور علامات و براہین نازل کیں جن میں کسی شک کی گنجائش نہیں، پس وہ کسی اور کے گواہی کے محتاج نہیں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں یورپی منصفیں کے اقوال کا ذکر کرنا انہی میں سے کچھ لوگوں کے نبی کی رسالت کے جھٹلانے اور آپ کی گستاخی اور آپ کی پاکیزہ شخصیت کو داغدار بنانے کے رد کے طور پر ہے، جیسا کہ کہا گیا ہے کہ: "حق وہ ہے جو دشمن کی طرف سے ہو"، آیئے سطور ذیل میں ہم غیر مسلم منصفیں کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کچھ اقوال کو ملاحظہ فرمائیں:

● قصة الحضارة (تہذیب کی کہانی) نامی کتاب کے مؤلف ڈیورنٹ کہتے ہیں کہ: ((اگر ہم کسی عظیم کی اس عظمت پر فیصلہ کریں جس نے انسانوں پر اپنا دور رس اثر چھوڑا ہے، تو ہم کہیں گے کہ: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تاریخ کے عظیم لوگوں میں سے سب سے عظیم ترین ہستی تھے))[1]۔

● یورپی تاریخ نگار جیمس البرٹ مشنر: "معجزاتی شخصیت" نامی اپنے ایک مقالے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: ... اور تحقیق کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی معجزاتی شخصیت سے جزیرہ عرب بلکہ پوری مشرقی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے بتوں کو توڑا اور ہمیشہ رہنے والا ایک دین قائم کیا جو صرف ایک اللہ پر ایمان کی دعوت دیتا ہے۔

● فرانسیسی فلسفی کارڈیو و کہتے ہیں: ((بے شک محمد اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ایک نبی تھے، وہ صاحب الہام اور مومن تھے، کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلند مقام تک نہیں پہنچ سکتا، بے

---

[1] کتاب قصة الحضارة 47/13۔

شک برابری اور بھائی چارے کی جو بنیاد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کے ماننے والوں کے درمیان ڈالی ہے وہ خود اسے عملی طور پر انجام دیا کرتے تھے))[1]۔

● انگریز فلسفی برناڈ شا کہتے ہیں: بے شک دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فکر کو فروغ دینے والے اچھے انسان کی ضرورت ہے، اور اگر دنیا کو شر اور فساد سے نجات حاصل کرنا ہے تو اس کے لیے یہ دین اپنانا ضروری ہے، بے شک یہ دین امن، عدل وانصاف اور کامیابی کا دین ہے، یہ ایسی شریعت ہے جو دنیا کے تمام امور کو شامل ہے، اس میں کسی چیز کی کوئی کمی نہیں ہے۔

● نیز ایک جگہ اور کہتے ہیں: بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانیت کی حفاظت کرنے والا کہنا چاہیے، میرے خیال سے اگر ان کی طرح کوئی شخص اس نئی دنیا کی باگ ڈور سنبھال لے تو سارے مسائل حل ہو جائیں گے اور دنیا میں امن وکامرانی عام ہو جائے گی، بے شک محمد گزشتہ اور دور حاضر کے لوگوں میں سب سے مکمل انسان ہیں اور آنے والوں میں ان کے مثل کسی شخصیت کے وجود کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ہے۔

● لامارٹن کہتے ہیں: بے شک محمد کی طرح زندگی اور ان کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی قوت اور ان کی کوشش اور اپنی امت کی خرافات کا خاتمہ اور اپنے قبیلے کی جاہلیت کا ازالہ اور مشرکین کی طرف سے حاصل ہونے والی پریشانیوں پر صبر یہ سب اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے تھے آپ ایک فلسفی خطیب رسول اور شریعت ساز اور لوگوں کے لئے عقل کی طرف رہنمائی کرنے والے اور ایک بے شک وشبہ دین کی تاسیس کرنے والے تھے۔

● ایک عظیم روسی ناول نگار اور بڑے فلسفی ٹالسٹائی جسے اسلام اور اس کی تعلیمات پسند تھیں اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت سے متاثر تھا، جیسا کہ اس کے کاموں سے ظاہر ہے وہ "محمد کون ہیں؟" نامی اپنے ایک مقالے میں لکھتے ہیں کہ: ((بے شک محمد ایک موسس اور رسول تھے وہ ان

---

(1) النبی ﷺ کما تحدث عنہ المنصفون والعقلاء فی الغرب، موقع صید الفوائد۔

عظیم آدمیوں میں سے تھے جنہوں نے انسانی معاشرے کی بہت زیادہ خدمت کی ہے، ان کے فخر کے لئے یہی کافی ہے کہ انہوں نے ایک امت کو حق کی روشنی کی طرف رہنمائی کی، اور انہیں سکون وامن کی طرف متوجہ کیا، آپ کے ماننے والے زہد وورع کو ترجیح دیتے ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی امت کے لوگوں کو خون خرابہ سے روکا ہے، اور آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے ترقی اور تعمیر کے راستے ہموار کیے ہیں، جو کہ ایسا عمل ہے جو صرف اسی کے بس کی بات ہے جسے خاص طاقت دی گئی ہو اور آپ کی طرح کا انسان یقیناً احترام اور تعظیم کے قابل ہے))[1]۔

● ابراہیم خلیل عیسائیت کی دعوت دینے والے پادری کہتے ہیں: یہ نبی ہمیشہ رہنے والے اس معجزے سے مرتبط ہیں جس کی خبر ہمیں مسیح علیہ السلام نے دی تھی، یہ ان کے بارے میں بات کرتے ہیں اور تمہیں آنے والے امور کی خبر دیتے ہیں اور وہ معجزہ قرآن کریم ہے، یہ رسول ﷺ کا وہ معجزہ ہے جو تا قیامت باقی رہے گا، قرآن کریم ہر ناحیے سے جدید علم سے آگے ہے چاہے طب ہو، فلک ہو، جغرافیہ ہو، جیلوجی ہو، قانون ہو، معیشت ہو، تاریخ ہو، ہمارے زمانے میں اسی سے علم کو یہ قوت ملی ہے کہ وہ قرآن کے بیان کردہ چیزوں کی معرفت حاصل کر سکیں، اور وہ کہتے ہیں کہ: ((مجھے یہ یقین ہے کہ اگر میں ایسا انسان ہوتا جو کسی بھی آسمانی پیغام پر ایمان لانے والا نہ ہوتا اور میرے پاس کچھ لوگ آتے اور قرآن میں پہلے سے تمام پہلوؤں کے ساتھ موجود جدید علوم کے بارے میں بتاتے تو میں آسمان وزمین کے خالق اللہ رب العزت پر ضرور ایمان لے آتا اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا[2])) ۔

● پروفیسر رام کرشن راؤ اپنی کتاب "محمد نبی" میں کہتے ہیں: ((محمد کی شخصیت کا ہر جانب سے احاطہ کرنا تو ناممکن ہے، لیکن میری استطاعت صرف اتنی ہی ہے کہ میں تسلسل کے

([1])اور روسی ادیب نے نبی ﷺ سے متعلق ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام اس نے "من حکم محمد" رکھا ہے۔

([2])دعاوی الطاعنین فی القرآن الکریم فی القرن الرابع عشر الهجری والرد علیها، عبدالمحسن بن زبن بن متعب المطیری (156/1)۔

ساتھ خوبصورت شکل میں آپ کی زندگی سے متعلق مختصر جانکاری پیش کروں، محمد نبی تھے، محمد جنگجو تھے، محمد تاجر تھے، محمد سیاستدان تھے، محمد خطیب تھے، محمد صلح کرنے والے تھے، محمد یتیموں کے آسرا تھے، محمد غلاموں کے مددگار تھے، محمد عورتوں کو آزاد کرنے والے تھے، محمد قاضی تھے، تمام معاملات میں یہ سارے خوبصورت کردار آپ کو اصل ہیرو بناتے ہیں))۔

● مہاتما گاندھی "ینگ انڈیا" نامی اخبار کے ساتھ اپنی گفتگو میں کہتے ہیں:((میں نے چاہا کہ ایسے شخصیت کی صفات کو جانوں جس نے کروڑوں انسانوں کے دل جیت لیے ہوں،... تو اب مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ اسلام کے اتنا بلند مقام پانے کے پیچھے تلوار نہیں تھا، بلکہ اس کے پیچھے تو مجھے نبی ﷺ کی سادگی اور عہد و پیمان کی باریکی اور سچائی، اور اپنے ساتھیوں اور پیروکاروں کے لئے اخلاص، ایثار اور کھو جانے کا جذبہ، اور اپنے رب اور اپنی رسالت میں مطلق بھروسہ اور بہادری تھی، یہی وہ صفات ہیں جن سے آپ کا راستہ آسان ہوا، اور پریشانیاں ختم ہوئیں، کوئی تلوار ہرگز نہیں تھا، رسول ﷺ کی زندگی کا دوسرا حصہ پڑھنے کے بعد مجھے کافی افسوس ہوا کہ مراجع کی قلت کے سبب میں اب آپ کی عظیم زندگی کے بارے میں زیادہ جانکاری نہیں حاصل کر سکوں گا))۔

● مائیکل ہارٹ اپنی کتاب تاریخ کے سو آدمی میں کہتے ہیں کہ :((محمد کو اپنی کتاب کے اندر تاریخ کے اہم ترین اور عظیم آدمیوں میں پہلے نمبر پر رکھنے سے ہو سکتا ہے کہ قاری ششدر اور حیران رہ جائے حقیقت یہ ہے کہ تاریخ میں وہی اکیلے ایسے شخص ہیں جو دینی اور دنیاوی اعتبار سے ہر معیار میں سب سے زیادہ کامیاب ہوئے تھے۔

کئی رسول اور نبی اور حکیم گذرے ہیں جنہوں نے بہت ہی عظیم پیغام کی شروعات کی لیکن وہ اسے پورا کیے بغیر فوت ہو گئے، جیسے مسیحیت میں مسیح یا اس میں ان کے علاوہ لوگوں نے مشارکت کی، یا ان کے علاوہ ان کی طرف دوسرے لوگ پہلے بھی آئے، جیسے موسیٰ یہودیت میں، لیکن محمد ﷺ وہ اکیلے ایسی شخصیت ہیں جنھوں نے اپنے دینی پیغام کو مکمل کیا اور اس کے احکام مکمل ہوئے اور اس پر آپ کی زندگی میں بہت سے لوگ ایمان بھی لائے، اور اس لیے بھی کہ آپ

نے دین کے ساتھ ایک نئی سلطنت بھی قائم کی، چنانچہ آپ ﷺ دنیاوی طور پر بھی کامیاب رہے ،آپ نے قبیلوں کو ایک قوم اور قوموں کو ایک امت میں متحد کیا،اور ان کے لیے ان کی زندگی کی تمام بنیادیں رکھی،اوران کی دنیا کے معاملات کو مرسوم کیا،اورانہیں اپنی زندگی میں ہی بھی دنیا میں آگے بڑھنے کی پوزیشن میں رکھا، یہ بھی آپ نے اپنی زندگی ہی میں کی، چنانچہ وہی تھے جنہوں نے اپنے دینی اور دنیاوی پیغام کو شروع کرکے اسے پایہ تکمیل تک بھی پہونچایا۔

● اور فیپس نے "اڈنبرگ یونیورسٹی" میں تاریخ کے استاذ اور عربک اور اسلامک لٹریچر کے ماہر اسکاٹش مورخ منٹگمری کے قول کو نقل کیا ہے کہ: ((مغربی دنیا میں کسی بھی تاریخ ساز شخصیت کو اس قدر تکریم وتقدیر حاصل نہ ہوئی جتنی محمد کو حاصل ہوئی))۔

بے شک مغربی مصنفین محمد ﷺ کے بارے ہر بری چیز کی تصدیق کی جانب مائل ہوئے ہیں،اور جب بھی محمد ﷺ کے ذریعے کئے گئے کام کو اہل غرب کی نگاہ میں بابنانے اور اس میں تحریف کرنے کا موقع ملا اس کو حقیقت بنا کر پیش کرنے کے لئے اپنی ساری کوششیں صرف کردیں۔

● ولیم فیپس مزید کہتے ہیں: ایسی بات بھی نہیں ہے کہ نصرانیوں میں سے کسی نے بھی محمد کو خیر کے ساتھ ذکر نہیں کیا ہے، آٹھویں صدی میں ایسورین چرچ کے پادری بشپ تیموس کہتے ہیں: محمد ہر تقدیر احترام کے حقدار ہیں،انہوں نے انبیاء کا منہج اختیار کیا کیونکہ انہوں نے لوگوں کو توحید کا سبق سکھایا اور انہیں نیک اعمال کی طرف رہنمائی کی اور انہوں نے شرک اور بت پرستی کا قلع قمع کیا۔

تحقیق کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو اللہ کی سے روشناس کروایااور شرک کو ختم کرنے کے لیے تلوار بھی اٹھائی، پس وہ ابراہیم علیہ السلام کی طرح ہیں انہوں نے اپنی قوم کو بلند کیا اور انہیں بت پرستی سے بچایا[1]۔

● انگلیکن پادری کینتھ کراگ کہتے ہیں:((یہ نبی محمد یکتائے زمانہ اور ممتاز تھے جو بار بار وجود میں نہیں آتے))اوراس پر اضافہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:((قرآن کریم نے ایک اہم اشارہ اور واضح دلیل دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اللہ کی طرف سے وحی تھی،اور قرآن کریم کی عربی بلاغت اور ایجاز اس کے اللہ رب العالمین کی طرف سے وحی ہونے پر سب سے بہترین دلیل ہے))[2]۔

❑❑❑

([1])شهادات المنصفين من غير المسلمين في خاتم النبيين، شبكة الألوكة(خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق غیر مسلم انصاف پسندوں کی گواہیاں،الوکہ ویب سائٹ)۔

([2])مرجع سابق۔

نبی ﷺ کے بارے میں کہے گئے بہترین منتخب اشعار

—اعشی نبی ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

متی ما تناخی عند باب ابن هشام   تريحی وتلقی من فواضله يدا
نبی يری مالا ترون وذكره   أغار لعمری فی البلاد وانجدا
له صدقات ما تغب ونائل   وليس عطاء اليوم مانعه غدا

ترجمہ:

صدا دیں گے اگر، در ہاشم پہ جا کے   ملے سکوں، بھریں ہاتھ، ان کی عطا سے
نگاہ نبی نے وہ دیکھا جو ہمیں آیا نہ نظر   ہیں رشک کناں دہر و نجد، ان کی دعا سے
تمام ان کی عنائتیں جو ہو گئیں ہم پر   رہیں گی جاری وساری، رکیں گی نہ وہ کہیں پر (1)

—حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی تعریف کرتے ہیں کہ:

أغر عليه للنبوة خاتم   من الله مشهود يلوح ويشهد
وضم الاله اسم النبی الی اسمه   اذ قال فی الخمس المؤذن أشهد
وشق له من اسمه ليجله   ذو العرش محمود وهذا محمد
نبی أتانا بعد يأس وفترة   من الرسل والأوثان فی الارض تعبد
فامسی سراجا مستنيرا وهاديا   يلوح كما لاح الصقيل المهند
وأنذرنا نارا وبشر جنة   وعلمنا الاسلام فالله نحمد

ترجمہ:

سجا ہے ختم نبوت کا تاج منور، جن کے سر   وہ شاہد بھی ہیں، مشہود ربانی بھی ہیں ظاہر
خدا نے جوڑا ہے جن کے نام کو اپنے نام کے ساتھ   گواہی دیتا ہے اس پر مؤذن ہر آذان کے ساتھ
چنا اپنے ناموں سے اللہ نے جس ہستی کا نام   عرش والے کے ہیں جو محمود، یہ محمد ہیں

---

(1) ترجمہ میں عقدی اعتبار سے خلل ہے۔

نبی تشریف لائے تب یہاں ظلمت کے ڈیرے تھے — پرستش بت کی ہوتی تھی، رسل بھی پوجے جاتے تھے
وہ ہیں مینار روشن اور ہیں نور ہدایت بھی — چمک انکی کے آگے ماند ہے سیف مہند بھی
ڈرایا آگ سے بھی ہمیں، اور دی بشارت بھی جنت کی — بتادیا ہمیں اسلام، خدا کا شکر ہے سب ہی

-بوصیری اپنے نے "قصیدہ محمدیہ" میں کہتا ہے:

محمد أشرف الاعراب و العجم — محمد خير من يمشي على قدم
محمد باسط المعروف جامعة — محمد صاحب الاحسان والكرم
محمد تاج رسل الله قاطبة — محمد صادق الاقوال و الكلم
محمد ثابت الميثاق حافظه — محمد طيب الأخلاق و الشيم
محمد خبيت بالنور طينته — محمد لم يزل نورا من القِدم
محمد حاكم بالعدل ذو شرف — محمد معدن الانعام و الحكم

ترجمہ:

محمد اشرف الانسان ہیں سبھی عرب و عجم میں — محمد وہ ہیں، خیر و برکت سے بھرے جن کے قدم ہیں
محمد سے ہی پھیلی خیر ہے اس پورے عالم میں — محمد صاحب احسان ہیں، اور منبعجود و کرم ہیں
محمد تاج ہیں قطبوں کے اور سارے رسولوں کے — محمد جب بھی کچھ بولے، کرے ہیں بات اصولوں کی
محمد جب کریں وعدہ تو اس کا پاس رکھتے ہیں — محمد صاحب اخلاق، بھلی عادات رکھتے ہیں
محمد کی مٹی میں نور کا جلوہ فروزاں ہے — محمد نور کے پیکر ہیں، زمانے کا یہ فرمان ہے
محمد قاضیئے انصاف ہیں رتبے کے مالک ہیں — محمد گنج نعمت ہیں، وہ حکمت کے بھی سالک ہیں

-احمد شوقی نبی ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ولد الهدى فالكائنات ضياء — وفم الزمان تبسم وثناء
الروح والملأ الملائك حوله — للدين و الدنيا به بشراء
وحديقة الفرقان ضاحكة الرُّبا — بالترجمان شذية غناء
بك بشر الله السماء فزينت — وتضوعت مسكا بك الغبراء
وبدا محياك الذى قسماته — حق وغرته هدى وحياء

ترجمہ:

آپ تشریف لے آئے تو عالم جگمگا اٹھا　　جو چہرہ کل تھا پژمردہ، وہ کیسے کھل کھلا اٹھا
جمع ہیں آپ کی محفل میں جبریل و ملائک بھی　　بشارت دے رہے ہیں آپ کو وہ دین و دنیا کی
باغ فرقاں خوش ہے جب سے مل گئی برکت اسے　　اک ترجماں جو گا کے کردے محو فرحت اسے
بشارت دی خدا نے آسماں کو تو وہ مزین ہو گیا　　وہ مٹی بن گئی خوشبو جسے آپ کے قدموں نے چھوا
حیات باسعادت کو گر کریں تقسیم ہم، باہم　　سراپا حق، ہدایت ہے، وجاہت ہے، حیاء ان کی بھی ہے دائم

-احمد شوقی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل واخلاق کی صفت یہ کہتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

زانتك　في الخلق العظيم شمائل　　يغرى بهن ويولع الكرماء
أما الجمال فأنت شمس سمائه　　وملاحة الصديق منك اياء
والحسن من كرم الوجوه وخيره　　ما أعطى القواد و الزعماء
و اذا عفوت فقادرا　ومقدرا　　لا يستهين بعفوك الجهلاء
و اذا رحمت فانت ام　او اب　　هذان في الدنيا هما الرحماء
و اذا غضبت فانما هي غضبة　　في الحق لا ضغن و لا بغضاء
و اذا رضيت فذاك في مرضاته　　و رضا الكثير تَحَلُّمٌ و رياء

ترجمہ:

آپ کی زینت کا باعث آپ کے اطوار ہیں　　رشک کرتے ہیں کراماء جن پہ، آپ وہ سرکار ہیں
آپ ہیں آفتاب فلک، اس جمال و حسن کے　　ساتھ جس کا اسے میسر وہ ہی جلوہ آپ ہیں
حسن جلوہ گر ہے جو ان کے رخ پر نور پہ　　شاذ ملتا ہے وہ شاہوں میں اور قادہ جمہور پہ
معاف کر دینے کا شیوا آپ کی فطرت میں ہے　　جاہلوں کو معاف کر دیتے ہیں تو کیا یہ ان کی اہانت ہے
معاف فرما دیتے ہیں آپ والدہ و والد کی مثل　　یہی دو ہستیاں ہیں دھڑکتے ہیں آپ سے جن کے دل
گر حق کی پامالی نہ ہو، یا فتنوں کا سر اٹھتا نہیں　　آپ کا دل کبھی پھر خشمگیں ہوتا نہیں
راضی ہو جاتے ہیں آپ، اللہ کی خوشنودی کے لیئے　　ورنہ یہ شیوا ہے اکثر دکھلاوے، ریاکاری کے لیئے

— زہیر بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ "بانت سعاد" نامی اپنے مشہور قصیدے میں کہتے ہیں:

ان الرسول لنور یستضاء به مهند من سیوف الله مسلول
فی فتیه من قریش قال قائلهم ببطن مکه لما اسلموا زولوا
زالوا فما زال أنکاس ولا کُشُفٌ عند اللقاء ولا میل معازیل

ترجمہ:

رسول اک نور کا پیکر، اجالا ان کے دم سے ہے وہ سیف اللہ مہند ہیں، جو لہراتی ہوئی نکلے
کہیں جب نوجوانان قریش کسی کے اسلام لانے پر مکہ کی وادیاں چھوڑو، چلو، نکل جاو یہاں سے تم
نکل تو وہ گئے لیکن خوار پھر بھی ہوئے دشمن مگر جب آملے ان سے تو کیا نہ کوئی شکوہ نہ شتم

—ابوالعتاہیہ نبی ﷺ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

لیبك رسول الله من کان باکیا ولا تنس قبرا بالمدینه ثاویا
جزی الله عنا کل خیر محمدا فقد کان مهدیا دلیلا و هادیا
ولن تسری الذکری بما هو اهله اذا کنت للبر المطهر ناسیا
أتنسی رسول الله افضل من مشی وآثاره بالمسجدین کما هیا
وکان أبر الناس بالناس کلهم وأکرمهم بیتا وشعبا وو ادیا
تکدر من بعد النبی محمد علیه سلام الله ما کان صافیا
فکم من منار کان أوضحه لنا ومن علم امسی و أصبح عافیا
رکنا الی الدنیا الدنیة بعده وکشفت الأطماع منا المساویا

ترجمہ:

رسول اللہ میں حاضر ہوں، یہ کہہ دوائے دل بسمل جو پہنچو روضہ اقدس جہاں پر ہیں مکیں خیر الرسل
جزائے خیر دے یارب میرے آقا محمد کو جو ہیں ہادی بر حق، رہبر بھی ہیں، ہدایت دیں وہ امت کو
کرو پھر ذکر ان کا تم، وہ ہیں اس یاد کے قابل وہی بہتر ہیں انسانوں میں، وہ ہیں ابرار میں افضل
رسول اللہ کو نہ بھولیں، رہے عالی جو رتبے میں نشاں ان کے ہیں دائم ہر دو حرم کے آستانوں میں
وہ ہیں ابرار کے سردار اس دنیائے انساں پہ رہے ہیں مہرباں اپنوں پہ، لوگوں پہ اور سارے جہاں پہ
دل پر شوق مکدر ہو گئے ہیں محمد، آپ کے جانے کے بعد سلام ان پہ، وفا کے تھے پیکر اور نشاں سب کی محبت کے

دکھاوہ دے گئے ہم کو منارے وہ جو روشن ہیں — علم کے نور سے، اور دین و دنیا کی ہدایت سے
چلے جب آپ ہم کو چھوڑ کر اس دنیائے فانی میں — تو بعد اس کے پڑے ہیں ہم جہان طمع و لالچ میں

ابو عبد اللہ ابن خیاط شاعر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہتے ہیں:

کل القلوب الی الحبیب تمیل — ومعی بھذا شاھد و دلیل
أما الدلیل اذا ذکرت محمدا — فتری دموع العارفین تسیل
ھذا مقالی فیك یا شرف الوری — ومدحی فیك یا رسول اللہ قلیل
ھذا رسول اللہ ھذا المصطفی — ھذا لرب العالمین رسول
صلی علیك اللہ یا علم الھدی — ما لاح بدر فی السماء دلیل
ھذا رسول اللہ نبراس الھدی — ھذا لکل العالمین رسول

ترجمہ:

تمام دل ہی تو مائل ہیں سوئے حبیب — دلیل ان سے محبت کی مجھ سے نہ بھلا کیوں مانگیں
کیا یہ کم ہے جب جہاں جناب محمد کی بات چلے — تو اشک بہتے ہیں عارفوں کے کہ جیسے برسات چلے
میں اپنی کم مائیگی پہ نادم ہوں یا خیر الوریٰ — شان آپ کی پر نہ ہو سکی بیاں مجھ سے ذرا
وہی ہیں آپ رسول اللہ محمد مصطفی — جنہیں بخشا ہے اللہ نے رتبہ اپنے خلیل کا
آپ پر ہو درود، اے ہدایت کے علم — آپ کا جو فیض ہے وہ ہے مانندے بدر اتم
یہ رسول اللہ ہیں اور ہیں ہدایت کے امیں — یہ وہی ہستی ہیں جو ہیں رسول العالمیں

حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرثیہ کے طور پر بہت ہی سچی بات کہتے ہیں:

وما فقد الماضون مثل محمد — ولا مثله حتی القیامه یفقد

ترجمہ:

دہر نے کھویا نہیں مثل محمد مصطفی — نہ مل سکے گا ان کے جیسا تا قیامت بخدا

□□□

خاتمہ

میرے اوپر یہ اللہ رب العالمین کا احسان ہے کہ اس نے مجھے اس کتاب کے لئے یہ علمی مادہ اختیار کرنے اور ان کے جمع وترتیب کی توفیق عطا فرمائی، میں نے خیر البشر ﷺ کی سیرت آپ کے شمائل ،آپ کے اخلاقِ کریمہ، آپ کے مناقب اور ان خصوصیات کے کچھ پہلوؤں کو بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے، جن کو اللہ تعالی نے خاص طور پر تمام مخلوقات میں نبی پاک ﷺ کو عطا کیا تھا، اس کو جمع کرنے اور تیار کرنے میں میں نے اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ مادہ آسان اور مختصر ہو جس میں ملل میں ڈالنے والی طوالت اور خلل پیدا کرنے والی پیچیدگی نہ ہو، کتاب کے مضامین سے متعلق قصے اور روایات پر مشتمل مصادر اور مراجع اور احادیث کی کثرت کے باوجود پڑھنے والوں کے لئے احادیث، قصوں اور روایات کی صحت کے بارے میں بحث وتدقیق کے بوجھ کو کم کرتے ہوئے میں نے اس کے محتوی کو جمع کرنے میں سنت اور سیرت نبوی کے صحیح مصادر اور علماء امت کے یہاں مقبول دیگر مصادر پر اعتماد کیا ہے۔

اپنے اس کتاب کا خاتمہ لکھتے ہوئے مجھے خوشی ہو رہی ہے مگر ساتھ ہی یہ احساس بھی دل کو جلا رہا ہے کہ میں نبی ﷺ کی معطر سیرت اور آپ کے اخلاق کریمہ اور شمائل محمودہ کے ساتھ زندگی گذارنے سے الگ ہو رہا ہوں، نبی کریم ﷺ کی شمائل کو پڑھتے ہوئے اور ان کی ورق گردانی کرتے ہوئے ہماری زبان پر اللہ کی تعریف اور اس کا شکر آجایا کرتا ہے کہ رب تعالی نے ہمیں خیر البشر محمد ﷺ کی امت میں سے بنایا۔

اخیر میں اللہ تعالی سے یہ امید کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے ذریعے سے نفع پہنچائے، اسے شرف قبولیت عطا فرمائے اور اسے اللہ تعالی اپنی خوشنودی کے لیے خالص بنائے اور اللہ تعالی اس کتاب کے نام "امان اول" سے ہمارے لئے حصہ بنائے کہ ہم اپنے جان ومال، اپنے وطن، دنیا و آخرت میں امن وامان سے رہیں، اسے اللہ رب العالمین ہمارے امام، ائیڈیل، سردار اور مربی نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے سے متعلق آنے والی کتابوں کے لئے پہلا مرحلہ بنائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام نازل ہوں۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد.

اللهم صل على محمد وعلى أزواجه وذريته كما صليت على آل ابراهيم ،وبارك على محمد وعلى ازواجه وذريته كما باركت على آل ابراهيم انك حميد مجيد.

اللهم صل على محمد وعلى محمد فى الاولين والاخرين، وفى الملأ الأعلى الى يوم الدين.

اللهم صل وسلم وزدوبارك على نبينا وحبيبنا وقدوتنا محمد.

❑❑❑

مصادر ومراجع

1- قرآن کریم۔

2-مراجع

-**جمع الجوامع المعروف بـ "الجامع الكبير"** جلال الدين السيوطي، المحقق: مختار إبراهيم الهائج-عبد الحميد محمد ندا-حسن عيسى عبد الظاهر، الطبعة: الثانية، الناشر: الأزهر الشريف، القاهرة-جمهورية مصر العربية، 1426هـ-2005م.
-الكتاب: **الرسول ﷺ في عيون غربية منصفة**، حسين حسيني معدي، الطبعة: الأول الناشر: دار الكتاب العربي، -
دمشق، 1419هـ.
-**الشمائل المحمدية**، محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى، ا، الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت.
-**الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله وسننه وأيامه (صحيح البخاري)** محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي، المحقق: محمد زهير بن ناصر الناصر، الطبعة: الأولى، الناشر: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)، ١٤٢٢هـ.
-**الجامع المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله**، مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: ٢٦١هـ)، المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي، الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت.
-**سنن الترمذي**، محمد بن عيسى بن سورة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى، (المتوفى: ٢٧٩هـ) تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر (جـ ١، ٢) ومحمد فؤاد عبد الباقي (جـ 3) وإبراهيم عطوة عوض المدرس في الأزهر الشريف (جـ 4، 5)، الطبعة: الثانية، الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي - مصر، 1395هـ - ١٩٧٥م.
-**جوامع السيرة وخمس رسائل أخرى** لابن حزم أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري (المتوفى: 456هـ)، المحقق: إحسان عباس، الطبعة: الأولى، الناشر: دار المعارف-مصر، ١٩٠٠
-**أعلام النبوة**، أبو الحسن علي بن محمد البصري البغدادي، الشهير بالماوردي،

الطبعة: الأولى، الناشر: دار ومكتبة الهلال - بيروت، 1409هـ.
-**السيرة النبوية لابن هشام**، تحقيق: مصطفى السقا وإبراهيم الأبياري وعبد الحفيظ الشلبي، الطبعة: الثانية، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، 1375هـ - 1955م.
-**السيرة النبوية من البداية والنهاية لابن كثير**، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي، تحقيق: مصطفى عبد الواحد، الناشر: دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع بيروت - لبنان، عام النشر: 1395هـ - 1976م.
-**نضرة النعيم في مكارم أخلاق الرسل الكريم**، نضرة النعيم في مكارم أخلاق الرسول الكريم، المؤلف: عدد من المختصين بإشراف الشيخ/صالح بن عبد الله بن حميد إمام وخطيب الحرم المكي، الطبعة: الرابعة، الناشر: دار الوسيلة للنشر والتوزيع، جدة.
-**تفسير القرآن العظيم**، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (المتوفى: 774هـ)، المحقق: سامي بن محمد سلامة، الطبعة: الثانية، الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع، ١٤٢٠هـ - ١٩٩٩م.
-**السنن الكبرى**، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي، حققه وخرج أحاديثه: حسن عبد المنعم شلبي، أشرف عليه: شعيب الأرناؤوط، الطبعة: الأولى الناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت، ١٤٢١هـ - ٢٠٠١م.
-**صحيح الترغيب والترهيب**، محمد ناصر الدين الألباني، الطبعة: الأولى، الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض - المملكة العربية السعودية، ١٤٢١هـ - 2001م.
-**سنن أبي داود** أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السجستاني، المحقق: شعيب الأرنؤوط - محمد كامل قره بللي، الطبعة: الأولى، الناشر: دار الرسالة العالمية، ١٤٣٠هـ - ٢٠٠٩م.
-**سنن ابن ماجه** ابن ماجه أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المتوفى: ٢٧٣هـ)، المحقق: شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد - محمد كامل قره بللي - عبد اللطيف حرز الله، الطبعة: الأولى، الناشر: دار الرسالة العالمية، 1430هـ - 2009م.
-**السنن الكبرى**، أحمد بن الحسين بن علي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: 458هـ)، المحقق: محمد عبد القادر عطا، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان، الطبعة:

الثالثة، ۱۴۲۴ھ-۲۰۰۳م.
-**الترغيب والترهيب من الحديث الشريف** عبد العظيم بن عبد القوى بن عبد الله، أبو محمد، زكى الدين المنذرى، المحقق: إبراهيم شمس الدين، الطبعة: الأولى، الناشر: دار الكتب العلمية-بيروت، 1417ھ.
-**المعجم الكبير**، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمى الشامى، أبو القاسم الطبرانى (المتوفى: 360ھ)، المحقق: حمدى بن عبد المجيد السلفى، الطبعة: الثانية، دار النشر: مكتبة ابن تيمية-القاهرة.
-**المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**، أحمد بن محمد بن أبى بكر القسطلانى القتيبى شهاب الدين (المتوفى: ۹۲۳ھ)، المكتبة التوفيقية، القاهرة-مصر.
-**الفصل فى الملل والأهواء والنحل**، أبو محمد على بن أحمد بن سعيد بن حزم الأندلسى القرطبى الظاهرى (المتوفى: 456ھ)، الناشر: مكتبة الخانجى-القاهرة.
-**معجزات النبى (من كتاب البداية والنهاية لابن كثير)، لابن كثير القرشى تحقيق وتعليق: السيد إبراهيم أمين محمد. المكتبة التوفيقية.**
-**الاحسان فى تقريب صحيح ابن حبان**، محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن معبد، التميمى، أبو حاتم، الدارمى، البستى (المتوفى: 354ھ)، حققه وخرج أحاديثه وعلق عليه: شعيب الأرنؤوط، الطبعة: الأولى، الناشر: مؤسسة الرسالة، بيروت، ۱۴۰۸ ھ-۱۹۸۸م.
-**حدائق الأنوار ومطالع الأسرار فى سيرة النبى المختار**، محمد بن عمر بن مبارك الحميرى الحضرمى الشافعى، الشهير بـ «بحرق» تحقيق: محمد غسان نصوح عزقول، الطبعة: الأولى الناشر: دار المنهاج-جدة، ۱۴۱۹ھ.
-**فتح البارى شرح صحيح البخارى**، أحمد بن على بن حجر أبو الفضل العسقلانى الشافعى، رقم كتبه وأبوابه وأحاديثه: محمد فؤاد عبد الباقى، الناشر: دار المعرفة-بيروت، ۱۳۷۹.
-**موقع صيد الفوائد**، مائة وسيلة لنصرة المصطفى ﷺ.
-**فقه السيرة محمد الغزالى السقا** (المتوفى: 1416ھ)، تخريج الأحاديث: محمد ناصر الدين الألبانى الطبعة: الأولى، الناشر: دار القلم-دمشق، ۱۴۲۷ھ.
-**المستدرك على الصحيحين**، أبو عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد النيسابورى

المعروف بابن البيع (المتوفى: 405هـ) تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا، الطبعة: الأولى، الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت، 1411هـ-1990م.

-**مسند الإمام أحمد بن حنبل**، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ)، المحقق: أحمد محمد شاكر، الطبعة: الأولى، الناشر: دار الحديث - القاهرة، 1416هـ-1995م.

-**المعجم الأوسط**، سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، ابو القاسم الطبراني (المتوفى:360هـ)، المحقق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن ابراهيم الحسيني، الناشر: دار الحرمين - القاهرة.

-**الجامع الصحيح للسنن والمسانيد**، صهيب عبد الجبار، عدد الأجزاء: 38، تاريخ النشر: 2014/8/15م.

-**الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان**، تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم ابن تيمية الحراني، حققه وخرج أحاديثه: عبد القادر الأرناؤوط، الناشر: مكتبة دار البيان، دمشق، عام النشر: 1405هـ-1985م

-**دعاوى الطاعنين في القرآن الكريم في القرن الرابع عشر الهجري والرد عليها**، عبد المحسن بن زبن بن متعب المطيري، الطبعة: الأولى، الناشر: دار البشائر الاسلامية، بيروت - لبنان، 1427هـ-2006م.

فہرست

اے ہمارے رب ساری تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں 5

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 8

مؤلف کا علمی منہج 15

نبی ﷺ کا نام و نسب 16

آپ ﷺ کے اخلاق اور خلقت کا بیان 29

نبی ﷺ پر درود کی صفت 34

آپ ﷺ کی نصرت کا بیان 44

آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل اور علامات 59

رسول ﷺ کے لئے اللہ تعالی کا تزکیہ 72

آپ ﷺ کی نرمی اور رحمت 78

بعض بیماریوں اور وباؤں سے علاج 87

صحابہ کرام کی نبی ﷺ سے محبت کی بعض جھلکیاں 92

بیویوں اور خواتین کے ساتھ آپ ﷺ کا معاملہ 103

تمام انسانیت پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کا بیان 116

مخالف کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعامل 123

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض سنتیں 134

کچھ ایسی چیزیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے 141

وطن سے محبت کا بیان 147

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں غیر مسلموں کے اقوال 154

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کہے گئے بہترین منتخب اشعار 160

خاتمہ 167

مصادر و مراجع 169

فہرست 173